بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شبِ زفاف

قدم بہ قدم

معہ

جماع کے آداب و مسائل

محمد یحییٰ بن عبد الحفیظ قاسمی

ناشر

مکتبہ نعیمہ

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب	:	شبِ زفاف قدم بہ قدم معہ جماع کے آداب ومسائل
مرتب	:	محمد یحییٰ بن عبدالحفیظ قاسمی
کمپوزنگ	:	رحمانی گرافکس،9270708963
صفحات	:	106
اشاعت	:	پہلا ایڈیشن 2026ء
قیمت	:	
ناشر	:	مکتبہ نعیمہ ، ممبئ
ملنے کے پتہ	:	ادارۂ صدیق ڈابھیل 9913319190 مکتبہ نعیمہ ممبئ 9819886832

عناوین	صفحہ
پیش لفظ	٨
جماع شریعت اور طِب کی روشنی میں:	١١
جماع کی بہترین عمر:	١٢
جماع سے رکنے کا انجام:	١٥
شب زفاف قدم بہ قدم	١٥
شب زفاف کے لیے مناسب جگہ کا انتخاب:	١٦
حجرۂ عروسی میں داخل ہونے سے پہلے یہ چند کام اہتمام سے کرلیں:	١٧
جماع سے تین گھنٹے پہلے کھانے والی ایک مقوی نسخہ:	١٨
جماع کے بعد کھائی جانے والا لذیذ، مرغن اور طاقتور لڈو اور مشروب:	١٨
کھجور کے لڈو:	١٨
کھجور کا شربت:	١٩
شادی کے شروع ایام میں صبح اور شام کا ناشتہ:	١٩
بعض مقوی غذائیں:	١٩
حساس اعضاء:	٢٠
مردانہ حساس اعضاء:	٢١
حساس نسوانی مقامات	٢٢
بعض مشترکہ حساس (Sensitive) اعضاء جو عموماً عورتوں میں مشترک ہوتے ہیں:	٢٢

عناوین	صفحہ
دونوں رانیں اور بنظر اندام نہانی:	٢٣
شب زفاف کیسے منائیں؟	٢٤
پہلی رات میں دخول کا آسان طریقہ:	٣٣
پہلی رات میں دخول کرنے کا دوسرا آسان طریقہ:	٣٥
ایک اور آسان طریقہ:	٣٦
شب زفاف کے چند اہم مسائل	٤٠
(ا) پردۂ بکارت کی کہانی:	٤٠
شب زفاف کی بنیادی غلطی:	٤٢
عورت کی طرف سے مزاحمت:	٤٤
عورت کی جنسی تسکین:	٤٥
مردانہ عضو کے بارے میں غلط فہمیاں:	٤٧
بے حقیقت خوف ایک بیماری ہے:	٤٩
مباشرت سے فارغ ہونے کے بعد کا عمل:	٥٠
آسن غیر آسِن (بے بدبودار):	٥٠
ایک انوکھا طریقہ عورت بحیثت فاعل:	٥٠
کثرتِ جماع	٥١
تقلیل جماع مجاہدہ میں داخل نہیں:	٥٣
حضور ﷺ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت:	٥٤
کتنے دنوں میں بیوی سے قریب ہونا چاہیے:	٥٥

عناوین	صفحہ
جماع میں عورت کا حق	۵۶
جماع کے آداب و مسائل قرآن و حدیث کی روشنی میں	۵۸
(۱)نیت:	۵۸
(۲)شبِ زفاف میں پہلی ملاقات کے وقت یہ دعا پڑھنا:	۶۰
(۳)جماع کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:	۶۰
(۴)جماع سے پہلے دل لگی کی باتیں کرنا، بیوی کے ساتھ اٹھکھیلیاں کرنا (ملاعبت کرنا):	۶۰
(۵)جماع کے وقت مکمل برہنہ ہونا جائز ہے البتہ چادر لے لینا سلیقہ مندی ہے:	۶۰
(۶)شوہراور بیوی ایک دوسرے کا ستر (شرم گاہ) دیکھ سکتے ہیں لیکن آدابِ زندگی اور شرم وحیاء کا انتہائی درجہ یہی ہے کہ شوہراور بیوی بھی آپس میں ایک دوسرے کا ستر (شرم گاہ) نہ دیکھیں:	۶۱
(۷)کھلے میں پردہ کیے بغیر یا آسمان کے نیچے جماع کرنا:	۶۲
(۸)دوسری بیوی کے سامنے جماع کرنا:	۶۲
(۹)ناسمجھ (غیر ممیز) بچے کے سامنے جماع کرنا جائز ہے لیکن ناشائستہ عمل ہے:	۶۳
(۱۰) جماع کے وقت غیر اختیاری طور پر نکلنے والی آواز، سرسراہٹ کسی دوسرے کے کان تک نہ جائے:	۶۳
(۱۱) جماع کرتے وقت باتیں کرنا:	۶۳
(۱۲)جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن جماع کرنا:	۶۴
(۱۳) ہم بستری کرنے کا طریقہ:	۶۴
(۱۴) عزل کرنا:	۶۷
(۱۵) جماع کے وقت عورت پر اپنے بدن کا بوجھ نہ ڈالے:	۶۸
(۱۶)رات کے آخری حصہ میں جماع کرنا:	۶۹
(۱۷)ایک مرتبہ جماع سے فارغ ہونے کے بعد دوسری مرتبہ جماع کرنا چاہے تو پہلے وضو کرلے:	۷۰
(۱۸)جماع کرکے غسل کیے بغیر سوجانا؟	۷۰
(۱۹)جماع میں عورت کی فراغت کا بھی خیال رکھنا:	۷۱
(۲۰) جماع کے بعد میاں بیوی کا ایک ساتھ غسل کرنا:	۷۱
(۲۱)غسل خانہ میں نہاتے ہوئے جماع کرنا جائز ہے لیکن خلاف ادب ہے:	۷۲
(۲۲) مرد کی اگر کسی پرائی عورت پر نظر پڑ گئی، جو اس کو اچھی لگی اور اس کی طبیعت میں میلان ہوا تو مرد کے لیے مستحب ہے کہ وہ گھر آکر جماع کرلے:	۷۲
(۲۳)دن یا رات کے کسی وقت عورت کام میں مشغول ہو اور مرد جماع کا تقاضا کرے تو عورت کو اطاعت کرنا لازم ہے:	۷۲

عناوین	صفحہ
(۲۴)عورت کس وقت جماع سے منع کر سکتی ہے؟	۷۳
(۲۵)مرد اس طرح جماع نہ کرے کہ عورت کو نقصان ہو:	۷۳
(۲۶) عورت اگر جماع کا مطالبہ کرے؟	۷۴
(۲۷) کتنی مرتبہ جماع کرے؟	۷۵
(۲۸)ایک بیوی سے جماع روک کر دوسری بیوی کے لیے جماع کی قوت محفوظ کرنا تا کہ دوسری بیوی سے لذت زیادہ محسوس ہو؟	۷۵
(۲۹)حاملہ اور مرضعہ بیوی سے جماع کرنا؟	۷۵
(۳۰)رمضان میں بیوی سے مقاربت کا حکم؟	۷۶
(۳۱)حیض یا نفاس کی حالت میں بیوی سے مقاربت کرنا؟	۷۶
(۳۲)مشت زنی کرنا اور مرد یا عورت کا جنسی کھلونے (آلات) استعمال کرنا؟	۷۷
(۳۳)بیوی کے ہاتھ سے مشت زنی کروانے کا حکم؟	۷۸
(۳۴) بیوی کے دو پستانوں کے درمیان یا دو رانوں کے درمیان ذکر داخل کر کے منی خارج کرنا؟	۷۸
(۳۵)عورت کی شرم گاہ میں انگلی ڈالنا، اس کی شرم گاہ کو ہاتھ سے سہلانا یا بظر سے کھیل کر عورت کو لذت دینا جائز ہے۔	۷۹
(۳۶)میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو چومنا:	۸۰
(۳۷)دبر (پچھلی راہ) میں دخول کرنا یا صرف ذکر رگڑنا:	۸۱
(۳۸)جماع کے ذریعہ باہم فخر کرنا:	۸۲
(۳۹)مرد یا عورت کا ہم بستری کے باتیں دوستوں میں بیان کرنا:	۸۲
(۴۰)جماع کرنے کا علم حاصل کرنا:	۸۲
بعض آداب:	۸۳
(۴۱)جماع کب کرنا چاہیے اور کب نہیں؟:	۸۳
(۴۲)جماع کا بہترین وقت:	۸۳
(۴۳)عین نماز کے وقت صحبت:	۸۴
(۴۴) پیشاب و پاخانہ کے تقاضے کے وقت جماع سے مرض کا اندیشہ ہے:	۸۴
(۴۵)شب جمعہ میں جماع کی فضیلت:	۸۵
(۴۶)جماع کے وقت بیوی کی شرمگاہ دیکھنا اور ملاعبت کا حکم:	۸۶
(۴۷)جماع سے قبل کوئی کپڑا بچھا دے:	۸۶
(۴۸)بوقت صحبت قبلہ رو منہ نہ کرے:	۸۶
(۴۹)ہم بستری کے وقت بات چیت کرنا:	۸۶
(۵۰)حاملہ بیوی سے جماع:	۸۷
(۵۱) بیوی کے میسر ہو جانے پر اللہ کی نعمت کا استحضار کرنا:	۸۷

عناوین	صفحہ
(۵۲)حقوق زوجیت کی ادائیگی اور صالح اولاد کے حصول کی نیت کرنا:	۸۷
(۵۳)خروج منی کے وقت (دل میں) یہ دعا پڑھنا:	۸۷
(۵۴)حالت جنابت میں سونے کا ارادہ ہو تو وضو کر لینا:	۸۸
(۵۵)حالت جنابت میں کسی چیز کے کھانے پینے سے پہلے ہاتھ دھو لینا:	۸۸
(۵۶)صحبت کے وقت دوسری عورت کا تصور کرنا حرام ہے:	۸۸
(۵۷)حالت حیض میں بیوی سے استمتاع (لذت حاصل کرنے) کے حدود:	۸۸
(۵۸)بعض حالات میں بیوی سے صحبت کرنے کی ضرورت:	۸۹
(۵۹)گرم پانی سے غسل کرنا:	۹۰
(۶۰)پھٹکری استعمال کرنا:	۹۰
بھولا ہوا سبق	۹۰
دوسرا واقعہ	۹۵
استمتاع کی نیت	۹۶
پاک دامنی کی نیت	۹۶
تحصیل نسل کی نیت	۹۷
تکثیر الاسلام والمسلمین کی نیت	۹۷
جماع میں عورت کا حق	۹۹
کثرت جماع	۱۰۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلام صدیق

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم. وعلی آلہ وصحبہ أجمعین.

اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی رہبری فرمائی ہے، ایمانیات، عبادات، معاملات اور معاشرت کے باریک باریک پہلو کے بارے میں ہدایت دی ہے، جہاں نکاح کی ترغیب دی گئی ہے وہاں نکاح کے طریقے، ازدواجی زندگی، دولہے اور دولہن کے انتخاب کا معیار بھی بتایا ہے، حتی کہ جماع سے متعلق بھی قرآن وحدیث میں ہدایات موجود ہیں، قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے: تمہاری بیویاں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں، لہٰذا اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو جاؤ۔ (سورہ بقرہ ۲۲۳) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک لطیف کنایہ استعمال کر کے میاں بیوی کے خصوصی ملاپ کے بارے میں چند حقائق بیان فرمائے: پہلی بات تو یہ واضح فرمائی ہے کہ میاں بیوی کا ملاپ صرف لذت حاصل کرنے کے مقصد سے نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے نسل انسانی کی بڑھوتری کا ذریعہ سمجھنا چاہیے، جس طرح ایک کاشتکار اپنی کھیتی میں بیج ڈالتا ہے تو اس کا اصل مقصود پیداوار کا حصول ہوتا ہے، اُسی طرح یہ عمل بھی در اصل انسانی نسل باقی رکھنے کا ذریعہ ہے۔ دوسری حقیقت یہ بیان فرمائی ہے کہ جب اس عمل کا اصل مقصد یہ ہے تو یہ عمل نسوانی جسم کے اسی حصے میں ہونا چاہیے جو اس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پیچھے کا جو حصہ اس کام کے لیے نہیں بنایا گیا، اس کو فطرت کے خلاف جنسی لذت کے لیے استعمال کرنا حرام ہے۔ (توضیح القرآن: مفتی تقی عثمانی)

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، (سن لو کہ) تم اپنی بیویوں سے جماع پاخانے کے راستے میں ہرگز نہ کرو۔ (ترمذی)

ایک حدیث میں میاں بیوی سے کہا گیا ہے کہ وہ جنسی تعلقات اور خصوصی باتوں کو دوسروں سے بیان نہ کریں۔ (مسلم)

اس طرح کی بہت سی ہدایات قران کریم، احادیث شریفہ اور اقوال سلف میں موجود ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ان ہدایات کو نوجوان نسل تک پہنچایا جائے اور اسے لوگوں میں عام کیا جائے۔ خصوصا جب کہ اس دور کے نوجوان سوشل میڈیا کے ذریعہ بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور اہل علم سے رجوع کرنے میں شرماتے ہیں اور بے علم دوستوں سے غلط سلط باتیں سیکھ لیتے ہیں۔

نہایت مسرت کی بات ہے کہ ہمارے محترم و مکرم رفیق حضرت مفتی یحیی صاحب قاسمی حفظہ اللہ نے ”شب زفاف قدم بہ قدم“ کے نام سے ایک عمدہ کتاب تحریر فرمائی ہے۔حضرت مفتی صاحب تفسیر، حدیث اور فقہ کی کتابیں ایک عرصہ دراز سے پڑھاتے ہیں اور دار الافتاء میں بحیثیت مفتی فتوی نویسی کی خدمات انجام دیتے ہیں۔ اس لیے انھیں علم میں پختگی اور گہرائی حاصل ہے۔

رب کریم سے دعاء ہے اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اور امت کے لیے نافع بنائے (آمین)

مفتی محمد طیب
خادم جامعہ اسلامیہ اشرف العلوم، انصاری نگر، نالا سوپارہ پال گھر
۱۵/ ۷/ ۱۴۴۷ھ = ۵/ ۱/ ۲۰۲۶ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

نکاح اسلام میں ایک مقدس، فطری اور باوقار رشتہ ہے، جس کے ذریعے دو اجنبی زندگیاں باہم جڑ کر سکون، محبت، عفت اور رحمت کا گہوارہ بنتی ہیں۔شبِ زفاف اسی مقدس سفر کا پہلا اور نہایت اہم مرحلہ ہے، جو اگر درست فہم، حسنِ اخلاق اور شرعی آداب کے ساتھ طے ہو تو آئندہ ازدواجی زندگی خوشگوار، پائیدار اور بابرکت بن جاتی ہے۔

شب زفاف اور عملِ جماع میں اگر ہم دردی، نرم روی، ہم آہنگی، باہمی تفاہم اور توافق سے کام لے کر اور اپنے پارٹنر (بیوی) کا خوش اسلوبی اور عمدگی سے پردۂ بکارت زائل کر دیا جائے، جس سے آئندہ اس کے لیے جنسی تسکین کی راہیں ساری زندگی کے لیے آسان ہو جائے تو عورت (بیوی) تمام عمر مرد کی احسان مند رہتی ہے۔

بر خلاف اس شخص کے جو بے اطمینانی اور جلد بازی میں نئ نویلی دلہن کو الجھن میں ڈالے، جو بیوی کی مزاج کی رعایت نہ کرتے ہوئے چیتے کی طرح کود جائے، جو اپنے سپنے سجانے کی خاطر بیوی کے ارمانوں پر پانی پھیر دے، جو اپنی رات یادگار بنانے کی خاطر بیوی کو زندگی بھر کے لیے وہ رات ایک ڈراؤنا خواب بنادے یا جو دوستوں میں دادِ عیش بٹورنے کے لیے بیوی سے جانوروں سا سلوک کرے یا جو شرماشرمی میں بیوی کی پراگندگی کو سنوارنے کے درپے ہی نہ ہو۔

افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے معاشرے میں شبِ زفاف، ازدواجی تعلقات، جماع اور ہم بستری کا سفر والدین سے سکھانے سے رہے۔ اساتذہ کو بھی کافی جھجک پیش آتی ہے، نہ ہی نوجوان آگے بڑھ کر صحیح رہنمائی حاصل کرتے ہیں، انجام کار وہ غلط طریقے سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اس صورت میں شبِ زفاف کے تعلق سے بہت ناگفتہ بہ چھاپ ان کے دل و دماغ میں پیوست ہو جاتی ہے، اور وہ ویسا ہی کچھ پہلی رات میں کرنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں ہماری بیوی ایسی ہو جو وہ فحش فلموں میں دیکھ چکے ہیں۔یعنی تجربہ کار جو مختلف آسنوں میں

جفتی کرانے میں ماہر ہو جب کہ ان کی چاہت یہ بھی ہوتی ہے کہ ہماری بیوی کنواری ہو شتان بینھما- جب کنواری ہے تو اس کا ناتجربہ کار ہونا لازمی شیئ ہے، اس کو سدھا کر راہ پر لانا اور ٹرین کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ چاہے تو اسے شبِ اول میں رام کر دیجیے یا بے آرام کر دیجیے۔ اس کی لگام آپ کے ہاتھ میں ہے۔

بہت سے ایسے واقعات بھی ہیں کہ عورتیں اپنے شوہر کے قریب آنے سے گھبراتی ہیں، یا وہ ہم بستری کے وقت بے حس پڑی رہتی ہیں ان کو بدن کے کسی حصے میں لذت محسوس نہیں ہوتی۔ اس کے دوسرے اسباب بھی ہوسکتے ہیں، ایک سبب یہ ہے کہ ان کے رفیقِ حیات نے پہلی رات کو اس قدر داغ دار کر دیا اور ان کے ساتھ ایسا برا سلوک کیا کہ وہ اس مبارک عمل سے متنفر ہوگئی۔ ایک خاتون نے اپنی ماں کو شکایت کی: ''یہ'' میری عزت لوٹ رہے تھے۔ یقیناً بہت سی مرتبہ خاتون لڑکپن میں بیاہ دی جاتی ہیں، انھیں شبِ اول کے بارے میں کچھ زیادہ علم نہیں ہوتا، ایسے میں مرد کا اچانک تنے ہوئے عضو تناسل کے ساتھ برہنہ ہوجانا اس کے ڈرنے کے لیے کافی ہے۔ وہ اپنی اندام نہانی کے لیے اس کو ناقابل برداشت تصور کرتی ہے۔ لہٰذا اس کو ایک بدکے ہوئے معصوم جانور کی طرح نرمی اور سلیقے سے مانوس کرنا یہ شوہر کی ذمہ داری ہے۔

بعض اوقات شوہر پہلی رات ہی میں بگڑ جاتے ہیں کہ ہمیں آپ (بیوی) کی طرف سے عمل جماع میں موافقت اور رسپانس کیوں نہیں مل رہا ہے وہ غصہ ہو جاتے ہیں اور پلٹ کر ناراضگی ظاہر کرتے ہیں۔

حالاں کہ اس وقت بیوی کی طرف سے ردِ عمل کی امید لغو ہے۔ وہ خود ڈری سہمی ہے، انسیت ہوتے ہوتے آپ کا بھرپور ساتھ رہا تو ایک ہفتہ ہوسکتا ہے۔ شریعت میں بھی یہ حکم ہے کہ اگر کوئی شخص باکرہ کو دوسری بیوی بنائے تو مسلسل سات رات اس کے پاس رہنے کا حقِ دیانت اس کو حاصل ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''شبِ زفاف قدم بہ قدم معہ جماع کے آداب و مسائل'' اسی ضرورت کے پیشِ

نظر مرتب کی گئی ہے، تا کہ راہ الفت میں قدم رکھنے سے پہلے نوجوان راہنمائی حاصل کریں۔ ہمارے ایک استاذ کوئی بھی مسئلہ ہو بڑی وضاحت سے سمجھانے پر یقین رکھتے تھے، بہت سے اساتذہ جہاں کنایہ کر کے الفاظ گول مول استعمال کرتے، وہاں یہ دوٹوک صحیح کھرے لفظ استعمال فرماتے۔ بندے نے بھی مناسب سمجھا کہ ایک حد میں رہتے ہوئے شرم کو بالائے طاق رکھ کر صاف الفاظ اور کھری تعبیریں استعمال کی جائیں تا کہ بات واضح طور پر سمجھ میں آسکے۔ اردو کا ادبی ذوق رکھنے والوں کے لیے جابجا موقع کی مناسبت سے اشعار کا بھی انتخاب کیا ہے تا کہ کتاب ہاتھ میں لے کر پڑھے بغیر رکھی نہ جائے۔ جماع کے بحوالہ آداب و مسائل کا بھی اضافہ کیا ہے تا کہ اسلامی احکام شرح صدر کے ساتھ قبول کیے جائیں۔

امید ہے کہ یہ تحریر خصوصاً نئے شادی شدہ جوڑوں، نکاح کے خواہشمند افراد اور دینی ذوق رکھنے والے قارئین کے لیے مفید ثابت ہوگی، اور ازدواجی زندگی کے اس نازک مگر حسین مرحلے کو اطمینانِ قلب اور شرعی شعور کے ساتھ گزارنے میں معاون بنے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے، اسے نافع علم بنائے، اور پڑھنے اور عمل کرنے والوں کے لیے باعثِ خیر و برکت قرار دے۔ آمین۔

محمد یحیی بن عبد الحفیظ قاسمی
دار الافتاء و الارشاد اندھیری
و خادم التدریس مدنی مدرسہ اندھیری ممبئی انڈیا

۳/ جنوری ۲۰۲۶ء = ۱۳/ رجب ۱۴۴۷ھ

الحمد لله الذي خلق الإنسان من نفس واحدة، وجعل منها زوجها، والصلاة والسلام على النبي الذي بعث بما فيه من الهداية للزوجة وزوجها، وعلى آله وأصحابه التابعين

ہمارے ایک بزرگ ساتھی کہتے تھے کہ میرے چار سال ضائع ہوگئے۔ پوچھنے پر انھوں نے بتایا کہ ۱۵؍سال کی عمر میں شادی ہوجانا چاہیے، میری شادی ۱۹؍سال کی عمر میں ہوئی تھی۔

بات درحقیقت ایسی ہی ہے کہ اللہ تعالی نے مرد کے اندر عورت کی طرف کھچاؤ اور میلان رکھ دیا، دونوں کو ایک دوسرے کا جائے ضرور اور محتاج بنا دیا ہے، بالغ ہونے کے بعد بے کلی بڑھ جاتی ہے، میلان افزوں تر ہوجاتا ہے، بلکہ ضرورت کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔

شریعت نے بھی اس ضرورت کی تکمیل کا خاص خیال رکھا ہے اور بعض ناپسندیدہ چیزوں سے روکتے ہوئے دونوں کو ایک دوسرے کے لیے مکمل طور پر قابلِ استمتاع اور لطف اندوزی کا ذریعہ و وسیلہ بنایا ہے۔ بلکہ اولاد کا حصول جو ایک شدید ضرورت اور شدید تر چاہتِ انسانی ہے اس کو بھی اس عمل سے جوڑ دیا ہے۔

جماع شریعت اور طِب کی روشنی میں:

اس عمل کو حدیث شریف میں صدقہ سے تعبیر کیا ہے۔ اس حدیث کے تحت امام نووی فرماتے ہیں: فالجماع يكون عبادة إذا نوى به قضاء حق الزوجة ومعاشرتها بالمعروف الذي أمر الله تعالى به، أو طلب ولد صالح، أو إعفاف نفسه.

عملِ جماع عبادت بن جاتا ہے جب کہ اس سے بیوی کے حق کی ادائیگی کا ارادہ کیا ہو اور بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کی نیت کی ہو جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یا جماع سے ولد صالح مقصود ہو یا اپنے آپ کو پاک دامن اور عفیف رکھنے کا ارادہ ہو۔ (شرح مسلم)

احیاء علوم الدین میں حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کا فرمان منقول ہے: جماع کی مجھ کو ایسی ہی ضرورت ہے جیسی کہ غذا کی ضرورت ہے صحیح بات یہ ہے کہ بیوی غذا اور دل کی صفائی کا سبب ہے۔ (بحوالہ جنسی تعلقات)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کھانے پینے سے رک سکتا ہوں لیکن عورتوں سے جماع کرنے سے رکنا میرے لیے مشکل ہے۔ (کتاب الزہد)

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بسا اوقات مباشرت اور جماع کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے ایسا لڑکا پیدا ہوتا ہے جیسے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم ایسا جماع ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہوتا ہے۔ (تلبیس ابلیس بحوالہ آداب الجماع و المباشرت)

ہمارے ایک ساتھی کھانے کی طرف اپنے اصحاب کو بلاتے تو مجلس میں پکارتے تعالوا الی عمل الجنة (جنت کے عمل کی طرف چلو) میرے دل میں خیال آیا کہ جس طرح جنت میں جنتی بھوک کی تڑپ نہ ہونے کے باوجود بھی کھائے گا، صرف حصولِ لذت کے لیے، اسی طرح اولاد کی طلب نہ ہونے کے باوجود بھی جنتی عمل جماع میں مشغول ہوگا۔ طعام اور زنان کا خاص جوڑ ہے، دونوں انسان کی ضرورت ہے۔ اور دونوں میں مرد تعدد و تفنن چاہتا ہے۔ دونوں گرم اور تر پسند کی جاتی ہیں، دونوں منہ زبانی کھائی جاتی ہیں اور دونوں سے مرد ایک وقت تک کے لیے ہی سیراب ہوتا ہے۔

بہر حال جماع ایک ایسی ضرورت ہے جس کی جائز تکمیل کے لیے اسلام نے نکاح کو رکھا ہے، نکاح کو آسان کر دیا اور جلد نکاح کرنے کی ترغیب دی۔

ہمارے دیار میں مختلف غیر مقبول وجوہات کی بنا پر نکاح میں تاخیر کر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے ایک لمبی مدت خواہش، ضرورت، تقاضا ہونے کے باوجود مرد و عورت اپنی ضرورت کی تکمیل نہیں کر پاتے جس سے دونوں میں کئی طرح کی نفسانی و جسمانی بیماریاں جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ اور ان کا بدن بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ ڈپریشن، چڑچڑاپن، کثرت احتلام، سستی، طبیعت پر ثقل وغیرہ بہت سے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جماع کی بہترین عمر:

وہ عمر ہے جس میں مرد زیادہ جنسی طاقت رکھتا ہو اور مرد کی جنسی طاقت کی کوئی ایک مقرر عمر نہیں ہوتی۔ یہ طاقت ہر شخص میں مختلف ہوسکتی ہے اور اس کا تعلق عمر، صحت، غذاؤں اور طرزِ زندگی سے ہوتا ہے۔

عام طور پر لڑکپن اور جوانی کے آغاز میں، خاص طور پر انیس بیس سال کی عمر میں مرد میں جنسی خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ اس عمر میں خواہش تیز، تناؤ مضبوط اور بار بار تعلق قائم کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے ہمارے بچوں کا اس عمر میں نکاح کرا دینا چاہیے۔ تا کہ وہ

آپ کا زندگی بھر احسان مند رہے۔

ہمارے زمانے میں ایک عمومی خرابی یہ ہے کہ مرد اپنا نکاح اس وقت کرتا ہے جب اس کی جنسی طاقت کے زوال کا وقت شروع ہونے والا ہوتا ہے۔ چناں چہ ماہرین کہتے ہیں کہ تیس کی دہائی کے آخر میں اس کی قوت جواب دینے لگتی ہے وہ ایک مرتبہ جماع کے بعد دوسری مرتبہ کافی دنوں بعد آمادہ ہوتا ہے، اور انزال کے بعد کمزوری محسوس کرنے لگتا ہے۔ تاہم یہ ہر ایک میں عام نہیں ہے جو اپنی غذا عمدہ رکھے، آرام بروقت کرے، ورزش اور صحت کا خیال رکھے ایسے لوگ کافی عمر تک عمدہ جماع پر قادر ہوتے ہیں۔ لیکن لڑکپن کا جوش الگ ہی چیز ہے، ہمارے بچوں کو اس کا مزہ چشید کرانا چاہیے۔ عموماً بچیاں جلد نکاح کو ناپسند کرتی ہیں، یہ گھریلو ذمہ داریوں کو بوجھ سمجھنے اور نکاح کے بعد پیش آنے والے پیچیدہ مسائل کی وجہ سے ہے، لیکن وہ مسائل تو بعد میں بھی پیش آنے والے ہیں، البتہ بعد میں قوت اور مضبوطی والی یہ عمر نہیں ملے گی۔

ایک انسٹی ٹیوٹ کی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق؛ مختلف عمروں کے لوگ باقاعدگی سے جنسی تعلق قائم کرتے ہیں، تاہم ۲۵؍ سے ۳۹؍ سال کے مرد اور ۲۰؍ سے ۲۹؍ سال کی خواتین سب سے زیادہ جنسی تعلق قائم کرنے والے پائے گئے۔ زیادہ عمر کے افراد میں جماع کی شرح بتدریج کم ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر آفتاب عالم لکھتے ہیں:۔۔عملِ جماع سے انحراف اور بغاوت بے کیف و بے مزا زندگی اور مختلف قسم کے امراض کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ منی کا رکاؤ نہ صرف طبیعت کو بوجھل رکھتا ہے بلکہ بعض اوقات بڑا فساد پیدا کرتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ جو گرم مزاج نوجوان مرد اپنی طبیعت پر جبر کر کے شادی نہیں کرتے وہ اکثر امراضِ جنون اور فسادِ خون میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

بدن کو صحت مند اور اعضاءِ جسمانی کو مستعد و فعال (ACTIVE) رکھنے کے لیے غذا اور لباس کی طرح جماع کرنا بھی ضروریاتِ بدن میں شامل ہے۔ جماع کے ذریعہ بدن کے فضلات (غیر ضروری اجزاء) دفع ہو جانے سے بدن سبک اور ہلکا ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں خوشی، نشاط اور جولانیت پیدا ہو جاتی ہے، جو بدن کو غذا کی خواہش و قبول کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ جس سے خوب بھوک لگتی ہے۔

جماع غضب و غصہ کو ساکن کرتا ہے۔ برے خیالات اور وسوسوں کو دور کرتا ہے، روشن

خیال پیدا کرتا ہے۔ جماع کے وقت اخراجِ منی پر جو بے پایاں کیف و سرور حاصل ہوتا ہے اُس کو الفاظ کے ذریعہ سمجھانا اور بتانا ممکن ہی نہیں۔ کسی پھل کا مزا تو کھانے پر ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ کسی نابالغ لڑکے کو انزال کی لذت الفاظ کے ذریعہ نہیں سمجھائی جاسکتی ہے۔ یہی انزال یا اخراجِ منی اگر جلق (مشت زنی) یا کسی اور غیر فطری طریقہ سے ہو تو یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ غیر فطری طریقوں سے مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جماع سے اعضاءِ رئیسہ کمزور اور جسم نحیف و لاغر ہو جاتا ہے۔ چہرہ کی چمک دمک اور رونق ختم ہو جاتی ہے اور آدمی جلد بوڑھا ہو جاتا ہے ایسا خیال بالکل غلط ہے جو محض جہالت اور کم علمی پر مبنی اور موقوف ہے۔ یہ صورت اُس وقت ضرور لاحق ہوسکتی ہے جب کہ اس فعلِ جماع کو حدِ اعتدال اور ضرورت سے کہیں زیادہ نیز غلط اور بے ڈھنگے پن سے انجام دیا جائے۔

صحبت کے وقت عورت و مرد کے جسموں کا لمس دونوں کے جسموں میں ایک برقی قوت اور لطیف و پر کیف انداز میں بے پایاں جوش و خروش فراہم کرتا ہے۔ جو حرارتِ غریزی کو قوت اور روح کو جولانیت بخشتا ہے۔ اس حالت کی چند گھڑیاں بے پایاں خوشی کے ذریعہ دل کو وہ سکون و روح کو وہ سرور عطا کرتی ہیں جو کسی بھی قیمتی سے قیمتی ٹانک اور سونے و جواہرات کے کشتہ جات کے استعمال سے بھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ ہر عملِ جماع سے مزاج میں شگفتگی، طبیعت میں جولانی اور دل میں قوت پیدا ہوتی ہے اور ساری سستی دور ہو جاتی ہے، طبیعت سے غضب و غصہ کا ازالہ ہوتا ہے اور عقلِ سلیم پیدا ہوتی ہے۔ حواسِ خمسہ بیدار ہو جاتے ہیں؛ جس سے صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے، ہر کام کرنے میں اُس کا دل لگتا ہے، حوصلہ برقرار رہتا ہے۔ عورت بھی جسمانی اور ذہنی طور پر مستعد و خوش نظر آتی ہے۔

ایک ماہر لیڈی ڈاکٹر نے اپنے تجربہ کی بنا پر لکھا ہے کہ جنسی خواہش پیدا ہونے کے بعد اگر اس کو دفع نہ کیا جائے تو انسان کو نیند نہیں آتی اور وہ بے چین سا رہتا ہے ایسی حالت میں عبادت میں شہوانی و شیطانی خیالات کی بھرمار سے نہ تو نماز ہی پورے دھیان اور توجہ سے پڑھی جاتی ہے اور نہ دوسری عبادتوں میں ہی جی لگتا ہے۔

جماع سے امراضِ گردہ و مثانہ کا ازالہ ہوتا ہے۔ ورمِ خصیتین دور ہوتا ہے، مرضِ مالیخولیا

(MANIA) ایک قسم کا جنون و پاگل پن کا سدِ باب ہوتا ہے۔ میں نے کئی ایسے نوجوانوں کو دیکھا ہے جن کو یہ عارضہ تھا اور اطبا نے اس کا علاج شادی کر دینا بتایا تھا، چنانچہ شادی کے بعد اُن کا یہ مرض ختم یا کم ہو گیا۔مرض کا اصل سبب جو ذہنی الجھنیں تھیں وہ جماع سے دور ہو گئیں۔

جماع سے رکنے کا انجام:

جسم میں قوتِ جماع کی موجودگی میں خواہشِ جماع کی تکمیل سے انحراف و گریز اور جبرا خواہشِ جماع کو دبانے سے بجائے فائدہ کے شدید نقصان ہوتا ہے، کثرتِ احتلام کا مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ مختلف قسم کی ذہنی الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر بدن میں درد و چکر طبیعت میں کرب و بے چینی،مزاج میں ترشی و چڑ چڑاہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ نگاہ کمزور، آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ دماغ کی صلاحیت کمزور ہوتی ہے۔ بار بار عضو میں انتشار ہونے سے مجبور ہو کر جو لوگ جلق، اغلام یا کسی اور غیر فطری طریقہ پر اخراجِ منی کے ذریعہ سکون حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے عادی ہو جاتے ہیں وہ آگے چل کر جریانِ منی کے مریض بن جاتے ہیں مادۂ تولید پتلا اور عضو کی نسوں میں ڈھیلا پن آ جاتا ہے، جس سے ذرا سی شہوانی تحریک و خیال پر یا کسی حسین عورت پر نگاہ پڑتے ہی انزال ہو جاتا ہے، پھر ایسے لوگ جب کبھی شادی کا ارادہ کرتے ہیں تو اپنے آپ کو ناکارہ محسوس کرنے لگتے ہیں اس وقت ان کی حالت قابلِ رحم ہوتی ہے۔ (آدابِ مباشرت)

شب زفاف قدم بہ قدم

مرد ہو یا عورت ہو پہلی ملاقات یعنی پہلی مرتبہ بستر پر غیر جنس کے ساتھ جمع ہونا یعنی ہم بستری کا پہلا موقع دونوں کے لیے نہایت اہم ہوتا ہے۔ برسوں سے اس کا انتظار رہتا ہے اور برسوں تک یاد رہتا ہے۔خوشی و فکرمندی، یاس و رجا، خوف و جذبے کی ملی جلی کیفیت سے دونوں دوچار ہوتے ہیں۔

بعض مردوں پر عمدہ کارکردگی کی فکر سوار رہتی ہے، کہ آج تو گلِ حسنِ جاناں کی پنکھڑیاں اڑانی ہی ہے۔ اپنی چھپی پوشیدہ صلاحیتوں کا ایسا مظاہرہ کرنا کہ بس اللہ ہی خیر کرے۔

مری آرزوؤں کے سیپ کا کسی آبِ نیساں سے میل کر مجھے آشنائے وصال کر مری بیکلی کو قرار دے

مدتوں بعد ہم کسی سے ملے یوں لگا جیسے زندگی سے ملے

وہ سوچتا ہے مدتوں کی پیاس میں یاس کی بھینٹ نہیں چڑھنے دوں گا۔ آج ہمارا جلوہ ہی الگ ہوگا۔ حد سے زیادہ پر امید اور یقینی طور پر کچھ کر گزرنے کی چاہت اس کو جلد باز کر دیتی ہے اور بسا اوقات وہ اپنے پارٹنر (بیوی) کو کوفت و بے چینی اور الجھن اور نفرین میں مبتلا کر دیتا ہے۔

بعض مرد احساسِ کمتری اور شرماشرمی کے شکار ہوتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں آج مہندی رنگ لائے گی یا نہیں؟ کہیں کارہائے ناگفتہ کی سزا رفیقِ حیات کے حضور پشیمانی کی شکل میں نہ دے دی جائے۔ وہ راستے کے بارے ہی میں بے چین رہتا ہے کہ صحیح گزرگاہ ہی سے گزر ہوگا یا نہیں، جائے قرار کہاں ہے؟ مخرج کی تو تعلیم حاصل کر لی اب مدخل کیسے معلوم ہو؟

ایسے مرد شدید گھبراہٹ کا شکار ہوتے ہیں، ان کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ خود اعتمادی کی کمی کی وجہ سے بیوی کے سامنے ناکام ہونے کا ڈر لیے ہوئے ہوتے ہیں۔

بعض اشخاص اس قدر شرمیلے ہوتے ہیں کہ بے حقیقت خوف کا شکار ہوتے ہیں، ایسے لوگ شدید ذہنی الجھن محسوس کرتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں یہ ایک غیر معمولی کام ہے۔ اگر بیوی سمجھدار ہو یا شوہر دیدہ ہو تو وہ ایسے مرد کو آسانی سے کار آمد بنا دیتی ہے۔ لیکن عموماً لڑکی کنواری ہوتی ہے جس میں شرم و خوف مرد سے زیادہ ہوتا ہے، مرد اگر پوری رات گھونگھٹ نہ ہٹائے تو یہ پوری رات گھونگھٹ ڈالے بیٹھی رہے۔

وہ (دلہن) بھی ڈر رہی ہوتی ہے کہ میں اچھی بیوی ثابت ہو پاؤں گی یا نہیں، مجھے تکلیف تو نہیں ہوگی؟ میری چیخ نکل گئی تو؟ اگر میں قابو نہ دے سکی تو شوہر ناراض ہو جائیں گے۔ اے اللہ تو ہی آج لاج رکھنا۔ دونوں کی حالت ان دو لڑنے والوں کی طرح ہوتی ہے جو لڑنے پر آمادہ ہیں لیکن ایک دوسرے سے ڈر بھی رہے ہیں۔

لہٰذا راہِ الفت میں قدم رکھنے والوں کو ان چند باتوں کا خیال رکھنا چاہیے جن کو ہم ترتیب وار قدم بہ قدم ذکر کیے دیتے ہیں۔

شب زفاف کے لیے مناسب جگہ کا انتخاب:

جس کمرہ میں رات گزارنے کا ارادہ ہو وہ گھر کے افراد کی آمد و رفت سے محفوظ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں مشترکہ بیت الخلاء یا کچن ہے، جس میں لوگوں کا ضرورت کے وقت آنا متوقع ہو۔

وہ جگہ ایسی بھی نہ ہو کہ اندر کی باتیں یا آوازیں باہر سنائی دیتی ہوں، یا گزرنے والے کی

نگاہ پڑجانے کا خوف ہو۔ پرسکوں کمرہ ہو، جس میں خوب صفائی یا کچھ سجاوٹ کر دی گئی ہو۔

پلنگ ہو جو آواز نہ کرتا ہو اور مرد کے نصف اسفل کے بقدر اونچا ہو یا گدے دار بستر (بچھونے) کا انتظام ہو جس کو دیوار سے لگا کر زمین پر ڈال رکھا ہو۔ گدا بہت زیادہ اسپنج والا نہ ہو کہ اندر دھنستا ہو اور پوزیشن نہ لی جاسکتی ہو۔

کمرے میں (ڈیم بلب کے ذریعہ) ہلکی روشنی ہو، اگر دولہا یا دلہن کو شرم کا زیادہ احساس ہو رہا ہو تو عین جماع کے وقت مکمل اندھیرا کیا جاسکتا ہے۔

بخور جلا کر فضا کو معطر کر دیا ہو تو نور علی نور۔

کمرہ غسل خانے سے متصل ہو، بہتر ہے کہ بیت الخلا کے لیے بھی کمرے سے باہر جانے کی نوبت نہ آئے۔

جماع کے بعد کھائی جانے والی مقوی غذا جیسے دودھ، مٹھائی، گاجر کا حلوہ یا مرغوب غذا جیسے فالودہ، چاکلیٹ وغیرہ کا نظم کمرہ میں ہو، بہتر یہ ہے کہ کچن بھی کمرہ سے متصل ہو۔ جماع کے بعد مرغن غذا کھانے سے کمزوری نہیں ہوتی ہے اور مرد دوبارہ جماع کرنے کے لیے جلد تیار ہو جاتا ہے۔

ٹھنڈ کا موسم ہو تو گرم چادر ورنہ عام چادر مہیا کرلی جائے۔

مرد کے لیے کاٹن کی لنگی اور لڑکی کے لیے آرام بخش ملائم شب خوابی لباس (نائٹ سوٹ) جو ایک مرتبہ عروسی پوشاک اتارے جانے کے بعد زیب تن کیا جاسکے۔

حجرۂ عروسی میں داخل ہونے سے پہلے یہ چند کام اہتمام سے کرلیں:

دلہن تو بن ٹھن کر بناؤ سنگھار کرکے آتی ہی ہے، مرد بعض کاموں کی وجہ سے پسینہ والا ہوجاتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے جوڑ بند میں بو محسوس ہونے لگتی ہے۔ لہٰذا وہ کمرے میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرلے، بدن پر لگائی جانے والے خوشبودار لوشن یا عطر مل لے، موئے زیر ناف، بغل کے بال اگر نہ نکالے ہوں تو صاف کرلے، مونچھوں کو بھی اچھی طرح کترلے کہ کہیں دلہن کو الجھن ہو کیوں کہ وہ ابھی بال چبھتے ہوئے بوسوں کی عادی نہیں ہے۔ کپڑے پر ایسی عمدہ خوشبو لگائے جو عورتوں کو بھی پسند آتی ہو۔ عمدہ خوشبو شہوت فزوں تر کرتی ہے، میلان بڑھاتی ہے۔

عورتیں یہ سب کرتی ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر کرتی ہیں لہٰذا مرد کو بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ [البقرۃ:۲۲۸]

مرد کے منہ سے اگر بدبو آتی ہو یا وہ سگریٹ، گٹکا یا پان وغیرہ کھانے کا عادی ہو تو اس کو منہ اچھے سے صاف کر لینا چاہیے اور کوئی خوشبودار چیزیں جو میڈیکل پر ملتی ہیں، کھالینا چاہیے تا کہ منہ کی بدبو سے بیوی کو ایذا نہ پہنچے۔

جماع سے تین گھنٹے پہلے کھانے والی ایک مقوی نسخہ:

آدھا کپ دیسی گھی لیا جائے اس میں آدھا کپ اصلی شہد ملائیں اس میں دیسی انڈا ڈال کر پھینٹ دیں۔ اور کھالیں اگرچہ ناگوار لگے۔ (بواسیر والے احتیاط کریں)

جماع کے بعد کھائی جانے والا لذیذ، مرغن اور طاقتور لڈو اور مشروب:

کھجور کے لڈو:

آدھا کلو کھجور، پاؤ کلو مکس ڈرائی فروٹ جس میں بادام، پستہ، اخروٹ، کاجو، تھوڑی سی کشمش، اور بالکل تھوڑے سے خشخاش- ان میں بادام کی مقدار زیادہ ہو-اس کے علاوہ جو بھی ڈرائی فروٹس اچھے لگیں وہ بھی پاؤ کلو ڈرائی فروٹس کے حساب سے شامل کر سکتے ہیں۔ ڈرائے فروٹس کو چاکو سے کاٹ لیں، اس طرح کے نہ زیادہ باریک ہو نہ بہت موٹے۔ کشمش کو بھی کاٹ لیں۔

کھجور کو دھو کر چھلنی میں پانی نکل جانے کے لیے رکھ دیں۔ جب پانی اچھے سے نکل جائے، پھر ساری گٹھلیاں نکال کر ایک کھجور کو تین چار ٹکڑے کر کے کاٹ لیں۔ اس کے بعد ساری کھجوریں مکسچر گرائنڈر میں پیس لیں۔

اس کے بعد ایک فرائے پین میں ایک ڈیڑھ چمچ گھی ڈال کر کشمش اور خشخاش کے علاوہ سارے ڈرائے فروٹس کو دھیمی آنچ پر فرائے کر لیں۔ بالکل آخر میں جب ڈرائے فروٹس فرائے ہونے لگے تب ان میں خشخاش بھی شامل کر کے فرائے کر لیں۔ آنچ دھیمی ہی رہے۔ اور پھر اسی میں پسی ہوئی کھجور ڈال کر کھجور اور ڈرائے فروٹس کو مکس کر لیں، آہستہ آہستہ جب دونوں یک جان ہو جائیں تب گیس کو بند کر دیں اور اب اس میں کشمش بھی ڈال کر ملا لیں۔ پھر ٹھنڈا ہونے رکھ دیں۔ جب تھوڑا ٹھنڈا ہو جائے تو چھوٹے چھوٹے لڈو بنالیں۔ ایک آدلڈو جماع کے بعد تناول فرمائیں اس کے بعد مندرجہ ذیل مشروب نوش فرمائیں۔

کھجور کا شربت:

دو گلاس جوس کی ترکیب: چھوٹی سات کھجوریں یا بڑی پانچ کھجوریں دھو کر گٹھلی نکال کر بڑے ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔ پھر ایک کپ دودھ گرم کر کے گیس بند کر دیں اور اس میں کھجور، سات کاجو، تھوڑا سا زعفران، چند قطرے وینیلا ایسینس اگر میسر ہو اور حسب ذائقہ شکر ڈال کر رکھ دیں۔

ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد کھجور، کاجو اور جس دودھ میں کھجور بھگائی تھی وہ بھی آدھا کپ ڈال کر مکسر میں باریک پیس لیں۔ یہاں تک کہ بالکل باریک پیسٹ بن جائے اور رنگ بدل جائے۔ اس کے بعد اس میں باقی بچا ہوا دودھ اور اس کے علاوہ ایک گلاس ٹھنڈا دودھ اور دو تین چمچ فریش کریم/دودھ کا پاؤڈر ڈال کر اچھے سے دو منٹ تک مکسر کو چالو رکھیں۔ اس کے بعد جوس کو ٹھنڈا کر کے پی لیں۔

شادی کے شروع ایام میں صبح اور شام کا ناشتہ:

صبح سویرے: ابلے ہوئے دیسی انڈے جس قدر ہاضمہ بآسانی گنجائش دے۔ اور رات سے کھجور یا چھوارے ڈلا ہوا دودھ۔

شام میں: کھجوروں کو دیسی گھی کے ڈبے میں ڈال کر رکھیں، حسب ضرورت نکالیں اور ہلکی آنچ پر توے پر گرم کر کے کھائیں۔ اور اپنی نئی نویلی بیوی کو بھی کھلائیں، لیکن زیادہ نہیں، یاد رکھیں کھجور وزن بڑھاتا ہے، اور عورت شادی کے بعد پھولنا اور پھیلنا شروع ہوتی ہے، اس کو ایسی چیزوں سے احتراز چاہیے جو اسے فربہ کر کے بدنما کر دے، اور اس کے خوش نما فگر کو دل و جگر سے اتار دے۔

اطباء کہتے ہیں: ایام سرور شہر (شادی کے بعد کے ابتدائی ایامِ خوشی) میں چائے اور منشیات سے خوب دوری بنائے رکھے۔

بعض مقوی غذائیں:

شادی کے بعد چوں کہ جماع بکثرت ہوتا ہے اس لیے میاں بیوی دونوں کو مقوی غذا کھانے کا التزام کرنا چاہیے۔ یعنی ایسا کھانا جو قلت میں کثرت کا کام کرے، کم کھائیں لیکن عمدہ مقوی نشاط آور کھائیں۔ جیسے مچھلی: ابن قیمؒ فرماتے ہیں: سمندری مچھلی اچھا خلط پیدا کرتی ہیں، بدن کو

فربہ کرتی ہیں، منی میں اضافہ کرتی ہیں اور گرم مزاجوں کے لیے مفید ہوتی ہیں۔ (ان کو تازہ کھانا زیادہ مفید ہے)

کھجور، شہد، دیسی انڈے، دیسی مرغے، ڈرائے فروٹ بالخصوص اکھروٹ، ٹماٹر، بکرے کا گوشت بالخصوص بکرے کی پشت کا گوشت، آگلے دست کا اور ہڈیوں پر لگا ہوا گوشت۔ گڑ، دودھ، دودھ مغزیات ڈال کر بھی نوش کر سکتے ہیں، کھجور کے ساتھ مکھن یا تربوز، ہریسہ (کُٹے ہوئے گیہوں، گوشت گھی، کاجو اور مسالے ڈال کر پکایا جاتا ہے۔) اطباء نے لکھا ہے کہ گوشت میں بھی قوت باہ زیادہ ہوتی ہے۔ اور حَیس جو کھجور، پنیر، آٹا اور گھی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔

حساس اعضاء:

حجرۂ عروسی میں جاکر دلہن کے رو بہ رو ہونے سے پہلے یہ جان لینا چاہیے کہ مرد اور عورت ہر دو کے حساس اعضاء کون سے ہیں کہ جس پر مساس کرنے یعنی ہاتھ اور ہونٹ کے ذریعہ پیار کرنے سے شہوت برانگیختہ ہوتی ہے۔

ملاعبت یعنی بیوی سے جماع سے قبل کھیلتے وقت ان ہی حساس اعضاء سے شوہر یا بیوی کو آمادۂ جماع کیا جاتا یا شدید اشتیاق بلکہ ضرورت یا احتیاج پیدا کی جاتی ہے۔

ملاعبت ہی کے ذریعہ سے جماع درحقیقت جماع اور لذت سے بھر پور بنتا ہے۔ بسا اوقات عورت کو جماع سے اس قدر لذت محسوس نہیں ہوتی جتنا ملاعبت اور کھیلنے (for play) میں حاصل ہوتی ہے۔

ماہر نفسیات کہتے ہیں کہ مرد عموماً جلد تیار اور آمادۂ جماع ہو جاتا ہے اور انزالِ منی کے بعد جلد مطمئن ہو کر سست بھی پڑ جاتا ہے اس کے برخلاف عورت ہے جس کی جائے شہوت (فرج) اندر ہے نہ وہاں تحریک ہوتی ہے اور نہ ہی ہاتھ لگتا رہتا ہے۔

لہٰذا نہوضِ شہوت اور جماع کی طلب پیدا کرنے کے لیے اس کے ساتھ ملاعبت کرنا اور اس کے حساس اعضاء پر مس و جس (مساس کرنا اور کھیلنا) ضروری ہوتا، وہ دیر سے آمادۂ جماع ہوتی ہے اور انزال کے بعد بھی وہ کچھ دیر تک غیر مطمئن اور تشنہ رہتی ہے۔ اس لیے جماع کے بعد بھی اس کے حساس اعضاء میں شغل رکھنا اس کو سیراب کرنے میں معین و مددگار ہوتا ہے۔

مردانہ حساس اعضاء:

مرد کے جذبات کو بھڑکانے کے لیے عموماً اس کے حساس حصوں کو سہلانا نہیں پڑتا۔ اس مقصد کے لیے بیوی کی جسمانی قربت ہی کافی ہوتی ہے لیکن اگر شوہر تھکا ماندہ اور کمزور ہو اور جنسی فعل پر آمادہ نہ ہو تو اس کے حساس حصوں کو سہلانے سے وہ جنسی طور پر بیدار ہو سکتا ہے۔ بعض مرد اس قسم کی پیش قدمی کو پسند کرتے ہیں اور انہیں اپنے اعضاء پر عورت کی انگلیوں اور لبوں کے لمس سے آہستہ آہستہ کاٹنے سے بے حد لطف آتا ہے۔ اس طرح سے ان کے ذہن میں زبردست ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ بعض مرد اس قسم کی حرکت پسند نہ کریں۔ اس بات کا انحصار شوہر کی پسند اور ناپسند پر ہے۔ بعض مرد مساس میں خود تو بڑی گرم جوشی سے حصہ لیتے ہیں لیکن اگر عورت اس طرح کی حرکت کرے یا ان کے اعضاء کو چھوئے تو ان کو یہ بات غیر شائستہ اور فحش محسوس ہوتی ہے۔ عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کے مزاج کے مطابق اس سلسلے میں خود فیصلہ کرے۔

جنسی اعضاء (شرم گاہ) کے علاوہ مردوں میں کئی اور مقامات بھی جنسی اعتبار سے حساس ہوتے ہیں، مثلاً کانوں کی لویں، نپلز اور رانوں کا اندرونی حصہ، پہلو کا حصہ، گردن اور ہونٹوں پر ہلکے بوسے۔ بعض مردوں کی کمر پر ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ اگر انگلیوں یا ہونٹوں سے چھوا جائے تو انہیں بہت لطف آتا ہے۔ یہ حرکت ریڑھ کی ہڈی کے نچلے سرے سے شروع کرتے ہوئے ایک ایک انچ کر کے اوپر بڑھنا چاہیے اور ہر مرتبہ تھوڑا سا دباؤ ڈالنا چاہیے جب انگلیاں اس مقام پر پہنچیں گی جو بہت حساس ہے تو مرد اپنے بدن کو ہلکے سے جھٹکے سے اوپر اٹھائے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر مرد پر یہ تجربہ کامیاب ہو لیکن پھر بھی اکثر مرد کمر پر انگلیوں کے لمس سے لذت محسوس کرتے ہیں۔

اور مرد کے آلۂ تناسل کر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیر کر اور مٹھی میں لے کر ہلکا ہلکا دبا کر بھی مرد کو جلد آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ ہاں اگر مرد سریع الانزال ہو تو دخول سے پہلے ہاتھ لگانے سے پرہیز کرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ مرد ہاتھ ہی میں انزال کر دے۔ بالخصوص اول شب میں مرد کا آلۂ تناسل اس طرح کے تلاعب اور تصرف سے ناآشنا ہوتا ہے لہٰذا ایسا کرنے سے وہ بعجلت منتشر ہو کر جلد پانی بہانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

حساس نسوانی مقامات

مساس (بدن سے کھیلنے) کے بارے میں مثل مرد کے عورتوں کی الگ الگ پسند ہوتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی عورت کو ایک مخصوص مقام پر مساس سے زیادہ لطف آتا ہو جب کہ دوسری عورت کو ایسا کرنے سے کوفت ہوتی ہو۔ جیسے بعض عورتوں کو کان کی لووں پر اور کان کے شغاف میں زبان پھیرنے سے بے حد اشتعال محسوس ہوتا ہے جب کہ دوسری عورتوں کو اس سے الجھن ہوتی ہے۔ اور جیسے اکثر عورتوں کو کولہوں پر مساس سے کوئی خاص لطف محسوس نہیں ہوتا جب کہ بعض عورتوں کے جذبات کولہے کو معمولی سا سہلانے سے بھڑک اٹھتے ہیں۔

فریق مخالف کے حساس حصے خود تلاش کرنے پڑتے ہیں یہ صرف تجربے سے ہی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ان میاں بیوی کے جسم میں کون سے حصے زیادہ حساس ہیں۔

بعض مشترکہ حساس (Sensitive) اعضاء جو عموماً عورتوں میں مشترک ہوتے ہیں:

نپلز یعنی سرِ پستان جب کہ زبان یا ہونٹوں سے کھیلا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ پستانوں کو چوسنا عورتوں کا مین سوئچ ہے۔ چھاتیوں کو آہستہ آہستہ سہلانا اور بعض عورتوں کو زور سے دبانا پسند ہوتا ہے۔ سینے کا بالائی حصہ، گردن اور اس کے اطراف پر عورتوں کو ایسا بوسہ پسند ہوتا ہے جو نشان چھوڑ دے۔ بند آنکھوں پر ہلکے بوسے اور نچلے ہونٹ کا مص (چوسنا) بھی عورت کا حارۃ (گرم) بنا دیتا ہے۔

ہونٹوں کو لبوں پر بوسہ اس طرح لیا جائے کہ عورت کے نچلے ہونٹ کو مرد چوسے اور مرد کے اوپری ہونٹ کو عورت۔ عورت اگر خوش دہان اور شیریں لعاب ہے اور مرد رغبت بھی رکھتا ہے تو عورت کی زبان بھی چوسے، اس دوران آپ دیکھو گے کہ عورت کی آنکھوں کی پتلیاں اوپر کو چڑھ رہی ہیں اور اس کے سر پستان پھول رہے ہیں اور چھاتیاں تن رہی ہے تو سمجھ جائیں کہ تحریک عمل کر رہی ہے۔

عورت کے پہلو کا اسی طرح پشت کا حصہ سنسنی خیز طور پر حساس ہوتا ہے، آپ وہاں پر لمس و مس (ہاتھ، لب و لسان سے) کریں گے تو عورت کے مچلنے کو اپنی نگاہوں سے دیکھو گے۔ بعض اوقات عورت اتنی بے چین ہو جاتی ہے کہ اپنے ہاتھوں سے مرد کے لبوں کو ہٹا دیتی ہے اور مضبوطی سے مرد کو چمٹ کر بوسوں کی بارش کر دیتی ہے اور ایسے جگہوں پر ہاتھ پھیرتی ہے

جہاں وہ اپنے ہوش میں نہیں پھیرتی تھی۔

دونوں رانیں اور بظر اندام نہانی:

بظر اندام نہانی کی کہانی بڑی سہانی ہے، عورت کا سب سے حساس حصہ ہے، جسے چھونے سے زبردست جنسی اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ اس کو سہلانے سے عورت کو جسم میں مارے شہوت کے جھنجھنی اور سنسناہٹ طاری ہوجاتی ہے، بعض عورتوں کو بدن میں شدید جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ بے تکلف عورتیں کھل کے اپنی بے کلی کا اظہار کرتی ہیں اور جو خاتون تکلف کرتی ہیں اور اپنی بے قراری شوہر پر ظاہر نہیں کرنا چاہتیں یا پہلی رات کی شرم وحیا مانع ہے تو وہ بناوٹی حالت طمانیت بنائے رکھتی ہیں۔

اندام کے معنی بدن / جسم اور نہانی بمعنی پوشیدہ یہ دونوں فارسی لفظ ہیں اور بَظر (بفتح الباء) عربی لفظ ہے وہ اس دانے اور مٹر جتنے گوشت کے ٹکڑے کو کہا جاتا ہے جو عورت کی شرم گاہ کے دونوں ہونٹوں کے درمیان اوپر کی طرف ہوتا ہے، یہ وہی ہے جسے عورتوں کے ختنہ میں کاٹا جاتا ہے۔

بعض عورتوں کے جذبات بھڑکانے کے لیے اسے سہلانا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ اس کے بغیر بعض عورتیں اپنے طور پر بیدار نہیں ہوتیں، شادی کے ابتدائی دنوں میں مختلف عورتوں میں بظر کا سائز مختلف ہوتا ہے۔ کبھی ہاتھ لگانے سے محسوس نہیں ہوتا، نوآموز اس کو ٹٹولنے اور تلاشنے میں وقت ضائع کرتے ہیں۔

بظر کو انگلیوں کی پوروں سے بہت آہستہ آہستہ سہلانا چاہیے۔ بظر کے ارد گرد کا حصہ عموما خشک ہوتا ہے اور عورت کو رگڑنے سے ہلکی سی تکلیف ہوسکتی ہے۔ اس لیے جیسے ہی عورت کے جذبات بھڑکنے لگیں۔ اندام نہانی میں رطوبت پیدا ہونے لگتی ہے۔ یہ رطوبت بظر کو سہلانے کے لیے چکناہٹ کے طور پہ استعمال کی جاسکتی ہے ورنہ اس مقصد کے لیے کوئی کریم وغیرہ بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔

اگر سہلاتے سہلاتے اس کے دوسرے حساس اعضاء کو بھی ہاتھوں سے یا لبوں سے مس ولمس کرتے رہیں تو یہ عمل عورت کے جنسی ہیجان کو آسمان پر لے جائے گا، جیسے بائیں ہاتھ کو بظر سہلانے میں، دائیں ہاتھ کو پستان پر پھرانے میں اور ہونٹوں کو لبوں کو چومنے یا گردن پر

بوسے لینے میں مشغول رکھا جائے۔
آپ کچھ ہی دیر میں دیکھو گے کہ اس کی چھاتیاں تن گئیں، سر پستان کھڑے ہو گئے، اس کی سانسیں تیز تیز چلنے لگیں، آنکھوں میں سرخ ڈوریاں اتر آئیں۔تو سمجھ جاؤ کہ دل میں اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنِیْ. پڑھنے کا موقع آ گیا۔بعض بے تکلف خاتون ہاتھ سے یا بزبان حال کہہ دیتے ہیں کہ ”اوپر آیئے“ اور نہ بھی کہیں تو آپ سمجھ دار ہیں سمجھ ہی گئے ہیں کہ اب اوپر چھاجانے کا وقت آ گیا ہے۔
لیکن آپ رکیے ابھی حجرۂ عروسی میں داخل ہونا اور ابتدائی باتیں کرنا باقی ہے۔ یہاں تک تو آپ نے حساس اعضاء بخوبی جان لیے۔

شب زفاف کیسے منائیں؟

شب وصل کی کیا کہوں داستاں　　　زباں تھک گئی گفتگو رہ گئی

شادی کی تقریبات میں دولہا اور دلہن دونوں تھکن سے چور ہوجاتے ہیں، ایسے موقع پر دونوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ دن میں کسی وقت سو کر نیند پوری ہوجائے۔ ورنہ ایسا ہوگا کہ تقریبات جو ضمنی ہیں، وہ دھوم دھام سے ہو جائیں گی اور شبِ زفاف جو ہر کنوارے کا برسوں پرانا خواب ہوتا ہے ڈھیر ہو جائے گی۔
اور اس بات کی کوشش ہونی چاہیے کہ رخصتی اول شب میں ہو جائے تا کہ پہلی رات کا کافی وقت ان کو مل سکے اور لڑکا

یا لیل طل یا نوم زل　　　یا صبح قف لا تطلع
(اے رات دراز ہوجا اے نیند زائل ہوجا اور اے صبح تو بھی ٹھہر جا طلوع مت ہو)

کی دہائی دینے پر مجبور نہ ہوجائے۔
ایسے موقع پر عورتیں منہ دکھائی کے نام پر اُس دلہن کو گھیرے رہتی ہیں، جو پوشاکِ نکاح زیب تن کرکے درمیان میں بیٹھی رہتی ہے اور ان خواتینِ خاندان کے وجود سے گرانی اور کوفت محسوس کرتی ہے، لیکن کچھ بول نہیں سکتی۔ ہاں اس کے دل کی یہ آواز ہوتی ہے۔

سو چاند بھی چمکیں گے تو کیا بات بنے گی　　　تم آئے تو اس رات کی اوقات بنے گی

ایسے موقع پر دولہے سے اس کے دوست احباب کچھ ناشائستہ مذاق کرتے ہیں، جس سے وہ زچ پچ ہو کر رہ جاتا ہے، لیکن کچھ کہہ نہیں پاتا، اور بہت ممکن ہے اس بیہودہ مذاق کا اثر اس کی پہلی رات پر بھی پڑے۔ اس کے دوست مذاق کے موڑ میں ہوتے ہیں کہ پریشان کرنے کے ایسے حساس مواقع کم میسر ہوتے ہیں جب کہ دولہے کی دلی کیفیت ہی کچھ اور ہوتی ہے:

کچھ بدن کے تھے تقاضے کچھ شرارت دل کی تھی آج لیکن عشق اپنا جاوداں ہونے کو ہے

بہر حال مرد کا دل اللہ تعالی کے حضور سجدۂ شکر میں لگا رہے، زبان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ آج اس نے نکاح جیسی اہم عبادت کو انجام دینے کی توفیق عنایت فرمائی اور اب ایک دوسری چیز - جس میں عبادت کا پہلو واضح ہے - کا موقع آیا چاہتا ہے۔

اللہ کا نام لے کر مرد عشاء بعد جلد کمرے میں داخل ہو، اگر وہاں عورتیں موجود ہیں تو تخلیہ کا حکم کرے، ممکن ہے اس موقع پر کچھ خواتین خانہ کہہ دیں کہ ’’بڑی جلدی ہے دولہے میاں کو‘‘ تو متانت اور سنجیدگی سے کہہ دے کہ صبح جلد فجر کے لیے اٹھنا ہے۔ اس سے گھونگھٹ ڈالے سہمی بیٹھی ہوئی دلہن پر بھی اچھا اثر پڑنے کا امکان ہے۔

جب عورتیں تخلیہ کر دیں تو سلام سے اپنے قریب بیٹھنے کا احساس دلائے۔ گویا اب دنیا میں کوئی نہیں ہے، بس میں اور وہ ہیں۔

شب وصل تھی چاندنی کا سماں تھا بغل میں صنم تھا خدا مہرباں تھا

اب بس گھونگھٹ اٹھانے کی دیر ہے پھر ایک ایسا کھیل شروع ہونے والا جو زندگی بھر چلتا رہے گا۔

گھونگھٹ شبِ عروس اٹھانے کی دیر تھی پھر چادرِ حجاب سنبھالی نہیں گئی

یہاں اتنی بات یاد رکھیے کہ آپ (مرد) تو ہاتھ دھو کر آئیں ہیں بلکہ نہا دھو کر اس وقت کے منتظر تھی لیکن دلہن اگرچہ وہ بھی منتظر ہوتی ہے لیکن وہ اپنے اعزا و احباب کو والد کے آسرے اور ماں کی ممتا کو بھائی کی فکر اور بہن کی تکرار کو چھوڑ کر آئی ہے، اس کی آنکھوں کے آنسو - جنھوں نے اس کا سنگھار بگاڑ رکھا ہے - ابھی تک خشک نہیں ہوئے ہیں۔

یار دو جمع ہوئے رات کی خاموشی میں کوئی رو کر تو کوئی بال بنا کر آیا

وہ اجنبی آواز اور نامانوس گرفت کی عادی نہیں ہے لہٰذا ایسے موقع پر دلجوئی، دل لگی اور دلبری ضروری ہے۔

سب سے پہلے تیز جلنے والی لائٹ کو بند کر دیں اور ڈیم لائٹ جلا دیں تا کہ لڑکی کی حیاء کو تاریکی کا سہارا ہو جائے۔

شب وصال ہے گل کر دو ان چراغوں کو خوشی کی بزم میں کیا کام جلنے والوں کا

یہ ذوق ذوق کی بات ہے ہوسکتا ہے بعض طبائع اتنی جلدی بتی بجھا دینا پسند نہ کرتی ہوں اور انھیں رَونَق حسنِ یار اجالوں میں دیکھنا ہو۔

وصل کی شب تھی اجالے کر رکھے تھے جسم وجاں سب اس کے حوالے کر رکھے تھے

سلام کرکے تو آپ بیٹھے ہی ہیں، بسم اللہ پڑھ کر گھونگھٹ بھی اٹھایئے اور اس موقع کی دعا پڑھیے۔ اطمینان سے مسکرایئے، اگر آپ کو بھی گھبراہٹ ہو رہی ہو تو اس کو ظاہر نہ کیجیے۔
کچھ لمحے (۳۰/۴۰ سکینڈ) اطمینان سے دیکھیے وہ نظریں نیچی کر کے گردن جھکائے ہوئے ہو گی ڈری سہمی۔ خوف کھاتی شرماتی معصوم سی دوشیزہ۔ (اس منظر کو ہمیشہ کے لیے ذہن نشین کرلیں، یہ آپ کی بیوی کی وہ حالت اور کیفیت ہے جو آپ کو زندگی میں پھر کبھی دیکھنا میسر نہیں ہوگا)

اس کی گردن اور نگاہوں کو اپنی انگشتِ سبابہ سے اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کو آہستہ سے بلند کریں۔

جس طرح آپ کے سامنے ایک نئی دنیا ہو گی اس کو بھی نئی دنیا نظر آرہی ہو گی، آپ تو صرف اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ اورمست ہو رہے ہوں گے۔

لے اڑی گھونگھٹ کے اندر سے نگاہ مست ہوش آج ساقی نے پلائی ہے ہمیں چھانی ہوئی

آج دیکھا ہے تجھ کو دیر کے بعد آج کا دن گزر نہ جائے کہیں

آپ کے دل کی یہ صدا ہو گی؛

آج ناگاہ ہم کسی سے ملے بعد مدت کے زندگی سے ملے

اور وہ نظریں آپ پر ٹھہرائے نگاہِ فراست سے - جو عورت کو دی گئی ہے۔ سب کچھ دیکھ رہی ہوتی ہے۔ کہ میں کس طرح کے گھر میں ہوں؟ پلنگ کیسا ہے؟ سجاوٹ کیسی ہے؟ کچن کہاں ہے؟ اب کیا ہوگا؟ پہلی مرتبہ کسی مرد کی سانسیں محسوس کر رہی ہوں! خدا خیر کرے۔ غرض اس کے دماغ میں بہت سی باتیں گردش کر رہی ہوتی ہیں۔

مرد اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور باتوں سے دلجوئی کی ابتداء کرے۔ زندگی بھر کی رام کہانی سنانے کے بجائے خیر خیریت دریافت کرے، لیکن بھول سے بھی یہ مت کہہ دینا کہ تھک گئی ہوں گی سو جاؤ، (ہوسکتا ہے کہ وہ سچ مچ سوجائے اور آپ پوری رات بے چینی میں رہیں) بلکہ ابتدائی علیک سلیک کے بعد دلہن کے لیے لایا ہوا تحفہ (gift) یا مہر معجّل ہو تو وہ ادا کریں۔ تا کہ اس میں انسیت پیدا ہو اور رغبت بڑھے۔

اس کے ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں لے کر سہلاتے رہیں، اور اس کی خوب صورتی کی تعریف کریں، اس کے ہاتھوں کے گداز پنے کی تعریف کریں کہ آپ کے ہاتھ کتنے ملائم ہیں، سچ کہتا ہوں ریشم بھی پھیکا پڑ جائے۔

پھر اس کے ہونٹوں کی تعریف کرے کہ آپ کے ہونٹ جیسے گلاب کی پنکھڑی اور یہ کہتے ہوئے رخسار پر ہتھیلی رکھ کو انگوٹھے سے لبوں کو مس کرے۔

آنکھوں کی تعریف کرے کہ آپ کی آنکھیں، سبحان اللہ کیسی نشیلی ہیں۔

میرؔ ان نیم باز آنکھوں میں ساری مستی شراب کی سی ہے

بلکہ آپ کی آنکھیں تو چور ہیں چور

آنکھ رہزن نہیں تو پھر کیا ہے لوٹ لیتی ہے قافلہ دل کا

یہ کہتے ہوئے آپ ان کی آنکھوں کو چوم لیں۔

اشعار گرچہ یاد نہ ہوں لیکن تعریف کرنے میں مہارت ہونی چاہیے حدیث ام زرع میں گیارہویں عورت (ام زرع) کہتی ہے اس نے مجھے خوش رکھا (کھلا پلا کر تعریفات کرکے) پس میں اپنے آپ کو بھلی لگنے لگی۔ میں اس کے پاس کچھ کہتی ہو تو مجھے برا نہیں کہا جاتا۔ (شمائل)

ماہر نفسیات کہتے ہیں کہ عورت کو تعریفات وغیرہ سے خوش کرکے جو جماع کیا جاتا ہے اس

سے چھاپ (استقرار) بہت صحت مند ٹھہرتی ہے۔

بہر حال آنکھوں کو چومتے وقت وہ شرمائے گی مسکرائے گی، جھجکے گی۔ آپ کچھ دیر کے لیے رک جائیں اب ہاتھ میں ہاتھ لیے رہیں اور کچھ ان سے کہلوانے کی کوشش کریں، پوچھیں کہ آپ کو کیا چیز پسند ہے؟ کون سا کھانا آپ خوب بناتی ہو؟

آپ (مرد) پر گھبراہٹ ظاہر نہیں ہونی چاہیے۔ یہاں شرم و حیا نہیں ہے بلکہ بے باکی و بے حجابی حیا ہے، یہی وقت کا تقاضا ہے۔

وصل میں منہ چھپانے والے یہ بھی کوئی وقت ہے حیا کا

جب وہ کچھ بولیں تو آپ ہاں میں ہاں ملاتے رہیے، بات نہ کاٹیے، ہنسی نہ آئے تو بھی بتکلف ہلکا سا مسکرا کر داد دیجیے۔

باتوں ہی باتوں میں گھونگھٹ جو چہرے سے ہٹا کر سر پر رکھ دیا تھا اس کو سر سے سرکا دیں اور سرکاتے ہوئے یہ کہیں کہ بال کیا ہی سِلکی ہیں گردن اور گدی تو اس وقت تک نظر آ ہی گئی ہو گی، اس کی گدی پر زور دے کر اس کی طرف آگے کو بڑھیں، گردن پر رخسار پر ہونٹوں پر وقفے وقفے سے بوسہ لیں۔

یقیناً اس کے زیورات آپ کے لیے بھی آڑ بن رہے ہوں گے اور ان کو بھی پریشان کر رہے ہوں گے۔ زیورات اتارنے میں بھی آپ ہی کو ابتداء کرنا ہے، زیورات اتارتے وقت زیورات کی تعریف نہ کیجیے بلکہ اس طرح اتار کر یک طرف کیجیے جیسے یہ وصال یار میں بڑی آڑ ہو۔

ہم کوئی اچھے چور نہیں پر ایک دفعہ تو ہم نے بھی
سارا گہنہ لوٹ لیا تھا آدھی رات کے مہمان کا

ان (دلہن) کی تعریف کیجیے اطمینان دلائیے:

نہ اداس ہو نہ ملال کر کسی بات کا نہ خیال کر
کئی سال بعد ملے ہیں ہم تیرے نام آج کی شام ہے

جب زیورات اتر جائیں تو اپنے اوپر کی زائد چیزیں اتار پھینکیں کہ خاتون سمجھ جائے اب واقعتاً کچھ بڑا ہونے والا ہے۔

اب وقت آ گیا ہے کہ آپ اپنی باتوں کو لگام دیں اور ہاتھوں کو بے قابو کر دیں۔ جن عزت

ماب چھاتیوں کو کسی نے چھوا نہیں تھا آپ کپڑے کے اوپر سے ان پر ہاتھ رکھ کر سہلائیں ان کے زیریں لبِ شریں کو اپنے دونوں لبوں کے درمیان میں لے کر چوسیں، گردن پر بال کی جڑوں میں ہاتھ پھرائیں، جنگاسوں (ران کے اوپر کا جوڑ) پر ہاتھ پھیریں۔

بتی نہ بجھائی ہو تو اب گل کر دیں، کیوں کہ اب عالم نسواں کے دیدار کا وقت آیا چاہتا ہے۔ لباسِ عروسی کے نقش و نگار یقیناً آپ کو چبھ رہے ہوں گے، جس طرح ان کو یہ لباس پیاس بجھانے اور سیرابی پانے کے لیے بوجھ لگ رہا ہوگا۔ ان کے ناتواں دوش بھی اب اس گراں بوجھ سے سبک دوشی چاہتے ہوں گے۔

لباس سے بے لباس بھی آپ ہی کو کرنا ہوگا، پہلے ہی سے دیکھ بھال لیں کہ یہ عجوبہ کھلے گا کہاں سے؟ پیچھے سے چین کھولنی پڑے گی یا آگے سے بٹن؟ یا پھر ہاتھ اوپر کروا کر اوپر سے اتارنا پڑے گا، یا پاؤں تلے سے۔ اس طرح آپ اتارنے میں مدد کریں اور عالم نسواں کا مظاہرہ کریں۔

زیریں لباس ابھی باقی ہے جلدی نہ کریں۔

رات ابھی باقی ہے بات بھی باقی ہے۔

یہ وقت کچھ دیر طرف اعلی سے لطف اندوز ہونے کا ہے۔

اغلب تو یہی ہے کہ فریق مخالف (دلہن) کی طرف سے کوئی پیش قدمی نہیں ہو رہی ہوگی، وہ مردہ بدست زندہ کی مثال بنی ہوگی۔

اس وقت آپ اس کے طرف اعلی (شرم گاہ کے اوپر سے سر تک کا حصہ) سے خوب کھیل کر اس کو مستان اور مخمور بنا دیں، ملاعبت (کھیلنے) کا طریقہ "حساس اعضاء" کے ضمن میں گزر چکا ہے۔

الغرض خوب اچھی طرح سے ملاعبت کر کے آپ زیریں جامہ کھولیں، ذرا دیکھ لیں کہ وہ کس طرح کھلے گا، اس کے بعد بہتر اور عمدہ یہ ہے کہ آپ اپنے اوپر چادر لے لیں، بالکل برہنہ ہو کر کھیلنا اور جماع کرنا پسندیدہ نہیں ہے، اگر کسی وجہ سے چادر نہیں لی گئی تو یہ معصیت نہیں ہے۔

اس کے بعد کے مراحل نہایت اہم ہیں، آپ ناف کی سیدھ میں انگلیاں آہستہ آہستہ نیچے کے طرف لائیں گے تو آپ کو احساس ہوگا کہ یہاں سے بال صاف کیے گئے ہیں، اس درمیان

آپ دیکھیں گے آپ کے ساتھی کی بے چینی بڑھ گئی ہے، مزید ہاتھ نیچے لے جاؤ گے تو شگاف ہاتھ پر محسوس ہو رہا ہوگا، اسی شگاف سے تقریباً آدھا انچ نیچے بظر اندام نہانی ہے، نا نا دیکھنے مت جائیے کہ مٹر جیسا دانہ کہاں ہے؟ آپ کے ساتھی کا ذہن منتشر ہو جائے گا کہ میاں صاحب کیا تلاش کر رہے ہیں، آپ وہاں بنصر اور وسطی انگلیوں سے حرکت کریں گے تو گویا وہاں ہی مساس کریں گی، ممکن ہے بظر ابتداء میں محسوس نہ ہو لیکن عنقریب محسوس جائے گی۔

اغلب یہی ہے ابھی وہاں تک تری (عورت کی مذی) پہنچ چکی ہوگی، اگر نہ پہنچی ہو تو آپ سر چشمۂ تری کے لیے انگلیاں مزید دو ڈھائی انچ نیچے لے جائیں آپ محسوس کریں گے کہ یہ معاملہ (راستہ) گہرائی کی طرف جا رہا ہے اور یہ حصہ گرم تر ہے۔

اس کی قربت کا نشہ کیا چیز ہے	ہاتھ پھر جلتے توے پر رکھ دیا

پھر آپ محسوس کریں گے کہ آگے معاملہ بند ہے وہاں پردۂ بکارت حائل ہے۔ آپ سوچیں گے کہ پردۂ بکارت حائل ہے تو پیشاب کہاں سے ہوتا ہے؟ اس کے لیے باریک سوراخ فرج سے بالکل اوپر ہے وہ پیشاب کی نالی ہے۔

بہر حال یہاں سے تری لے کر بظر کو بائیں ہاتھ سے مسلیں، دایاں ہاتھ حسب ذوق پشت، پستان وغیرہ پر پھیریں، اور لبوں سے لبوں کا شکار برقرار رکھیں۔

بایاں ہاتھ جو ناپاک ہو چکا ہوگا، اس لیے اس کو ٹیشو پیپر یا ردی کپڑے سے صاف کر لیں، بدن کے دوسرے حصہ کو ناپاک نہ کریں جہاں آپ کو مزید پیار کرنا ہے۔

اب چوں کہ وقت آ گیا کہ آپ اس پیار کے بحر بے کراں میں غوطہ زن ہوں، اس تشنگی کو جو برسوں سے ستا رہی تھی سیرابی حاصل ہو، تجربہ کرنے کے اس عادت کو- جو ہر جولان گاہ میں قسمت آزمائی کی خوگر تھی - اس کی لگام کو ڈھیلا چھوڑا جائے، آس جو برسوں سے قائم تھی اس کی پیاس آج بجھائی جائے اور خواب جو راتوں کو رنگین کیے رہتے تھے آج شرمندہ تعبیر ہوں۔

خاک سے تبدیل ہو کر آب ہو جاتے ہیں ہم	جب بدنِ دریا میں غرقاب ہو جاتے ہیں ہم

آپ بڑے بے چین ہوں گے اس بات کو لے کر کیسا لگتا ہے؟ جب کوئی عضو کسی عضو میں پرویش کرے؟ جب کوئی یک جان دو قالب ہو جائے؟ ایک دوسرے میں سما جائے۔

رُوحُهُ رُوحِي وَرُوحِي رُوحُهُ
مَن رَأى رُوحَينِ حَلَّت بَدَنا

اس کی روح میری روح ہے اور میری روح اس کی روح،
بھلا کس نے دو روحوں کو ایک جسم میں اترتے دیکھا ہے!

اس موقع پر آپ کو جلد بازی نہیں کرنا ہے، عورت کو ابھی تک لذت آرہی ہوگی سوچ رہی ہوگی کہ کیا لطف زندگی ہے! لیٹے رہو اور مزہ حاصل کرتے رہو لیکن جیسے ہی آپ اندام نہانی کے اردگرد کا ارادہ رکھیں گے ان پر ڈر اور فکر غالب ہو جائے گا کہ زیادہ درد تو نہیں ہوگا؟ آواز نہ نکل جائے؟ خون نکل گیا تو؟ وہ گھبرا رہی ہوگی، ایسے میں اس کے ہونٹوں پر بوسہ دیتے ہوئے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہیں کہ کچھ نہیں ہوگا جان! فکرمت کریں سب بہت آسانی سے ہو جائے، ٹھیک ہے؟ اس کی طرف سے انکار یا شدید انکار نہ ملے تو دل میں بسم اللہ پڑھیے اور پوزیشن لے لیں۔

اس موقع پر ایک واقعہ یاد آیا؛ کہ ایک عمر رسیدہ شخص نے ایک کم عمر لڑکی سے نکاح کیا، کئی شب گزر گئیں لیکن وہ آمادۂ جماع نہیں ہوتی تھی، وہ صاحب زور و جبر سے کام لینا نہیں چاہتے تھے، لہٰذا وہ اپنے محلہ کے ایک دانا بینا حکیم صاحب کے پاس لے گئے، حکیم صاحب نے اس لڑکی کو کہا کہ بیٹا آپ کے شوہر جو کام کرنا چاہتے ہیں اس سے ایک کافر کو مارنے کا ثواب ملتا ہے۔

نبض شناس حکیم کا علاج کام کر گیا اور وہ کافر کے مارنے کے ثواب پر آمادہ ہوگئی، شروع میں اس کو تکلیف ہوئی لیکن آہستہ آہستہ تکلیف پر لذت غالب آنے لگی، پھر تو کیا تھا وہ لڑکی بار بار اپنے عمر رسیدہ شخص سے کافر مارنے کے ثواب کا موقع چاہتی۔ لیکن یہ صاحب کے پیر جواب دے گئے تھے، اس کے بار بار کافر مارنے کے مطالبہ پر کہنے لگے کہ کیا ہم ہی سب کافر مار ڈالیں گے؟

بہر حال شروع شروع میں عورت کو درد کا احساس زیادہ اور لذت کم ہوتی ہے بالخصوص جب عورت کم عمر ہو، پھر آہستہ آہستہ لذت غالب ہوتی رہتی ہے اور درد کا احساس ختم ہوجاتا ہے۔

کم و بیش ایک ہفتہ اگر مسلسل جماع کریں تو درد کا احساس ہوتا رہتا ہے اس کے بعد عورت دخول سے بالکل بے خوف ہوجاتی ہے۔

شریعت میں بھی کسی وجہ سے اگر نکاح پر نکاح کسی کنواری لڑکی سے کیا جائے تو اس کنواری

لڑکی کو سات مسلسل راتوں کا حق دیا ہے۔

روى البخاري (٥٢١٤) ومسلم (١٤٦١) عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: (مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ.

الغرض مرد کو اس سلسلے میں جلد بازی نہیں کرنا چاہیے، یہ ضروری نہیں کہ پہلے دن ہی جماع ہو جائے اور یہ بھی لازم نہیں کہ پہلے دن ہی پورے ذکر کا دخول کیا جائے۔ پہلے دن نصف ذکر داخل کر کے ہردۂ بکارت زائل کر دی جائے، اور دُخولِ کُلّی کسی دوسرے موقع پر کرلیا جائے۔ اگر عورت کو مکمل دخول پر آمادہ دیکھے تو رحم کرنے کی ضرورت نہیں ہے آہستہ آہستہ پورا ذکر داخل کر دینا چاہیے۔

جھٹکے سے زور لگا کر داخل کرنا عورت کی درد کی شدت کو بڑھادے گا جس سے اس کی لذت برباد اور جذبات ماند ہو جائیں گے۔ دخول کے لیے پوزیشن کس طرح لے وہ طریقے آگے آرہے ہیں۔

دخول (مکمل یا ادھورا) کرنے کے بعد اندر باہر اندر باہر کرنے کے بجائے ایک ہی حالت میں رک کر بوس کنار کرتے رہیں، پھر کچھ وقفہ بعد آہستہ آہستہ اندر باہر کریں اور دیکھیں کہ اس کو لذت داخل کیے رہنے میں آرہی ہے یا اندر باہر کرنے میں۔ جس میں اس کو سکون زیادہ مل رہا ہو وہ کریں، اگر اندر باہر کرنے میں مزہ وسکون زیادہ مل رہا ہے تو آپ مشین تھوڑی تیز کر دیں لیکن خیال رہے کہ آپ کا انزال نہ ہو جائے۔

اور اگر آپ کا انزال اتنے ہی میں ہو جائے جیسا کہ اغلب یہی ہے کہ مرد پہلی مرتبہ میں یہاں تک ہی پہنچ پاتا ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، آپ ابھی نوجوان ہیں بہت جلد افاقہ و اعادہ ہو جائے گا، استنجا وضو کر کے آئیں آپ دوسرے راؤنڈ کے لیے تیار ہو چکے ہوں گے۔

پھر ملاقات کا طوفان اُٹھا ہے دل میں پھر سے ایک بار چھا جانے کی تیاری ہے

یہاں یہ بھی سمجھ لیجیے؛ پہلی رات کو عورت کو بھی انزال ہونا نادر ہے بالخصوص جب کہ وہ کنواری ہو۔ اس لیے آپ عورت کے انزال و اطمینان کی فکر کرنا کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھیے۔ ابھی پوری توجہ اس پر رہے کہ آپ اس کو آمادۂ جماع کر کے ہردۂ بکارت زائل کرتے

ہوئے دخول کرسکیں۔

دخول کرنے میں آسانی کے لیے آپ تیل یا لُبریکیٹنگ جیلی استعمال کر سکتے ہیں۔ جب کہ عورت کی مذی نے راہ گیلی نہ کی ہو۔

پہلی رات میں دخول کا آسان طریقہ:

ایک تو یہی ہے جو مباشرت کا آسان اور مقبول آسن اور طریقہ ہے۔ یہ قدرتی طریقہ ہے جو ہر مرد وزن کا پسندیدہ ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ مرد اوپر رہے اور عورت نیچے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عورت چت لیٹ جائے، ہاتھ اوپر کر کے بستر پر رکھ دے، پیر اٹھا کر گھٹنے سے موڑ کر ہوا میں معلق کر دے، بہتر یہ ہے ریڑھ کی ہڈی کے نیچے ایک اونچا تکیہ رکھ لے۔

مرد اس کے اوپر کچھ اس طرح چھا جائے کہ مرد کے جسم (طرف اعلی) کا ہر عضو عورت کے عضو کے مقابل آجائے۔ پھر وہ ذکر کو ہاتھ سے پکڑ کر آہستہ آہستہ عورت کی شرم گاہ اور بظر اندام نہانی ہر رگڑے تا کہ عورت کی تشنگی بڑھے اور دخول کی چاہت شدید تر ہو جائے پھر حسب ضرورت مکمل یا ادھورا دخول کرے۔

اس آسن کی خصوصیت یہ ہے کہ مرد وزن آمنے سامنے ہونے کی وجہ ایک دوسرے کی حالت کو دیکھ سکتے ہیں مرد عورت کو درد کی وجہ سے چہرے کے تغیر کو دیکھ کر اندازہ لگا سکتا ہے کہ ندام نہانی پر کس قدر زور دینا ہے اور حرکت کتنی تیز یا آہستہ کرنا ہے اور عورت مرد کی باہوں کے حلقے میں کسی قدر سکون و طمانینت محسوس کرتی ہے، اور ایک دوسرے کے انزال ہونے کے وقت کی کیفیت و پرسکونی عیاناو روبہ رو مشاہدہ کر کے محظوظ ہوتے ہیں۔

نیز مرد اس حالت میں بہت آسانی سے عضو تناسل کو داخل کرسکتا ہے۔ وہ عورت کے ہونٹوں اور رخساروں کو چوم سکتا ہے۔ پستانوں کو سہلا سکتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے جسم کو اپنی بازوؤں کے گھیرے میں لے سکتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس ان کے ذریعہ مباشرت کرنے میں مرد زیادہ سرگرم رہ سکتا ہے۔ اس طرح مرد بہت کھل کر مباشرت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی انا کو مطمئن بھی کرسکتا ہے۔ تمام آسنوں میں شاید یہ آسن ہے جس میں عورت اور مرد جسمانی طور پر سب سے زیادہ ایک دوسرے کے نزدیک آسکتے ہیں۔ مباشرت کے

وقت گہرا جسمانی ملاپ زیادہ پر لطف ہو سکتا ہے۔ چونکہ عام حالتوں میں مرد مباشرت کرتا ہے اور عورت مباشرت کرواتی ہے۔ اس لیے اس آسن میں مرد کھلے طور پر سرگرمی سے مباشرت کر سکتا ہے۔ نئے شادی شدہ جوڑے اسی آسن میں مباشرت کرنا پسند کرتے ہیں۔ مچلتی جوانی کی یہ عمر جنسی شدت سے بھری ہوتی ہے۔ سیکس کی چاہت، جنسی تحریک اور تناؤ میں اضافہ کرتی ہے۔ اس لیے اس آسن کے ذریعے مرد مکمل طور پر سرگرم ہو کر مباشرت کرنے میں زیادہ لطف اور اطمینان محسوس کرتے ہیں۔

مولانا مرغوب احمد لکھتے ہیں: عورت کو فراش سے تعبیر کیا گیا، اور یہ (آسن) مرد کی عورت پر مکمل حاکمیت کو ثابت کرتا۔ ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے ﴿الرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾[النساء:۳۴] مرد عورت پر حاکم مقرر کئے گئے ہیں اسی طرح اس شعر میں بھی کہا گیا۔

إذا رمتها كانت فراشا يُقلِّنِي وَعِنْدَ فَرَاغِي خَادِمٌ يَتملَّق

جماع کے وقت جب میں فرج میں دخول کرتا ہوں تو وہ بستر بن کر مجھے اٹھاتی ہے اور انزال ہو جانے کے بعد ایک چاپلوسی نوکر بن جاتی ہے۔ (آداب الجماع و المباشرت)

جنسی ملاپ کی کہانی پرانی ہو جائے تو اس کو اس طرز پر بھی کر سکتے ہیں کہ عورت کو پلنگ کے اس حصہ پر لے آئیں جہاں پلنگ کے دو کنارے ملتے ہیں، عورت کی ٹانگیں اپنے کندھے پر رکھ کر تحلیل نفسی (دخول) کا عمل شروع کریں، اس طریقہ پر دخول اندر تک ہوگا اور اندام نہانی پر دباؤ خوب محسوس ہوگا۔

سب عورتیں جنسی مزاج کے اعتبار سے ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ اس لیے بعض عورتیں اس آسن سے مباشرت کراتے وقت اپنے مرد کے گہرے اور بھرپور دباؤ کو پسند کرتی ہیں۔ جنسی شدت کی حالت میں وہ چاہتی ہیں کہ مرد اپنے دباؤ سے ان کے جسم میں سما جائے۔ لیکن کچھ عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو اپنے مرد کے کم یا درمیانی دباؤ کو ہی پسند کرتی ہیں۔ اس آسن کی یہ خاصیت یہ ہے کہ الگ الگ جنسی مزاج کی دونوں طرح کی عورتیں خواہش کے مطابق دباؤ حاصل کر سکتی ہیں۔ عورت کے اوپر لیٹ کر مباشرت کرتے وقت اپنے کندھوں اور کہنیوں کے سہارے مرد عورت پر کم دباؤ ڈال سکتا ہے اور اس طرح کے سہارے کے بغیر اپنی اور عورت کی خواہش کے مطابق زیادہ دباؤ بھی ڈال سکتا ہے۔

اس آسن کی دوسری خصوصیت اس سے حاصل ہونے والی گہری جسمانی قربت ہے، مرد جب عورت کے جسم پر لیٹ کر اسے جسمانی طور پر اپنے نزدیک تر لے آتا ہے. اور ساتھ ہی عضو تناسل داخل کرنے کے بعد اسے حرکت دیتا ہے تو عورت کے عضو مخصوصہ کے تمام حصے مرد کے جسمانی دباؤ میں آجاتے ہیں۔مرد اگر اس حالت میں عورت کو اپنے بازوؤں میں بھرتا ہے تو اس کے پستانوں کا مکمل ابھار بھی گہرے دباؤ میں آتا ہے۔عورت اگر سرگرم تعاون دیتی ہے تو وہ بھی مرد کو اپنی بانہوں میں بھر لیتی ہے۔ وہ مرد کے اوپر کندھے سے ذرا نیچے بانہوں کو گھیرا ڈال کر اپنی چھاتی کو مرد کے سینے میں سمو سکتی ہے۔ اسی طرح مرد کی پیٹھ پر بانہوں کا گھیرا ڈالنے سے عورت جب دباؤ حاصل کرتی ہے تو اس سے ناف کے نیچے پیٹ کے حصے پر بھی دباؤ پڑتا ہے اور اسے ایک عجیب سے لطف کا احساس ہوتا ہے۔ اس کے تمام اندام نہانی میں عضو تناسل کو قبول کرنے کے بعد وہ اپنی دونوں ٹانگوں کو گولائی میں اٹھا کر مرد کو بھی سمیٹ سکتی ہے۔ اس طرح یہ آسن سب سے زیادہ آسان اور پر لطف سمجھا جاتا ہے اور زیادہ تر مرد اسی آسن سے مباشرت کرتے ہیں۔ (جنسی تعلقات)

پہلی رات میں دخول کرنے کا دوسرا آسان طریقہ:

اس طریقہ میں عورت کو منہ در منہ دلاسا دیا جانا بھی آسان ہوتا ہے، خود بخود مرد کی رفتار کو کم کرتا ہے اور اگر آپ جوش میں آگئے تو مکمل ذکر داخل ہونے میں بھی یہ طریقہ مانع ہوتا ہے۔ وہ طریقہ ہے ”بیٹھ کر جماع کرنا“۔

اس پوزیشن میں میاں بیوی ایک دوسرے کے سامنے بستر یا فرش پر بیٹھتے ہیں، مرد اپنے پاؤں کو سامنے کی طرف پھیلا کر کسی چیز سے ٹیک لگاتا ہے، عورت مرد کی گود میں بیٹھی ہوتی ہے۔ اور ٹانگوں سے مرد کے کولہوں کا گھیراؤ کرتی ہے، مرد سامنے سے داخل ہوتا ہے۔ جذبات بڑھانے کے لیے مرد عورت کے جسم کو چوم بھی سکتا ہے اور پیار بھی کر سکتا ہے۔

مرد ایک طرح سے عورت کی جکڑ میں رہتا ہے اس لیے اس کو اطمینان رہتا ہے کہ وہ پر زور جماع نہیں کر پائے گا اور ذکر کا بھی بقدر ضرورت دخول ہو پائے گا، اس وجہ سے عورت پہلی رات اس طریقہ سے برضا دخول پر آمادہ ہو جائے گی۔ اس طریقہ میں بھی مرد عورت سے قریب تر رہتا ہے، عورت کی خوشبو، گرماہٹ، تراوٹ سب محسوس کرتا ہے۔ اور جب عورت

درد کی وجہ سے سسکیاں بھرے تو اس کے منہ میں منہ بھی دے سکتا ہے، زبان بھی چوس سکتا ہے۔ اور شادی کے شروع میں یہ طریقہ نہایت سرور آور ہوتا ہے۔ گویا محبوب محبوب سے بغل گیر ہے۔ یک جان دو قالب ہیں، ایک طرف اشارہ ان دونوں کی طرف اشارہ ہے۔

أنا مَن أهوى وَمَن أهوى أنا نَحنُ روحانِ حَلَلنا بَدَنا
فَإِذا أبصَرتَني أبصَرتَهُ وَإِذا أبصَرتَهُ أبصَرتَنا

میں وہی ہوں جسے میں چاہتا ہوں، اور جسے میں چاہتا ہوں وہ میں ہوں۔ ہم دو روحیں ہیں جو ایک ہی جسم میں اتر آئی ہیں۔ پس جب تم مجھے دیکھتے ہو تو اسے دیکھتے ہو، اور جب تم اسے دیکھتے ہو تو ہم دونوں کو دیکھتے ہو۔

ایک اور آسان طریقہ:

عورت و مرد پہلو بہ پہلو حالت میں؛ مباشرت کا یہ آسن بھی پہلے دو آسن کے بعد کافی مقبول ہے۔ اس آسن میں عورت اور مرد پہلو بہ پہلو لیٹے ہوتے ہیں۔ پہلے آسن کے مقابلے میں اس آسن میں فرق یہ ہے کہ عورت اور مرد اوپر اور نیچے کی حالت میں لیٹے نہیں ہوتے بلکہ آمنے سامنے سیدھی حالت میں ہوتے ہیں۔ یعنی عورت اپنی دائیں کروٹ سے مرد کی طرف منہ کر کے لیٹتی ہے اور مرد بائیں کروٹ سے عورت کی طرف منہ کر کے لیٹتا ہے۔ عضو تناسل کے داخل کرنے کے وقت عورت اپنی نچلی (دائیں) ٹانگ مرد کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ڈال دیتی ہے اور اوپری (بائیں) ٹانگ کو گھما کر مرد کی دائیں طرف کی ران کے اوپر ٹکا دیتی ہے۔ اسی طرح اندام نہانی ایسی حالت میں آجاتی ہے کہ مرد بہت آسانی سے عضو تناسل داخل کر سکتا ہے۔ اس آسن میں، جہاں عورت اپنا سرگرم تعاون دے سکتی ہے۔ وہاں مرد عضوِ شہوت (بظر اندام نہانی) کو سہلانے کے ساتھ عموما جنسی حرکات بھی جاری رکھ سکتا ہے۔

پہلو بہ پہلو جماع کے طریقہ کا ایک روپ وہ ہوتا ہے جب عورت بائیں کروٹ سے لیٹی ہو اور مرد اس کی دائیں ران کو ذرا سا اوپر اٹھا کر پیچھے کی طرف سے اندام نہانی میں اپنا عضو تناسل داخل کر دیتا ہے۔ اس حالت میں عورت کی بنسبت مرد زیادہ سرگرم ہوتا ہے اور عورت کی پشت، گدی اور گردن کے حصہ کو مشقِ ستم بنا سکتا ہے۔

اس حالت میں پہلو بہ پہلو لیٹ کر پیچھے سے وہ میاں بیوی مباشرت کرنا پسند کرتے ہیں

جن کا پیٹ بڑا ہوتا ہے۔ لیٹ کر آمنے سامنے کی حالت میں ہے فربہ بطن ہونے کے باعث عضو تناسل داخل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

نیز بہت سے مرد عورت جن کی شادی ہوئے کچھ سال گزر چکے ہوتے ہیں اس آسن کے ذریعہ مباشرت کرنا پسند کرتے ہیں۔ ان میں شروع شروع جیسا سیکس کا جوش بھی نہیں ہوتا بلکہ آپس کے جنسی تعلقات میں زیادہ مٹھاس زیادہ ٹھہراؤ پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ پھر اس آسن سے مباشرت کرنے میں وہ زیادہ لطف و تسکین حاصل کرتے ہیں۔ (جنسی تعلقات)

ان طریقوں اور آسنوں میں سے کوئی بھی ایک طریقہ استعمال کرکے آپ اپنی حسین زندگی کی پہلی رات گزار سکتے ہیں، معاملہ سب درست رہا تو یہ شب وصل کہاں گزر جائے گی اور کب فجر کی نماز ہو جائے گی آپ کو پتا بھی نہیں چلے گا گویا پل بھر میں رات گزر گئی ہو۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وصل کا دن اور اتنا مختصر دن گنے جاتے تھے اس دن کے لیے

عموماً نوجوان شب زفاف کے بعد فجر کی نماز میں سستی کرتے ہیں، لیکن یہ بڑی ناسپاسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک انعام دیا اور کوئی فرض نماز قضا کرکے شکر گزاری کرے!

البتہ فجر بعد دوستوں سے کم ملیں فوراً حجرۂ عروسی میں چلے آئیں کیوں دوست و احباب آنکھوں کو پڑھ لیتے ہیں۔

آنکھیں بتا رہی ہیں کہ جاگے ہو رات کو ان ساغروں میں بوئے شراب وصال ہے

اور آپ بھی اپنی خوش کن اداؤں اور بدمست نگاہوں سے انھیں بتا دو گے۔

وصل کی رات خوشی نے مجھے سونے نہ دیا میں بھی بے دار رہا طالع بے دار کے ساتھ

پھر آپ کو نیند کا بھی تقاضا ہوگا، آج کی تقریب اور آنے والی رات کی تازگی کے لیے دن میں سونا ضروری ہوتا ہے۔

وصل ہو یا فراق ہو اکبرؔ جاگنا رات بھر مصیبت ہے

شب اول کے انتظار میں فقط شدت ہوتی ہے، شب اول میں چوں کہ ایک مرتبہ گاجر کا حلوہ چکھا جا چکا ہے لہٰذا شب ثانی کا انتظار شدید تر ہوگا، تقریبات بوجھ لگیں گی، اعزہ واقارب

سے ملاقات گراں بارِ خاطر ہو گی، بس انتظار ہو گا رات کے وقت سریرائے سریرِ عروسی ہونے کا، کہ جو کھیل کل ادھورا چھوڑا ہے آج اسے مکمل کیا جائے۔ کل تو نزول شبنمی تھا آج تو آب شار بن جانا ہے۔

عورت کی بھی آہستہ آہستہ پسند بدلنے لگتی ہے، پہلے اسے دخول سے خوف تھا اب ذوق ہے، بلکہ دھیرے دھیرے چسکا لگ جاتا ہے، پہلے مرد کی رانوں کو گہرے دخول سے روکنے کے لیے پکڑ لیتی تھی، اب وہ کولہے سے پکڑتی ہے تا کہ دخول عمیق تر ہو۔ پہلے ملاعبت سے لے کر جماع سے فراغت تک ہر کام میں آہستگی پسند تھی اور اب عملِ دخول تیز تر کی خواہاں ہے جو پسینہ پسینہ کر دے تر بہ تر کر دے۔

وہ اپنی زبان حال سے کہتی ہے:

اوس سے پیاس کہاں بجھتی ہے　　موسلا دھار برس میری جان

عورت چاہتی ہے اس کا شوہر اس سے کبھی جدا نہ ہو، اسی سے لگا رہے، ملازمت یا کاروبار کی لالمبی چھٹی لے کر کہیں ایسی جگہ چلے جائیں جہاں تیسرا کوئی دور تک نہ ہو۔ رات میں بھی وہ اس طرح سونا پسند کرتی ہے جیسے شوہر اس کا لباس ہو۔

وہ گلے سے لپٹ کے سوتے ہیں　　آج کل گرمیاں ہیں جاڑوں میں

چمٹ کر سوتے ہیں۔ جب ضرورت پڑتی ہے جماع کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ مرد کا عورت کو چھونا عورت کے حسن کو نکھار دیتا ہے، مرد کے ہاتھ لگنے سے ہی اس کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے اور بار بار جماع کرنے سے دو آتشہ۔

ذرا وصال کے بعد آئنہ تو دیکھ اے دوست　　ترے جمال کی دوشیزگی نکھر آئی

ایک عمومی غلطی بعض لوگوں میں رائج ہے کہ رخصتی کے پہلے یا دوسرے دن لڑکی کو لڑکی کے والدین اپنے گھر لے جاتے ہیں پھر ایک آد دن کے بعد اسے بھیجتے ہیں یہ ان پر بڑا ظلم ہے، ابھی تو انھیں قریب آنا ہے ایک دوسرے سے مانوس ہونا ہے، بے تکلفی آنے سے پہلے ہی دوری بڑی کھلتی ہے۔ مرد یہاں سرد آہیں بھر رہا ہوتا ہے اور عورت وہاں سسکیاں لیتی ہیں، دونوں فون پر ایک دوسرے غم دل بیان کرتے ہیں لیکن کچھ کر نہیں سکتے۔

دیکھ لے بلبل و پروانے کی بے تابی کو ہجر اچھا نہ حسینوں کا وصال اچھا ہے

اگر ایسے میں موسم برسات کا ہوتا مصیبت بالائے مصیبت۔دونوں کی بے چارگی ایک دوسرے سے گویا ہوتی ہے:

سرد جھونکوں سے بھڑکتے ہیں بدن میں شعلے
جان لے لے گی یہ برسات قریب آ جاؤ
بھلا ہم ملے بھی تو کیا ملے وہی دوریاں وہی فاصلے
نہ ابھی ہمارے قدم بڑھے نہ ابھی تمہاری جھجک گئی

اے خرد مند، ذہین وفطین، دانش مندخوش قسمت شخص شب زفاف ختم ہوئی۔اب سرورشہر (لذت لینے کے ابتدائی ایام) کا زمانہ ہے۔

شبِ وصل کی کیا سناؤں داستاں زباں تھ گئی گفتگو رہ گئی

––––

شب زفاف کے چند اہم مسائل

(ا) پردۂ بکارت کی کہانی:

فرج داخل پر یعنی اندرون اندام نہانی مدخل ایک باریک جھلی سے جزوی طور پر ڈھکا ہوتا ہے جسے پردہ بکارت کہا جاتا ہے۔

جو عموماً پہلی مرتبہ دخول کرنے سے پھٹ جاتا ہے۔ یہ جھلّی ربر جیسی ہوتی ہے، جو جماع کرنے کے نتیجے میں اطرافِ فرج میں سمٹ جاتی ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ایک عرصہ تک جماع نہ کیا جائے تو وہ جھلی اپنی سابقہ جگہ آسکتی ہے۔

نیز یہ جھلی پہلی مرتبہ جماع سے پہلے کھیل کود سے ، یا زیادہ سائکل چلانے سے یا چوٹ لگنے سے بھی پھٹ جاتی ہے۔ اس لیے شب اول میں پردۂ بکارت کا زائل ہونا اور خون نکل ضروری نہیں ہے۔

بعض مرد خون نہ نکلنے کو معیوب سمجھتے ہیں بلکہ عورت کے ماضی کو شک کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ یہ بات اور یہ سوچ بالکل غلط ہے۔ بسا اوقات اول شب جماع ہی ہلکے سے جھٹکے سے پردہ زائل ہوجاتا ہے۔

اور آج کل ایسے مہنگے علاج بھی دستیاب ہیں کہ عورتیں معمولی عملِ جراحی سے پردۂ بکارت اپنی سابقہ جگہ پر کرسکتی ہیں اور ایسے کیپسول بھی دستیاب ہیں جن کو عورتیں اپنی شرم گاہ میں رکھ دیتی ہیں پھر دخول ہوتے ہی اس میں سے خون بہنا شروع ہوجاتا ہے، مرد یہ سوچ کر مسکرا رہا ہوتا ہے کہ اپنی مردانگی کا کمال ہے اور عورت یہ سوچ کر دل ہی دل میں ہنستی ہے کہ کیسا پاگل بنایا؟ اور ہلکی سے درد بھری بناوٹی آواز بھی نکالتی ہے آہ۔

لہٰذا پہلی رات میں مرد یہ خیال باندھ کر نہ بیٹھے کہ آج ہی پردۂ بکارت زائل ہونا چاہیے اور خون نکلنا چاہیے۔بعض خاندانی بے حیاء عورتیں صبح کپڑا چیک کرتی ہیں کہ خون کے دھبے کہاں ہے؟ یہ سب جہالت ہے۔

معاذ حسن صاحب لکھتے ہیں: پردہ بکارت پہلی مباشرت کے دوران پھٹ جائے تو کیا اس سے عورت درد محسوس کرتی ہے؟ اگر درد ہوتا ہے تو کس قدر شدید ہوتا ہے؟ خون کا اخراج کتنا ہوتا ہے؟ عورت یہ سب کیسے برداشت کرتی ہے؟ وہ کیسا محسوس کرتی ہے؟ اس طرح کے کئ

سوال ہوتے ہیں جن کے باعث جوان لڑکی پریشان اور خوف زدہ ہوسکتی ہے اگرچہ اس بارے میں یقینی طور پر کوئی بات نہیں کہی جاسکتی اور نہ ان تمام باتوں سے متعلق کوئی خاص اصول یا حد ہوتی ہے، لیکن عام حالتوں میں اور زیادہ جوان لڑکیوں میں پہلی مباشرت کے وقت یہ پردہ پھٹتا ہے تو زیادہ تکلیف یا درد نہیں ہوتا۔۔۔ پردہ بکارت ایک جھلی ہوتی ہے اور پھٹ جانے کے بعد یہ سمٹ سی جاتی ہے اور معمولی سے درد کے ساتھ عورت ایک عجب سی راحت بھی محسوس کرتی ہے۔ اس جھلی کے پھٹ جانے سے معمولی سا زخم ہو جاتا ہے اور تھوڑا سا خون بھی نکلتا ہے جو کچھ ہی دیر بعد اپنے آپ بند ہو جاتا ہے۔ پہلی مباشرت میں عام طور پر اور عام حالتوں میں پردہ بکارت کی جھلی کے پھٹنے کی کہانی بس اتنی ہی ہے۔

عورت کو معمولی سا درد ضرور ہوتا ہے لیکن یہ تکلیف زیادہ دیر نہیں رہتی۔ اگر خون زیادہ مقدار میں نکلنے لگے تو عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی رانوں کو آپس میں جوڑے (یعنی پیر ایک کے اوپر ایک چڑھالے) اس طرح خون خود بخود بند ہو جائے گا۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ بعض عورتوں کا پردۂ بکارت بمشکل پھٹ پاتا ہے، خصوصاً جب کسی عورت کا نکاح بڑی عمر میں ہوا ہو اور پہلی مرتبہ دخول کو نوبت آرہی ہو۔ ایسی صورت میں مرد اگر دخول نہ کر پائے تو بار بار زور نہیں لگانا چاہیے۔ اور اس کام کو اگلی رات تک ملتوی کر دینا چاہیے۔ اگلی رات اس سے اگلی رات یا کچھ عرصہ بعد پردۂ بکارت ضرور پھٹ جائے گا۔ پردۂ بکارت کو ختم کرنے کے لئے ایک ہی وقت میں بار بار کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ عموماً تین چار مرتبہ ایسا کرنا کافی ہوتا ہے۔ بار بار کوشش کرنے سے عورت خوف زدہ ہو جائے گی اور وہ جنسی ملاپ سے گھبرانے لگے گی۔ جس سے ازدواجی زندگی پر برا اثر پڑے گا۔ پردہ بکارت کو دور کرنے میں عورت بھی مدد کر سکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے چاہیے کہ جب شوہر زور سے عضو داخل کر رہا ہو تو پیچھے ہٹنے اور شوہر کی ران پکڑ کر روکنے کے بجائے آگے یعنی عضو کی طرف زور لگائے۔

پردۂ بکارت کو انگلی کی مدد سے بھی پھاڑا جا سکتا ہے۔ شوہر بیوی کے جذبات میں ہیجان پیدا کرے اور اس کے نسوانی اعضاء کو سہلاتے ہوئے آہستہ سے ایک انگلی اندام میں داخل کرے اور پھر آہستہ سے دوسری انگلی بھی داخل کر دے، لیکن یہ حرکت پیار محبت اور مساس کے طور پر کرنی چاہیے (ناخن بڑے نہیں ہونے چاہیے) اور یہ مساس صرف اس حد تک کرنی چاہیے،

جس حد تک بیوی اجازت دے۔ اگر بیوی کو یہ حرکت ناگوار ہو تو زبردستی سے گریز کرنا چاہیے۔ (جنسی تعلقات)

شب زفاف کی بنیادی غلطی:

(الف) بعض مرد پہلی رات کچھ ایسا کرنا چاہتے ہیں کہ جس سے ایک رعب بیوی کے دل و دماغ میں بیٹھ جائے۔ ان کا ماننا یہ ہوتا ہے کہ پہلی ملاقات کے وقت جو تصور میرا قائم ہوگا وہ پائیدار ہوگا۔ لہٰذا وہ بیوی کے دل میں اپنی دھاک بٹھانے کے لیے عجیب وغریب حرکت کرتے ہیں، بعض مرد عورت کی دل جوئی کے بجائے اسے اپنی عادتوں اور فطرت کے بارے میں بتانا شروع کر دیتے ہیں اور مختلف طرح کی پند ونصائح کرنے لگتے ہیں۔ میرے ساتھ کیسے رہنا ہے مجھے کیا پسند ہے کیا ناپسند ہے؟ میری امی کے ساتھ کس طرح کا برتاؤ کرنا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

بعض مرد ایسے موقع کو یادگار بنانے کے لیے فضول مذاق کرتے ہیں، جس سے مرد لطف اندوز ہوتا ہے لیکن بیوی ذہنی کشمکش اور سخت قسم کی سرد مہری کا شکار ہوجاتی ہے۔ جیسے ایک صاحب نے شبِ اول میں ملاقات کے وقت کہا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ میری ایک اور بیوی ہے، میں آپ کو کسی دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا اس لیے سب صاف صاف بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ آو! میں اپنی پہلی بیوی سے ملاقات کراتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے کمرہ میں موجود کتابوں کی الماری کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ میری پہلی بیوی ہے۔ وہ عورت پوری رات یہی سوچتی رہی کہ یہ کیسا مذاق ہے؟

معاذ حسن لکھتے ہیں: مردوں کا اس قسم کا رویہ عورت میں کئی ذہنی پیچیدگیاں پیدا کر دیتا ہے اور پہلی رات ہی سے ازدواجی زندگی کی بنیادوں میں شگاف پڑ جاتا ہے۔ اس رات بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیے، کیوں کہ شب عروسی کو دو ایسے افراد کا ملاپ ہوتا ہے۔ جن کی اپنی الگ الگ شخصیت ہوتی ہے۔ ان کا خاندان، سماجی اور اقتصادی پس منظر بھی مختلف ہوسکتا ہے۔ زندگی کے بارے میں ان کے تصورات بھی الگ الگ ہوتے ہیں، اس کے علاوہ عورتوں کی فطرت بنیادی طور پر روحانی ہوتی ہے۔ ان کے ذہن میں اپنی پسند کے مرد کے بارے میں بلوغت ہی سے ایک تصور ہوتا ہے۔ اگر مرد اس تصور سے مختلف ہو تو انہیں شدید جذباتی دھچکا لگتا ہے، اس کے باوجود عورت کوئی معمہ نہیں۔ شادی کی پہلی رات عورت سے بڑی نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

شوہر کو بیوی کے حسن کی تعریف اور اس سے محبت کا اظہار کرنا چاہیے اور اسے یہ یقین دلانا چاہیے کہ میں تمہارے دکھ سکھ کا شریک اور تمہارا دوست ہوں۔ (جنسی تعلقات)

(ب) بعض مرد یہ چاہتے ہیں کہ آج کسی طرح جماع میں کامیاب ہوجائیں، یا تو جلد باز طبیعت ہونے کی وجہ سے کہ آج موقع ملا ہے تو آج کامیابی ہو کر رہے، یا دوستوں میں سرخ روئی حاصل کرنے کے لیے، یا ناسمجھی کی وجہ سے۔

حالاں کہ پہلی ہی رات میں جماع ہوجانا نہ کامیابی ہے نہ سببِ سرخ روئی۔ اپنے زندگی کے ساتھی سے اس کی حالت کے مطابق برتاؤ کرنا اصل ہے۔بعض احباب کم عمر کچی کلی چاہتے ہیں اور جب ایسی کو بیاہ کر گھر لاتے ہیں تو چاہتے ہیں یہ ایک تجربہ کار عورت کی طرح بآسانی قدرت دے۔

خوب یاد رکھیں ایسے موقع پر زور و جبر بسا اوقات ہمیشہ کے لیے عورت کے دل سے جماع کی رغبت کو ختم کرسکتا ہے پھر ایسے مرد عورت کی طرف سے گرم جوشی کے فقدان کے شاکی ہوتے ہیں۔ جو شوہر عورت کا اس رات خیال رکھتا ہے اور بہت پیار، محبت، اطمینان اور سمجھداری سے یہ کام انجام دیتا ہے عورت پوری زندگی اس کی احسان مند ہوتی ہے۔

معاذ حسن لکھتے ہیں: مرد کو پہلی رات انتہائی محبت اور نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اسے اپنی جنسی تسکین کے لئے جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔ پہلی مرتبہ ایک مرد کے سامنے ننگا ہونا عورت کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے۔ عورت یہ سوچ کر کہ وہ مرد کے سامنے اچانک بالکل عریاں ہوجائے گی، خوفزدہ ہونے لگتی ہے اور اس پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ یہ حجاب ختم ہو جاتا ہے۔ بعض عورتوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ ان کی چھاتیوں کا ابھار بہت کم ہے۔ انہیں یہ خدشہ بھی ہوتا ہے کہ کہیں شوہر ان کے عریاں بدن کو دیکھ کر مایوس نہ ہو۔ اس قسم کے وہم اور خدشات ان کے خوف میں اور اضافہ کرتے ہیں۔ ایسی عورتوں کو یہ یقین دلانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ بے حد دلکش ہیں۔

بعض مرد شادی کی پہلی رات تشدد پر اتر آتے ہیں۔ اور فحش فلموں میں دیکھا ہوا آج ہی آزمانا چاہتے ہیں، وہ بیوی کو حکم دیتے ہیں کہ فوراً کپڑے اتار دو۔ اگر وہ مزاحمت کرے تو زبردستی اس کے کپڑے اتارنے لگتے ہیں۔ اس قسم کی وحشیانہ حرکتوں سے عورت کے جذبات مجروح ہوتے

ہیں اور اس کے دل میں مرد کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ عورت کو توعریاں ہونے پر مجبور نہیں کرتے بلکہ تھوڑی ہی دیر بعد اپنے کپڑے اتارنے لگتے ہیں۔ ایک مرد کو اپنے سامنے عریاں دیکھ کر نئی نئی دلہن کو سخت پریشانی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تنا ہوا مردانہ عضو ایک کنواری لڑکی کو بہت لمبا محسوس ہوتا ہے اور وہ جنسی فعل کے تصور سے گھبرانے لگتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت کو اپنے جنسی اعضا کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ عضو کے مقابلے میں اس کی اندام نہانی (Vagina) بہت چھوٹی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے یہ بھی سن رکھا ہوتا ہے کہ پہلی مرتبہ جنسی ملاپ کے دوران خون نکلتا ہے اور بے حد درد ہوتا ہے۔

شادی کی پہلی رات دلہن کے ساتھ بہت نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیے، اسے پیار بھری باتوں سے مسحور کرنا چاہیے اور محبت سے لبریز بوسوں کے ساتھ ساتھ حساس حصوں کو بہت نرمی سے سہلانا چاہیے ہیں۔ یہاں حساس حصوں سے مراد جنسی اعضاء نہیں بلکہ وہ تمام حساس حصے ہیں جو جنسی اعضا کے علاوہ ہیں۔ مرد کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا کام عورت کو ایک بالکل نئے تجربے کے لئے تیار کرتا ہے۔ اس لئے اسے ایک ایک کر کے قدم اٹھانا چاہیے۔ اکثر لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی بیوی کو کسی مرد نے چھوا ہی نہ ہو، اس کے باوجود وہ یہ توقع رکھتے ہیں کہ عورت جنسی معاملات میں تجربہ کار ہو۔ یہ دو متضاد باتیں ہیں، اگر عورت کنواری ہوگی تو وہ جنسی معاملات میں یقیناً ناتجربہ کار ہوگی۔ (جنسی تعلقات)

عورت کی طرف سے مزاحمت:

اگر عورت مرد کی طرف سے پیش قدمی پر شدید ردعمل کا اظہار کرے اور مزاحمت جاری رکھے، تب بھی صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ اگر یہ مزاحمت کم نہ ہو اور عورت کسی طرح آمادہ نہ ہو تو جنسی ملاپ کے خیال کو اگلی رات تک ملتوی کر دینا چاہیے۔ اگر اگلی رات بھی عورت مزاحمت جاری رکھے تو جنسی ملاپ کو اس سے اگلی رات ایک ہفتے یا کئی ہفتوں تک ملتوی کیا جاسکتا ہے۔ یہ کوئی لازمی نہیں کہ شادی کی پہلی رات مباشرت ضرور کی جائے۔ جنسی اعتبار سے پیش قدمی صرف اس وقت کرنی چاہیے۔ جب عورت مرد سے بے تکلف ہو جائے اور وہ جنسی حرکات سے لطف اندواز ہونے لگے۔ اس دوران مرد کو بیکار ہو کر نہیں بیٹھ رہنا چاہیے، بلکہ

عورت کے جذبات میں اشتعال پیدا کرنے کی کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ اس مقصد کے لئے شائستگی کی حدود میں رہتے ہوئے عورت کے حساس حصوں کو چھونا اور سہلانا چاہیے۔ لیکن اندام نہانی یا بظر (Citoris) وغیرہ کو نہیں چھونا چاہیے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے عورت جنسی اعتبار سے بیدار ہونے کی بجائے اور مزاحمت کرے گی۔ (جنسی تعلقات)

عورت کی جنسی تسکین:

عورت کی جنسی تسکین جس کو انزال اور انگلش میں (orgasm) یا (Climax) کہتے ہیں شروع ہی سے ایک سر بستہ راز ہے۔ شادی کی شروع راتوں میں تو عورت کو درد ہوتا ہے پھر جب انزال ہونا شروع ہوتا ہے تو خود عورت اپنے جذبات و احساسات اپنے شوہر کے سامنے ظاہر کرنے سے کتراتی ہے۔ حالانکہ اس کو ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اظہار کرنا چاہیے تا کہ شوہر کو معلوم ہو کہ کس طرح کے عمل سے عورت کو جنسی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ عورت کا انزال مرد کے ساتھ ہی ہونا چاہیے اس سے استقرار حمل کے امکانات فزوں تر ہو جاتے ہیں، بعض عورتیں ملاعبت ہی کے دوران جنسی عروج کو پہنچ کر ہی اطمینان حاصل کر لیتی ہیں۔

آگے کی بات حکیم عامل محمد اشرف کی زبانی سنیے: جس طرح انزال نہ ہونے کی تکلیف مرد کو ہوتی ہے اسی طرح عورت کو بھی ہوتی ہے، عام طور پر اکثر مردوں کو جلد انزال ہوتا ہے، مرد کے مزاج میں گرمی ہوتی ہے۔ عورتوں کا انزال جلدی نہیں ہوتا ان کے مزاج میں سردی ہوتی ہے عورت کو انزال کرانے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ شوہر مباشرت سے پہلے بوس و کنار، شیریں کلام اور طبیعت میں جوش پیدا کرنے والے کام کرے۔ چھیڑ چھاڑ میں زیادتی کریں پھر بعد کو فعل مباشرت میں مشغول ہو۔

عورت کے انزال جاننے کا طریقہ یہ ہے یا تو عورت خود ظاہر کرے کہ مجھے انزال ہو گیا ہے۔ شرم و حیا والی خاتون اس بات کو بزبان حال نہیں بتائیں گی بلکہ کہ حال سے پتہ چل سکتا ہے اس لئے عورت کے انزال ہونے کی شناخت و علامت یہ ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کو مسلسل پہلے ہی کی طرح پوری جوش و خروش کے ساتھ لپٹی اور چپٹی رہے اور اس کی پکڑ ڈھیلی نہ ہو تو سمجھو ابھی عورت کو انزال نہیں ہوا اور اگر عورت مرد کو بوقت مباشرت لپٹنے پکڑنے میں سست

و ڈھیلی ہو جائے تو سمجھ لو کہ عورت کو انزال ہو گیا ہے۔

معاذ حسن لکھتے ہیں: مرد اور عورت کی جنسی تسکین کے مابین بنیادی فرق یہ ہے کہ ایک مباشرت کے دوران ایک مرد صرف ایک بار مادہ منویہ کے اخراج کے ساتھ ہی جنسی تسکین حاصل کر لیتا ہے، جب کہ ایک عورت ایک مباشرت کے دوران کسی قسم کا مادہ خارج کیے بغیر کئی بار جنسی تسکین حاصل کر سکتی۔ جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ مرد اور عورت کی جسمانی بناوٹ کے فرق کی بناء پر دونوں کا ایک ساتھ "مَنزل" ہونا ضروری نہیں۔ قدرت نے مرد اور عورت کے درمیان جنسی ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے یہ انتظام رکھا ہے کہ مرد اپنی عضو کے دخول سے پہلے عورت کے ساتھ جو بوس و کنار دل لگی یا چھیڑ چھاڑ (Foreplay) کرتا ہے یعنی عورت کے لبوں کو چومنا اور چوسنا رخساروں کے بوسے لینا کان کی لوؤں کو دانتوں سے دبانا، چھاتیوں کو ہاتھوں سے سہلانا چومنا، عورت کو اپنے جسم کے ساتھ بھینچنا، عورت کی اندام نہانی کے اوپر بظر (Clitoris) پر اپنے ہاتھوں کے سحر سے تحریک پیدا کرنا بظر پر عضو تناسل کی رگڑ سے عورت میں لذت کی لہریں پیدا کرنا وغیرہ اس سے ہی بعض اوقات عورت جنسی تسکین کی لہروں میں ڈوب جاتی ہے اور پھر دخول کے بعد جب مرد اپنی حرکات شروع کرتا ہے تو مرد سے تھوڑی دیر پہلے یا تقریبا اس کے ساتھ ہی "منزل" ہو جاتی ہے۔ اس لیے کمزور سے کمزور مرد بھی صحیح طریقے سے چھیڑ چھاڑ کے بعد عورت کو جلدی جنسی تسکین کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر آفتاب لکھتے ہیں: بعض ماہرینِ جنسیات نے عورت کے منزل ہونے پر بہت زور دیا ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ مباشرت کے دوران بہت فکر مند ہوتے ہیں اور یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان کی بیوی کو انزال ہوا کہ نہیں۔ اس بارے میں یہ سمجھ لیں کہ جس طرح بعض مرد سرعت انزال کے مریض ہوتے ہیں کہ مباشرت کے شروع میں ہی منزل ہو جاتے ہیں اسی طرح بعض عورتیں بھی دخول عضو سے پہلے ہی منزل ہو جاتی ہیں اور بعض عورتیں مباشرت کے درمیان اور کچھ عورتیں مباشرت کے بعد منزل ہوتی ہیں، ایک دو فیصد عورتیں ایسی بھی ملتی ہیں جن کو انزال نہیں ہوتا ہے، مگر وہ منزل نہ ہونے سے کوئی پریشانی محسوس نہیں کرتی ہیں، اس لیے اس بارے میں زیادہ فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر عورت انزال کے بغیر ہی خوش اور مطمئن ہے تو سمجھ لیجیے کہ اُس کو مباشرت سے جنسی سکون حاصل ہو گیا ہے اور اس سے اُس کی

صحت و مزاج پر کوئی برا اور ناگوار اثر نہیں پڑے گا۔ استقرار حمل کا خوف رکھنے والی عورتوں کو بھی اکثر انزال نہیں ہوتا ہے۔

بعض لوگ ایک اور الجھن میں مبتلا نظر آتے ہیں وہ یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ میاں بیوی دونوں کو ایک ساتھ انزال ہو کیونکہ بعض کتابوں میں استقرار حمل کے لیے ایک ساتھ منزل ہونا ضروری قرار دیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ (آدابِ مباشرت)

مردانہ عضو کے بارے میں غلط فہمیاں:

اکثر لوگ مردانہ عضو کے بارے میں بہت فکرمند ہوتے ہیں اور عضو کے سائز کے بارے میں انہیں طرح طرح کی غلط فہمیاں ہوتی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جنسی قوت اور مردانگی کا انحصار عضو کی لمبائی اور موٹائی پر ہے۔ اگر عضو قدرے چھوٹا ہے تو وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ عام طور پر وہ سنی سنائی باتیں ہیں جو اکثر لوگوں نے مشہور کر رکھی ہیں۔ یا فحش فلمیں دیکھنے کا نتیجہ ہے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مردانگی کا عضو کی لمبائی اور موٹائی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی عورت کی تسکین کے لئے بہت موٹے عضو کی ضرورت ہوتی ہے۔

اصل چیز عضو کی سختی اور جنسی ملاپ کی ٹیکنیک یعنی فن ہے۔ اگر عضو میں مناسب سختی پیدا ہوتی ہے اور مرد جنسی ملاپ کے فن سے بھی واقف ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ عورت کو مطمئن نہ کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض عورتیں چھوٹے عضو کو ترجیح دیتی ہیں۔ (جنسی تعلقات)

ڈاکٹر آفتاب لکھتے ہیں: ایک عام خیال یہ ہے کہ جنسی قوت اور مردانگی کا انحصار اور دار و مدار عضو مخصوص کی لمبائی موٹائی اور سختی پر منحصر ہے۔ اگر کسی کا عضو قدرے چھوٹا اور پتلا ہو تو بعض ایسے لوگ شدید احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قوت مردانگی کا عضو کی لمبائی یا موٹائی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ کبھی کوئی عورت مرد سے اس کا عضو چھوٹا ہونے کی شکایت کرتی ہے۔

میرے بچپن کے ایک دوست نے جو اعلیٰ درجہ کی طوائفوں سے بڑا ربط ضبط رکھتے تھے اور طوائفیں بھی اُن کے حسین و سجیلے جسم و شوخی طبع سے اُن پر جان دیتی تھیں۔ وہ کہا کرتے تھے کہ طوائفیں زیادہ لمبے عضو والے مرد کو پسند نہیں کرتی ہیں اور چھوٹے عضو کی تعریف میں

ایک طوائف کا ایک شعر بھی سنایا تھا؛

میں چھوٹے ...... کے جاؤں قربان کہ میرے دل کا قرار ہے وہ

اسی طرح کے ایک اور صاحب نے ایک دوسری طوائف کا واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ اس طوائف کے پاس ایک ایسا مرد آیا جس کے گدھے جیسے لمبے عضو کو دیکھ کر وہ گھبرا گئی اور سوچنے لگی کہ کسی طرح اس سے چھٹکارا حاصل کروں، اس طوائف نے بتایا کہ میں نے اس مرد سے کچھ ادھر اُدھر کی باتیں شروع کر دیں۔ اتنے ہی میں وہ خلاص ہو گیا اور خود منہ چھپا کر بھاگ گیا۔

گرم ملکوں میں رہنے والے؛ حبشیوں، عربوں اور ریگستانی علاقہ والوں کے عضو قدرے لمبے اور موٹے ہوتے ہیں۔ سرد ممالک خصوصاً یورپین اقوام، اہل کشمیر اور امریکیوں کے عضو نسبتًا چھوٹے ہوتے ہیں۔ جہاں تک عضو کے ٹیڑھے اور پتلے ہونے کا سوال ہے تو کچھ لوگوں کے عضو پیدائشی طرز پر ٹیڑھے، کچھ کے پتلے اور کچھ کے نوکدار، غرض مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں۔ کسی کا عضو خطِ مستقیم کی طرح سیدھا نہیں ہوتا ہے۔ بعض کتابوں میں ان کی تصویریں بھی دی گئی ہیں اور وہ سب قدرتی ہوتے ہیں اُن میں کوئی نقص نہیں ہوتا ہے۔

جہاں تک عضو میں سختی کا تعلق ہے تو دیکھئے قدرت نے عضو مخصوص کو عورت کی اندام نہانی میں دخول کرنے کے لیے بنایا ہے اور اندام نہانی کا اندرونی حصہ نہایت نرم و نازک ہوتا ہے۔ کسی سخت چیز کی رگڑ اس میں زخم پیدا کر سکتی ہے، اس لیے قدرت نے عضو کو لکڑی یا ہڈی کی طرح سخت نہیں بنایا ہے، بلکہ نرم ربڑ جیسی ملتی جلتی سختی رکھی ہے، البتہ جب بدن میں پوری قوت ہو خون پوری و صحیح مقدار میں ہو، دماغ تفکرات سے بوجھل نہ ہو، طبیعت میں جوش و انبساط ہو تو صحبت کے وقت عضو میں خود بخود کافی سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر خون کی کمی وغیرہ سے عضو میں ڈھیلا پن ہو تو وہ دواؤں سے دور ہو سکتا ہے اسی طرح اگر سختی جلد ختم ہو جاتی ہو تو وہ بھی قابل علاج ہے۔ اسی طرح عضو کا سکڑ کر چھوٹا ہو جانا بھی درست ہو جاتا ہے۔ (آدابِ مباشرت)

ایسی کوئی دوا یا طلاء نہیں ہے کہ عضو بڑا یا موٹا ہو جائے ہاں دورانِ خون کے لیے ہمالیہ کا ہمکولین جیل یا زیتون کے تیل سے مالش مفید ہے اور مالش کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک یا دو انگلی سے عضو تناسل کے اوپری حصہ پر ملیں گے، اور انگلی کو عضو تناسل کی جڑ سے سِرے تک مالش کرتے ہوئے لائیں گے، عضو کو مٹھی میں لے کر مالش نہیں کی جائے گی وہ نقصان دہ ہے

اس سے عضو تناسل کی جڑ پتلی ہوجائے گی۔اسی طرح عضو کے نیچے مالش نہیں کریں گے کیوں کہ وہاں پیشاب کی نالی ہوتی ہے۔

بے حقیقت خوف ایک بیماری ہے:

بعض مرد ایک بے حقیقت خوف میں مبتلا ہو کر احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں، اور یہ احساس کمتری ان کو اپنے جنسی ساتھی کی قربت پر ابھارتی نہیں ہے اور نہ اس کو جنسی تسکین کی راہ ہموار کرتی ہے، یہ احساس اس کو مختلف وجوہات کی بنا پر آسکتا ہے، جیسے ضرورت سے زیادہ شرم وحیا، فحش فلمیں دیکھنے کی وجہ سے یا جلق (مشت زنی کا عادی رہنے کی وجہ سے) عورت کی قربت سے خوف و ڈر اور اپنے سے بے اطمینانی، تناؤ اور ڈپریشن کی زیادتی، کثرت احتلام کی وجہ سے یا اپنے عضو تناسل کے غیر فربہ اور ٹیڑھے ہونے کی وجہ سے غرض بہت سے وجہوں سے وہ اپنے اندر غیر معمولی کمی محسوس کرتا ہے اور اپنے کو عورت کے لیے نالائق و ناکارہ گمان کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی دماغ میں قوت ارادی (Self Confidence) اور خود اعتمادی (Will Power) کی طاقت رکھی ہے جس کے ذریعہ ایک کمزور انسان بھی اپنے سے زیادہ قوی مردِ مقابل پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔

اس قوت ارادی کو سمجھنے کے لیے آپ اس کو ہمت و استقلال اور بلند حوصلہ کا نام بھی دے سکتے ہیں ہمت و حوصلہ بذات خود ایک عظیم قوت اور ناقابل تسخیر طاقت کا نام ہے چنانچہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

کام ہمت سے جواں مرد اگر لیتا ہے	مار کو مار کر گنجینۂ زر لیتا ہے

اسی قوت ارادی اور خود اعتمادی سے کام لینا چاہیے۔جتنا خوف و شرم کو سوار کیا جائے مرد کا ناکارا پن بڑھتا جائے گا، طبیب بھی ایسے مریضوں کو بے خوفی کی دوا دیتے ہیں۔

جو ہچکچا کہ رہ گیا سو رہ گیا ادھر	جس نے لگائی ایڑھ وہ خندق کے پار تھا

ذہنی الجھنوں، مستقبل کی فکر، ناکامیاب ہونے کا ڈر، بے وجہ شرم سب کو ایک طرف کرکے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرکے آگے بڑھنا چاہیے۔

بعض مرد خوف وشرم یا غم وہم کی وجہ سے جلد پانی بہادیتے ہیں، جس سے وہ مزید احساس

کمتری میں مبتلا ہوجاتے ہیں، اگر وہ اپنے احساس کو یک طرف کریں تو دیکھیں گے کہ بہت جلد ان کے ذکر میں تناؤ پیدا ہونا شروع ہوگیا ہے اور اب انزال خوب دیر سے ہوگا۔

(ملخص آداب مباشرت)

مباشرت سے فارغ ہونے کے بعد کا عمل:

جماع سے فراغت کے بعد مرد عورت دونوں کو پیشاب کر لینا چاہیے حکماء کا خیال ہے کہ بعض مرتبہ منی کا کوئی قطرہ پیشاب کی نالی میں اٹکا رہ جاتا ہے تو سوزش و زخم پیدا کر دیتا ہے۔

اطباء نے لکھا ہے کہ محبت اور قربت کے بعد اپنے عضو کو دھو لینا چاہیے۔ اس سے بدن تندرست رہتا ہے لیکن مجامعت کے فوراً بعد ٹھنڈے پانی سے نہ دھوئے کیونکہ اس طرح بخار آجانے کا اندیشہ ہے، اتنی دیر رک جائے کہ بدن کی حرارت اعتدال پر آجائے۔

اس کے بعد عمدہ مقوی غذا کھائے تا کہ جو طاقت ختم ہوئی ہے وہ عود کر آئے، اور اپنی رفیق حیات نویلی دلہن کے ساتھ لباس شب خوابی پہن کر ایک چادر میں لیٹ جائے۔

اگر دوبارہ ہم بستری کرنے کا ارادہ ہو تو وضو کر لینا چاہیے اور اگر غسل کر لیں تو یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے دوبارہ جماع کرنے میں لطف اور لذت دوآتشہ ہو جاتی ہے؛ بدن کی بدبو اور تکان ختم ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں بھی اس کی تعلیم دی گئی ہے۔

آسن غیر آسِن (بے بدبودار):

ایک انوکھا طریقہ عورت بحیثت فاعل:

جب عورت دوران اجتماع یہ دیکھتی ہے کہ اس کا شوہر اپنے سرین کی مسلسل حرکتوں سے تھک گیا ہے اور اس کے جذبات ابھی مطمئن نہیں ہوئے تو وہ مرد کی اجازت سے اس کی جگہ حاصل کر کے اس کی مدد کرتی ہے یا عورت اپنے عاشق کو جدت دکھانے کے لئے یہ طریقہ اختیار کرتی ہے۔ کہ دوران جماع عورت اپنے عاشق کو اپنے نیچے دھکیل کر اس کے اوپر اس طرح سوار ہو جاتی ہے کہ ذکر فرج میں ہی رہتا ہے۔ بغیر کسی رکاوٹ کے اس فعل کو جاری رکھا جا سکتا ہے۔ یا ذکر کو باہر نکال لیا جاتا ہے اور پھر سے نیا آسن اختیار کر کے جماع کیا جاتا ہے۔ اس سے جماع میں وقفہ پیدا ہوتا ہے۔ الٹے آسن میں عورت مرد کے سینہ کو چھاتیوں سے دباتی ہے۔ اس کے بال منتشر ہو کر لٹکنے لگتے ہیں اور اس کی مسکراہٹ ہانپنے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس

طرح سے عورت اپنے معشوقانہ فعل کو دہراتی ہے، جیسا کہ مرد نے اس سے قبل اس کے ساتھ کیا تھا۔ وہ کہتی ہے کہ جس طرح سے آپ نے مجھ کو نیچے لٹا کر تھکا دیا تھا اسی طرح سے میں بھی آپ کو نیچے لٹا کر تھکا دوں گی۔ یہ کہتے ہوئے اس پر ہنستی ہے اور دھمکا کر انتقام لینے کی حرکات تیز کر دیتی ہے۔ بظاہر عورت شرم و حجاب سے کام لیتی ہے اور خود کو تھکا ہوا ظاہر کرتی ہے لیکن وہ حقیقتاً جماع جاری رکھنا چاہتی ہے اور فعل کو مرد کی طرح جاری رکھتی ہے۔ (جنسی تعلقات)

علماء اور اطباء نے اس طریقہ کو ناپسند اور طبی لحاظ سے مضر بتایا ہے نیز اس طریقے سے جماع کرنے میں استقرارِ حمل بھی نہیں ہوتا۔ البتہ شرعی لحاظ سے یہ جائز ہے، جس میں مرد کم اور عورت زیادہ تھکتی ہے۔ بہت سی عورتیں اس طریقے میں زیادہ لذت محسوس کرتی ہیں اور جماع کے بعد اپنے بدن کو ٹوٹا ہوا اور تھکن سے چور محسوس کرتی ہیں۔

کثرتِ جماع

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک وقت میں اپنی گیارہ بیویوں پر چکر لگاتے تھے۔(بخاری) چکر لگانے سے مراد جماع کرنا، بعض اوقات ایک ہی مرتبہ آخر میں غسل فرماتے۔(معمر کہتے ہیں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دو بیویوں کے درمیان جماع کرنے سے پہلے وضو تو کرتے تھے۔)

کبھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر ایک بیوی محترمہ کے پاس سے فارغ ہو کر غسل فرمایا کرتے اور اس عمل کو آپ نے زیادہ ستھرا زیادہ پاک صاف بیان فرمایا۔ (سننِ کبریٰ)

قتادہ نے حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے پوچھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اتنی طاقت رکھتے تھے؟ تو حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جواب دیا: ہم آپس میں باتیں کرتے تھے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تیس مَردوں کی قوت عطا کی گئی ہے۔

نوٹ: گیارہ بیویوں سے مراد نو زوجات محترمات اور دو باندیاں ماریہ و ریحانہ، آخر الذکر کے بارے میں کچھ اختلاف ہے۔

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسا اپنی زندگی میں گاہے بہ گاہے سفر پر جانے کے وقت یا آنے کے وقت کیا ہے، البتہ اس سے کثرت جماع کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

حکیم ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نوادر الاصول میں فرماتے ہیں: انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام نکاح زیادہ کیا کرتے تھے

اپنی نبوت کے فضل کی وجہ سے۔ یہ اس وجہ سے کہ نور سے جب سینہ لبالب بھر جاتا ہے تو وہ رگوں میں بہتا ہے جس سے نفس اور رگیں لذت حاصل کرتیں ہیں جس کے نتیجے میں شہوت قوی اور توانا ہوتی ہے۔

ابنِ مُسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام جماع میں بھی لوگوں سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔

یہ بھی حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ، مضبوطی اور نکاح میں چالیس مردوں کی قوت دی گئی تھی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کامل کو دس لوگوں کی قوت دی جاتی ہے اور کافر کی قوت صرف شہوتِ طبعیہ ہوتی ہے۔ (حاشیہ سندھی علی سنن النسائی، کتاب عشرۃ النساء)

ایک ہی رات میں اگر کوئی مرد دوسری مرتبہ جماع کرنا چاہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر یہ قرار دیا ہے کہ دو جماع کے درمیان ذکر دھو کر وضو کرلے اس لیے کہ یہ عمل نشاط آور ہے۔(سننِ کبریٰ)

اس حدیث کی اشارۃ النص سے بھی کثرت کا جواز مفہوم ہوتا ہے۔

صحابہ میں سلمہ بن صخر البیاضی رضی اللہ عنہ ایک نادار صحابی تھے وہ فرماتے ہیں۔ میں اتنا جماع کرتا ہوں کہ دوسرے اتنا نہیں کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ رمضان کا مہینہ آیا۔ مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں جماع میں مشغول ہوؤں اور جماع کرتے کرتے صبح ہی نہ کردوں (جس سے میرا روزہ خراب ہو جائے)۔ اس لیے میں نے اپنی بیوی سے ایک مہینے کا ظہار کرلیا، لیکن ایک مرتبہ میری خاتون میری خدمت کررہی تھی۔ اس کا پازیب (یا پازیب کی جگہ) ظاہر ہوگئی۔ پس میں بے بس ہوگیا اور اپنے آپ کو روک نہ سکا چنانچہ بیوی پر آدھمکا۔ (مشکاۃ)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”میں اپنے نفس کو جماع پر مجبور کرتا ہوں تاکہ اللہ اس کے ذریعہ سے ایسی جان کو وجود دے جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے“۔

(السنن الکبری للبیہقی: ۱۳۴۶۰)

قرآن و حدیث میں کثرتِ جماع پر نکیر نہیں آئی ہے بلکہ ماہر نفسیات اس کو بہت سی چیزوں کے لیے مفید مانتے ہیں۔

جیسے محبت بین الزوجین، تناؤ اور ڈپریشن کے خطرات کم ہوتے ہیں۔ دل کے لیے بھی مفید اور انسان جوان اور خوش مزاج نظر آتا ہے۔ نیند اچھی آتی ہے وغیرہ یہ اس وقت ہے جب کہ منی کا

خروج بیویوں سے ہو اگر غیر فطری طریقہ پر منی کا خروج ہو جیسے مشت زنی، اغلام بازی یا مرض احتلام سے تو یہ نقصان دہ ہے۔ اسی طرح جو آدمی کمزور ہے اس کے لیے بھی زیادہ پانی بہانا مضر ہے۔ اطباء کے کلام کو بھی اسی پر محمول کیا جانا چاہیے۔یقیناً ہر چیز جب اپنی حد سے بڑھ جائے تو مضر ہوتی ہے۔(كُلُّ شَيْءٍ زَادَ عَنْ حَدِّهِ انْقَلَبَ إِلٰى ضِدِّهِ)

لیکن کثرت امرِاضافی ہے ایک توانا جوان عمر کے لیے کثرت کی حد علاحدہ ہوگی ادھیڑ عمر یا ناتواں کے لیے علاحدہ۔

لہٰذا جس شخص کے پاس قوت و توانائی ہے وقت اور عمدہ غذا ہے تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ جب رغبت اور اشتہاء محسوس کرے جماع کرلے بلکہ اس کے لیے باعتبارِ صحت کے یہی مناسب ہے تا کہ بدن میں وہ مادہ جمع باقی نہ رہے جس کا بقا کبھی نقصان بھی دے سکتا ہے۔

کثرت جماع کے بارے میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے گرامی کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت میں یہ ممنوع و معیوب نہیں ہے لیکن حفظان صحت کے خاطر اعتدال ہونا چاہیے، حضرت کی تحریر نقل کی جاتی ہے۔

تقلیل جماع مجاہدہ میں داخل نہیں:

صوفیہ نے جماع (بیوی سے صحبت کرنے) کو مجاہدہ میں داخل نہیں کیا باوجود یہ کہ وہ تمام لذات میں الذ (سب سے زیادہ مزہ کی چیز ہے) مگر صوفیہ نے اس کی تقلیل کو مجاہدہ میں شمار نہیں کیا اور نہ کثرت جماع سے منع کیا ہے گو دوسری وجہ سے منع کیا مگر مجاہدہ کی حیثیت سے منع نہیں کیا۔

کثرت جماعت میں شرعاً مضائقہ نہیں اور نہ ہی یہ زہد و تقویٰ کے خلاف اور باطن کو مضر ہے:دنیا میں الذ الاشیاء (یعنی سب سے زائد لذیذ شے) جماع ہے لیکن شریعت نے نکاح کے ضمن میں اس کی ترغیب دی ہے حدیث شریف میں ہے يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوج جو استطاعت رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ نکاح کرلے کیونکہ یہ نگاہوں کو پست اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا۔ اس حدیث میں ترغیب نکاح سے مقصود محض شہوت کو توڑنا نہیں ہے بلکہ لذت بھی مراد ہے، ورنہ شہوت کو توڑنے کی اور بھی صورتیں ہوسکتی ہیں جیسے رہبانیت (یعنی عورتوں سے بالکل الگ تھلگ رہنا ہے) اختصاء (یعنی خصی بننا ہے) اور کافور

کھالینا۔ بعض صحابہ نے اپنے اجتہاد سے یا راہبوں کو دیکھ کر خصی منے کی اجازت چاہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے نہایت سختی سے منع فرمایا۔

پھر شریعت میں عزل (یعنی بیوی سے صحبت کرنے میں عین انزال کے وقت الگ ہو جانا تا کہ انزال باہر ہو) اس سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس میں پوری سیری اور مکمل لذت نہیں ہوتی اگر نکاح سے محض شہوت ہی مقصود ہوتی تو عزل سے انکار نہ کیا جاتا۔

اور بعض نصوص میں ترغیب نکاح سے مقصود اولاد پیدا کرنا ہے لیکن وہ خود موقوف ہے لذت پر تو مشروط کی ترغیب شرط کی ترغیب ہے پھر نکاح کی ترغیب میں کثرت جماع سے شریعت نے منع نہیں کیا۔ چنانچہ کھانے کی قلت و کثرت کے لئے تو کچھ حدود حدیث میں بھی وارد ہیں کہ تہائی پیٹ کھانے میں بھرے اور تہائی پانی میں اور تہائی سانس کے لئے رکھے مگر کثرت جماع کے لئے شریعت میں کوئی حدود وارد نہیں۔ شریعت نے بحث ہی نہیں کی کہ یہ طبی مسئلہ ہے اس سے اطباء بحث کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کثرت جماع سے باطن کو ضرر نہیں ہوتا ورنہ شریعت اس سے بحث کرتی۔

حضور ﷺ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت:

پھر اہل شریعت کا طرز عمل دیکھا تو ان میں سب سے بڑے حضور ﷺ ہیں۔ حضور ﷺ کی حالت یہ تھی کہ تقلیل طعام (کھانے کی کمی) تو آپ نے کی ہے لیکن تقلیل جماع کا اہتمام آپ کے یہاں نہ تھا۔ آپ کے پاس نو بیویاں تھیں اور دو باندیاں ملا کر گیارہ کا عدد پورا ہو گیا تھا۔ تو بعض دفعہ آپ نے ایک رات میں سب سے فراغت کی حضور ﷺ میں یہ قوت اور لوگوں سے بہت زیادہ قوت تھی۔ صحابہ ہی یہ فرماتے ہیں کہ ہم باہم کہا کرتے تھے کہ حضور ﷺ میں تیس مردوں کی قوت ہے اور بعض روایات میں چالیس بھی آیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دی بلکہ حضور ﷺ نے جو نو پر اکتفا کیا یہ بھی آپ کا صبر تھا ورنہ آپ کو اپنی قوت کے موافق تیس چالیس نکاح کرنے چاہیے تھے۔ غرض حضور نے کثرت جماع سے احتراز نہیں فرمایا اگر یہ باطن کو مضر ہوتا آپ ضرور اس سے احتراز کرتے۔

پھر حضور ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کو دیکھا جائے تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رمضان میں افطار کر کے عشا کے وقت تک گیارہ عورتوں سے فارغ ہوا کرتے تھے ان میں

باندیاں بھی تھیں ۔صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں عشا کی نماز دیر سے ہوتی تھی اس لئے ان کو کافی وقت ملتا تھا غرض صحابہ رضی اللہ عنہم کا کثرت جماع میں یہ عمل تھا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہ بزرگ ہیں جو اتباع سنت و زہد و عبادت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اندر ممتاز تھے۔ ان کے طرز سے بھی معلوم ہوا کہ کثرت جماع زہد و عبادت کے خلاف نہیں اور نہ باطن کو مضر ہے پس کثرت جماع سے ضرر کا اعتقاد رکھنا دین میں بدعت ایجاد کرنا ہے۔

اس کے بعد حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کثرت جماع میں اپنی صحت کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قوت والا مؤمن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کم قوت والے مؤمن سے بہتر اور زیادہ پیارا ہے۔ (ترمذی)

جب قوت اللہ کے نزدیک ایسی پیاری چیز ہے تو اس کو باقی رکھنا اور بڑھانا اور جو چیزیں قوت کم کرنے والی ہیں ان سے احتیاط رکھنا یہ سب مطلوب ہو گا، اور احادیث میں مضر اشیاء چیزوں سے پرہیز بھی وارد ہوا ہے۔ اس لیے اس حد تک جماع میں کثرت نہیں کی جائے گی جس سے طبیعت کی قوت پر اثر انداز ہو۔ کثرت جماع کے لئے ہر شخص کو اپنی قوت کا اندازہ کر لینا ضروری ہے اسراف (زیادتی) تو ہر شئی میں مذموم ہے۔

کتنے دنوں میں بیوی سے قریب ہونا چاہیے:

بغیر سخت تقاضے کے بیوی کے پاس نہیں جانا چاہیے۔متوسط قوت (درمیانی درجہ کی طاقت رکھنے والا) مرد ایک ہفتہ میں ایک بار صحبت کرنے سے صحت کو محفوظ رکھ سکتا ہے یعنی ایک ماہ میں ہے۔ چار بار قربت کر سکتا ہے۔ اور اس سے زیادہ میں مرد پر زیادہ تعب ہو گا اور اس میں تولید (پیدائش) کی قوت نہ رہے گی یا پھر عورت کا حق ادا نہ ہو گا۔

دواؤں کے ذریعے قوت باہ کو بڑھانے اور ابھارنے کا الگ نقصان ہے، ایسے لوگ اپنی صحت برباد کرتے ہیں۔ ایسی دواؤں کے استعمال کرنے سے قوت زیادہ نہیں ہوتی ہاں استسقاء (پیاس نہ بجھنے کی بیماری) ہو جاتا ہے۔ جیسے استسقاء والا کتنا ہی پانی پی لے، پیاس نہیں بجھتی، تو یہی حال ان لوگوں کا ہوتا ہے کہ کثرت مقاربت (صحبت کی زیادتی) سے ان کی بھی پیاس نہیں بجھتی اور یہ صحت کی دلیل نہیں بلکہ سخت مرض ہے جس کا انجام خطرناک ہے۔ (ملخص اسلامی شادی)

جماع میں عورت کا حق

کہتے ہیں کہ جماع میں عورتوں کا بھی حق ہے۔ اصل مجامع (جماع کرنے والا) اگرچہ مرد ہے اورعورت متعلق جماع ہے لیکن عورت بھی باب مفاعلۃ (مجامعۃ) کی وجہ سے من وجہٍ فاعل ہے۔اسی حق کی وجہ سے مرد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کرسکتا۔

عزل کہتے ہیں جماع کے وقت مَرد کا منی عورت کی شرم گاہ کے باہر نکالنا۔

عشاء بعد سونے کی تاکید حدیث شریف میں وارد ہوئی ہے تا کہ نمازِ فجر میں بیداری اور چستی رہے۔عشاء بعد بیدار رہنے کو ناپسند کیا ہے، مگر تین لوگوں کو صراحتاً اجازت دی گئی ہے: نمازی، مسافر اور عروس (دلہا دلہن)۔

آپ ﷺ کی بات خدا کی بات ہوتی ہے پھر آپ ﷺ کسی کو ''حق'' کہہ دیں تو اس کی اہمیت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر تماشا (دل لگی) جو انسان کرتا ہے وہ باطل ہے الّا یہ کہ وہ تیر اندازی کرے۔ اپنے گھوڑے کو سدھائے اور اپنی بیوی سے کھیلے اس لیے کہ یہ سب حق میں سے ہیں''۔ (سنن الترمذی بحوالہ مشکاۃ ۲/۱۱۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ نے جب کہ انھوں نے کم عمری کے باوجود ثیبّہ سے نکاح کیا تھا تو فرمایا تھا: ''کیوں باکرہ سے نکاح نہیں کیا وہ آپ کے ساتھ کھیلتی آپ اس کے ساتھ کھیلتے''۔ (بخاری)

علّامہ مظہری رحمۃ اللہ علیہ شرحِ مشکاۃ میں فرماتے ہیں: جو میاں بیوی میں کھیل، اٹھکلیاں، بوس و کنار، لمس و مس ہوتا ہے۔ یہ شارع کی مرضی ہے اور یہی سنت ہے۔ اس لیے کہ یہ دل لگی، دل بستگی، اُنسیت اور نشاط کا سبب ہے۔ اموشن کو آسمان پر لے جانے والا اور شہوت کو برانگیختہ کرنے والا ہے جو کہ ولادت کا سبب ہے۔ (۴/۱۳)

مرد جس طرح چاہتا ہے کہ اس پر مس وجس (چھونا) ہو اس کے حساس اعضاء پر مساس ہو عورت بھی اس طرح کی خواہش رکھتی ہے۔﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ [البقرۃ:۲۲۸] ترجمہ: اور جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں ایسے ہی مردوں پر عورتوں کے حقوق بھی ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: ''کیا مرد

عورت کی شرم گاہ کو اور عورت مرد کے عضو تناسل کو مس کرسکتی ہے؟ تا کہ تحریک ہو، کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: کوئی حرج نہیں، میں امید کرتا ہوں کہ ان کو عظیم اجر دیا جائے گا۔"

مرد کی شرم گاہ باہر ہوتی ہے اور عورت کی ذرا اندر کو۔ اس لیے بسا اوقات عورت مرد سے زیادہ ملاعبت کی طلب گار بلکہ محتاج ہوتی ہے تا کہ لذتِ جماع جو اس کا حق ہے اس کو مل سکے۔

ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عورت سے جماع سے پہلے کھیلنا مستحب ہے تا کہ اس کی شہوت بھڑک اٹھے اور جو لذتِ جماع مرد حاصل کر رہا ہے وہ اس کو بھی حاصل ہو۔ (المغنی)

ملاعبت کرکے عورت کو اچھی طرح سے تیار نہ کرنا اور عورت کی تحریک اور نُہُوضِ شہوت کو خاطر میں نہ لانا بسا اوقات عورت کو عمل جماع سے متنفر کر دیتا ہے۔ (خصوصاً جب شبِ زفاف ہو جو اس کی پہلی رات ہے اس وقت اس کے ساتھ ایسا کیا جائے۔)

مرد کے لیے یہ بھی پسندیدہ ہے کہ وہ اپنی فراغت کی طرح عورت کی فراغت کا بھی انتظار کرے تا کہ عورت بھی مُنزِل (انزال یافتہ) ہو جائے۔

حضرت نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے تو چاہیے کہ وہ اسے بھی مطمئن کر دے۔ پھر اگر مرد کی خواہش پوری ہوگئی تو جلدی نہ کرے تا آں کہ عورت کی خواہش بھی پوری ہو جائے۔ (مجمع الزوائد)

اس حدیث کی ضمن میں علامہ مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر حاجت پوری ہو جائے تو بھی اس سے نہ ہٹے بلکہ مص الشفتین (ہونٹوں کو چوسنے) اور تحریک الثدیین (پستانوں کو حرکت دینے) میں لگا رہے جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ بھی مطلوب تک پہنچ چکی ہے۔ اس لیے کہ یہ حسنِ مباشرت ہے۔ اس کو پاک دامن رکھنا ہے، خوش اخلاقی اور نرم مزاجی ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی مرد سریع الاراقہ ہو (یعنی جلد منی خارج ہو جاتی ہو) اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے تو وہ امساک کا علاج کرائے اور معجون لے اس لیے کہ یہ مندوب تک پہنچنے کا وسیلہ ہے وَلِلْوَسَائِلِ حُكْمُ الْمَقَاصِدِ یعنی ذرائع و اسباب کا وہی حکم ہوتا ہے جو اصل کا ہے۔ (فیض القدیر)

جماع کے آداب و مسائل قرآن و حدیث کی روشنی میں

(ا) نیت: کسی بھی چیز میں نیت کی بہت اہمیت ہوتی ہے ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ (مومن کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔) بلکہ اعمال کی اعتباریت کا مدار ہی نیت پر ہے۔ اس لیے جماع کی نیت بھی بڑی اور اچھی ہونی چاہیے۔

(الف) استمتاع کی نیت: جماع نام ہی استمتاع کا ہے، صرف استمتاع کی نیت بھی اچھی ہے کہ عورت ”خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا“ ہے اور ”اسْتَمْتَعْتُمْ“ میں اس کی طرف اشارہ بھی ہے۔
علماء فرماتے ہیں یہ نیت ہو: قضاءُ الوطر بنَيل اللذة و التمتع بالنعمة. یعنی حاجتِ طبعیہ کا پورا کرنا حصولِ لذت کے ساتھ اور شہوت وعورت جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ ان سے جائز اور مناسب طریقہ سے متمتع اور لطف اندوز ہونا۔

الدر المنضود میں ہے: منافعِ نکاح میں سے یہی ایک منفعت ایسی ہے جو جنت میں پائی جائے گی۔ اس لیے کہ جنت میں گو نکاح ہوگا لیکن توالد و تناسل وہاں نہیں ہوگا بلکہ جماع صرف حصولِ لذت و راحت کے لیے ہوگا۔ میں کہتا ہوں نکاح کے اس فائدہ کا حصول اوّل تو محسوس و مشاہد ہے۔ دوسرے احادیث میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ (الدر المنضود)

(ب) پاک دامنی کی نیت: اپنی اور اپنی بیویوں کی شرم گاہوں کی حفاظت، عفت و پاک دامنی کے حصول کی نیت کرنا۔ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ.(اس لیے کہ یہ نگاہوں کو نیچے کرنے اور شرم گاہ کو محفوظ کرنے والا ہے۔)

ایک حکیم فرماتے ہیں: یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ دین و دنیا دونوں کام اس سے درست ہوجاتے ہیں، اس میں بہت فائدے اور مصلحتیں ہیں، آدمی گناہوں سے بچتا ہے اور دل ٹھکانے لگتا ہے۔ نیت خراب اور ڈانواں ڈول نہیں ہونے پاتی اور بڑی بات یہ ہے کہ فائدے (لذت) کا فائدہ اور ثواب کا ثواب (ہم خورما و ہم ثواب)۔ (بہشتی زیور)

(ج) تحصیلِ نسل کی نیت: اولاد حاصل کرنے کی نیت کرے جو اس کے لیے ذخیرۂ آخرت اور مرنے کے بعد صدقۂ جاریہ ہو اور اس کے لیے دعائے خیر کرے۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارادہ کیا کہ وہ نکاح نہیں کریں گے تو ان کی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کو کہا: نکاح کرلو اس لیے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ولد

کی نعمت عطا فرمائی اور وہ ولد آپ کے بعد زندہ رہا تو آپ کے لیے دعا کرے گا۔ (سنن کبری:۱۳۴۶۱)

ان کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے آپ کو جماع پر مجبور کرتا ہوں اس امید سے کہ اللہ تعالیٰ اس جماع کے نتیجے میں ایک جان پیدا کریں گے جو اللہ کی پاکی بیان کرے گا۔ (سننِ کبری)

(د) **تکثیر الاسلام والمسلمین کی نیت:** تکثیرِ اُمّت پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر ومباہات متحقق ہو جائے اس کی نیت کرے۔ کثرتِ تعداد، کثرتِ افراد (مسلمین) کی اہمیت و فائدہ کا اندازہ ہر ایک کو ہے۔عرب جن جن علاقوں کو زیر کرتے رہے وہاں انھوں نے اپنے افراد کو بسایا۔ کثرت نساء سے اولاد بھی کثرت سے کیں اور دعوت الی اللہ کے ذریعہ سے بھی تکثیرِ ملت کیا۔ اس لیے جہاں جہاں عرب قابض ہوئے آج وہ مسلم اکثریتی ملک ہیں اور تعددِ ازدواج وہاں معیوب نہیں ہے لیکن جہاں عجمی مسلمانوں نے فتح کے جھنڈے گاڑے عموماً وہاں مسلمان اقلیت میں رہ گئے حالاں کہ کثرتِ اُمّت مطلوب ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی خواتین سے نکاح کیا کرو کہ میں تمھاری کثرت کی بنا پر دوسری اُمتوں پر فخر کروں گا۔ (الحدیث)

کسی کے ماننے والے، اتباع کرنے والے زیادہ ہوں تو یہ خوشی و فخر کی بات ہوتی ہے لیکن اس میں متبعین (مسلمین) کا بھی فائدہ ہے۔ اکثریت ہونے کی وجہ سے ان کا رعب و دبدبہ ہوگا۔ اقلیت میں ہونے کی وجہ سے وہ مقہور ومغلوب نہیں ہوں گے۔

بہر حال ایک عبادت میں جتنی نیت ہو بہتر ہے اور جماع کا عبادت ہونا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کسی کا اپنی (بیوی، باندی) سے جماع کرنے میں صدقہ کا ثواب ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے کیا اس میں بھی اجر ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا بتاؤ اگر وہ حرام کاری کرتا تو اس پر گناہ نہ ملتا؟“ (مسلم شریف)

طبرانی میں ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے دریافت فرمایا: آج کسی کی عیادت کی ہے؟ کہا نہیں۔ دریافت فرمایا کوئی صدقہ کیا ہے؟ کہا کہ نہیں۔ دریافت فرمایا کہ اپنی بیوی سے ہم بستری کی ہے؟ کہا کہ نہیں۔ فرمایا ہم بستری کرلو۔ اس لیے کہ آپ کی طرف سے ان

پر یہ صدقہ ہے۔
راوی کہتے ہیں یہ جمعہ کا دن تھا۔ اس لیے بعض حضرات نے جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو جماع کرنا مستحب قرار دیا ہے۔

(۲)شبِ زفاف میں پہلی ملاقات کے وقت یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَ عَلَيْهِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَ عَلَيْهِ.
ترجمہ: ”اے پر دگار! بے شک میں آپ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بھی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اس کی فطرت بنائی ہے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس کی بُرائی سے اور اس کی خلقت و طبیعت کی بُرائی سے۔“ (سنن ابن ماجہ: ۱۹۹۰)

(۳)جماع کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِيْ. اے میرے پرورد گار! شیطان سے مجھ کو بچایئے اور اس کو شیطان سے بچایئے جو آپ مجھے عطا فرمائیں (اولاد)۔
آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اگر اس صحبت سے حمل قرار پا جائے تو اللہ تعالیٰ اس بچے پر شیطان کو مسلط نہیں کرے گا یا شیطان اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۹۹۱)

(۴)جماع سے پہلے دل لگی کی باتیں کرنا، بیوی کے ساتھ اٹھکیلیاں کرنا (ملاعبت کرنا):
جماع سے پہلے عورت سے پیار محبت کی باتیں کرنا اور اس کے بدن سے کھیلنا چاہیے۔
حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: میاں بیوی کا پاس بیٹھ کر محبت پیار کی باتیں ہنسی دل لگی میں دل بہلانا نفل نمازوں سے بہتر ہے۔ (بہشتی زیور)
حدیث میں ہے: ہر تماشا (دل لگی) جو انسان کرتا ہے وہ باطل ہے الّا یہ کہ وہ تیر اندازی کرے۔ اپنے گھوڑے کو سدھائے اور اپنی بیوی سے کھیلے اس لیے کہ یہ سب حق میں سے ہیں۔
(سنن الترمذی بحوالہ مشکاۃ ۲/۱۱۹)

(۵)جماع کے وقت مکمل برہنہ ہونا جائز ہے البتہ چادر لے لینا سلیقہ مندی ہے:
حضرت نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا: ننگے ہونے سے بچو۔ اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے۔ مگر بڑے استنجے کے وقت اور جب آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے۔ (اس وقت ستر کھولنا جائز ہے) پس ان (فرشتوں) سے شرم کرو اور ان کا اِکرام کرو۔
(ترمذی: ۲۸۰۰)

ایک روایت میں ہے: حضرت معاویہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! ہم کہاں ستر کھول سکتے ہیں اور کہاں چھپانا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ستر کی حفاظت کرو مگر اپنی بیوی سے یا اپنی باندی سے۔ انھوں نے دریافت فرمایا: جب لوگ ایک جگہ اکٹھا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے بس میں ہو کہ ستر کو کوئی نہ دیکھے تو ہرگز ستر نہ دکھلا۔ انھوں نے کہا: جب کوئی شخص تنہائی میں ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان سے شرم کی جائے یعنی تنہائی میں بھی بے ضرورت ستر نہیں کھولنا چاہیئے۔ (ترمذی: ۲۷۹۳)

ابنِ ماجہ شریف کی ایک متکلّم فیہ روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو ستر کرلے اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ (ابنِ ماجہ: ۱۹۲۱)

یہ نہی ارشادی ہے اور حکم سلیقہ مندی پر محمول ہے۔

میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس کہا گیا ہے اور لباس کے سامنے ہر ایک کا وجود بے لباس ہوجاتا ہے۔

بعض حضرات اس سلسلے میں بہت تکلف کرتے ہیں اور تجرد (برہنہ ہونا) کی نہی کو تحریم یا کراہت کا درجہ دیتے ہیں اور حکم تستر کو مؤکّد گردانتے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں۔

تَفَرَّدَ بِهِ مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَهُوَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَابِتاً فَمَحْمُوْدٌ فِي الْأَخْلَاقِ. (کتاب النکاح: ۳۱۳)

(۶) شوہر اور بیوی ایک دوسرے کا ستر (شرم گاہ) دیکھ سکتے ہیں لیکن آدابِ زندگی اور شرم وحیاء کا انتہائی درجہ یہی ہے کہ شوہر اور بیوی بھی آپس میں ایک دوسرے کا ستر (شرم گاہ) نہ دیکھیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت منقول ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ: نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شرم گاہ کبھی دیکھی اور نہ کبھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم گاہ دیکھی۔ (ابن ماجہ: ۱۹۲۲)

(اس حدیث پر ہلکے درجہ کی جرح کی گئی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والے راوی مجہول ہیں۔)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نہ تو یہ تمام بیویوں میں عام ہے اور نہ ہی ان پاک بیویوں پر یہ ممنوع تھا بلکہ طبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرمایا کہ اے اللہ کے رسول میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ میری بیوی میرا ستر دیکھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کو آپ کے لیے اور آپ کو اس کے لیے لباس بنایا ہے اور میری بیوی میرا ستر دیکھتی ہیں اور میں ان کا۔ (حاشیہ سیوطی)

لیکن علامہ سندھی نے ان پر یہ کہہ کر رد کیا ہے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ستر کے دیکھنے سے شرم گاہ کا دیکھنا لازم نہیں آتا۔ فتأمّل (حاشیہ سندھی)

ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب فرج میں اِیلاج جائز ہے تو اس کو دیکھنا اور چھونا بھی جائز ہو گا۔

اس سلسلے میں بھی فتویٰ اور عمل میں تشدد برتنا اچھا نہیں ہے۔ لوگوں کو حرام سے بچانے کی ضرورت زیادہ ہے بنسبت غیر اولیٰ سے اجتناب کی تاکید کے۔

بالخصوص ان نوجوانوں کے لیے جن کو شرم گاہ کو دیکھے بغیر طبیعت کو قرار نہ آتا ہو اور وطی پُر لذّت اور اطمینان بخش باقی نہ رہے۔

قَالَ الْكَاسَانِيُّ: مِنْ أَحْكَامِ النِّكَاحِ الصَّحِيْحِ حَلُّ النَّظْرِ والْمَسِّ مِنْ رَأْسِهَا إِلىٰ قَدَمَيْهَا حَالَةَ الْحَيَاةِ؛ لِأَنَّ الْوَطْءَ فَوْقَ النَّظْرِ وَالْمَسِّ، فَكَانَ إِحْلَالُه إِحْلَالاً لِلْمَسِّ والنَّظْرِ مِنْ طَرِيْقَ الْأَوْلىٰ.

ترجمہ: علامہ کاسانی فرماتے ہیں: نکاحِ صحیح احکام میں سے ہے، دیکھنے اور چھونے کا حلال ہونا، سر سے قدم تک جب تک بیوی زندہ ہے، اس لیے کہ جماع کرنا دیکھنے چھونے سے بڑھ کر ہے جب جماع حلال ہے تو چھونا بطریقِ اولیٰ حلال ہو گا۔

(۷) کھلے میں پردہ کیے بغیر یا آسمان کے نیچے جماع کرنا: اوپر ذکر کردہ حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ انسان کو اپنا ستر اپنی بیوی اور باندی کے علاوہ کسی پر ظاہر کرنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا گھر کے صحن میں یا باغ باغیچے میں یا آسمان کے نیچے آڑ کیے بغیر جماع کرنا جائز نہیں ہے۔

(۸) دوسری بیوی کے سامنے جماع کرنا: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حالت میں اپنی بیوی سے وطی کرنا مکروہ ہے کہ دوسری بیوی اسے دیکھ رہی ہو۔

اس لیے کہ نہ تو یہ تستُّر (ستر پوشی) ہے نہ پسندیدہ اخلاق (طریقہ) ہے اور نہ ہی حسنِ معاشرت ہے حالاں کہ ہمیں حسن معاشرت کا حکم دیا گیا ہے۔ (سنن کبریٰ:۱۴۰۹۵)

البتہ اگر کوئی شخص دو بیویوں کے درمیان بیٹھے یا لیٹے یا سوئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دو باندیوں کے درمیان سوتے تھے۔
(سنن کبری: ۱۵۰۹۶)

نوٹ: یہ بات واضح ہے کہ باندی اور بیوی کے درمیان فرق ہے۔ اس لیے علماء نے فرمایا ہے یہ اس وقت جائز ہے جب باری میں خلل واقع نہ ہو اور ایک بیوی پر دوسری بیوی کا ستر ظاہر نہ ہو اور دونوں کی طرف سے اجازت بھی ہو۔

(۹) ناسمجھ (غیر ممیز) بچے کے سامنے جماع کرنا جائز ہے لیکن ناشائستہ عمل ہے: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما جب جماع کا اردہ کرتے تو گھوارے میں سے بچے کو بھی باہر کر دیتے۔ (سننِ کبریٰ)

لہٰذا جس کے گھر میں وسعت ہے اس کو ایسا کرنا چاہیے۔ ورنہ وہ اس وقت جماع کرے جب بچہ (جو ناسمجھ ہے) سو رہا ہو اور ایسے بچے کے سامنے اس کے بیداری کے وقت بھی جماع کرنا جائز ہے کیوں اس سے یہ امن حاصل ہے کہ وہ اس کو باہر بیان نہیں کرے گا لیکن شائستگی اس میں ہے کہ اس کے سامنے نہ کریں کیوں کہ اگرچہ وہ ناسمجھ ہے لیکن اس کی میموری ان چیزوں کو بھی کیچ کر لیتی ہے اور بسا اوقات اس کا اثر بچہ کے مزاج پر پڑتا ہے۔

(۱۰) جماع کے وقت غیر اختیاری طور پر نکلنے والی آواز، سرسراہٹ کسی دوسرے کے کان تک نہ جائے: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلف اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ ایک مرد ایک بیوی سے جماع کرے اور اس کی آواز دوسری بیوی کو پہنچ رہی ہو۔

غالب نے حسن بصری سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ اسلاف ”وجس“ (مراد جماع کے وقت نکلنے والی بدنی سرسراہٹ یا منہ سے نکلنے والی آواز) یعنی یہ آوازیں نہ نکالی جائیں اور اگر غیر اختیاری طور پر نکل گئی تو دوسروں کے کان تک نہ پہنچے۔ (سننِ کبریٰ)

(۱۱) جماع کرتے وقت باتیں کرنا: جماع سے پہلے رفث اور ایسی باتیں جو پیار محبت کی ہوں اور ان سے شہوت برانگیختہ ہو کرنا بہتر ہے۔ عین جماع کے وقت بھی بات کرنا جائز ہے؛ لیکن زیادہ بات کرنا اور بدکلامی کرنا درست نہیں ہے۔

وَأَنْ يَبْدَأَ بِالْمُلَاعَبَةِ وَالضَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ. وَإِذَا قَضَى وَطَرَهُ، فَلْيَتَمَهَّلْ لِتَقْضِيَ وَطَرَهَا، فَإِنَّ إِنْزَالَهَا رُبَمَا تَأَخَّرَ. وَيَكْرَهُ الْإِكْثَارُ مِنَ الْكَلَامِ حَالَ

الْجِمَاعِ. (الحظر والإباحۃ: الفقہ الاسلامی وأدلتہ آداب الجماع، ج۴، ص۲۶۴۵)

قَالَ فِي الْمَدْخَلِ فِي فَضْلِ آدَابِ الْجِمَاعِ وَيَنْبَغِي لِلزَّوْجِ أَنْ يَتَجَنَّبَ مَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ النَّاسِ، وَهُوَ النَّخِيرُ وَالْكَلَامُ السّقْطِ. وَقَدْ سُئِلَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَنْكَرَهُ وَعَابَه، قَالَ ابْنُ رُشْدٍ وَإِنَّمَا أَنْكَرَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ عَمَلِ السَّلَفِ.

ترجمہ: اور یہ بہتر ہے کہ آدمی ہمبستری سے پہلے دل لگی، بغل گیری اور بوس و کنار سے آغاز کرے۔ اور جب اپنی حاجت پوری کر لے تو ذرا ٹھہرے تا کہ عورت بھی اپنی حاجت پوری کر لے، کیونکہ عورت کا انزال بعض اوقات تاخیر سے ہوتا ہے۔ اور جماع کے وقت زیادہ باتیں کرنا مکروہ ہے۔

کتاب المدخل میں آدابِ جماع میں کہا گیا ہے کہ شوہر کو ایسی حرکت سے بچنا چاہیے جو بعض لوگ کرتے ہیں، جیسے زور سے ناک بجانا تیز تیز سانس لے کر (نخیر) یا فضول و لغو کلام کرنا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے اسے ناپسند کیا اور برا کہا۔ ابن رشد نے کہا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اس لیے ناپسند فرمایا کہ یہ سلف صالحین کا عمل نہیں تھا۔

(۱۲) جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن جماع کرنا: حدیث میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ہر جمعہ اپنی بیوی سے جماع کرے تو اس کے لیے دو اجر ہے غسل کرنے کا اور اپنی بیوی کو غسل کرانے کا۔ (أخرجہ البیہقی فی شعب الإیمان)

(۱۳) ہم بستری کرنے کا طریقہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت سے بھی زیادہ حیاء رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرطرح کی تعلیم دی لیکن جو باتیں آپ کے شایانِ شان موافق حیاء نہیں تھیں۔ کبھی قرآن نے اشارۃً کہا کبھی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ نے تو کبھی صحابہ نے ان کو بیان فرمایا اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جیسے آپ نے فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ. (ابن ماجہ) (اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتے۔ تم اپنی بیویوں کے پاس پچھلی راہ میں مت آؤ۔)

طریقہ ہائے جماع ایک ایسا فن ہے کہ ہدایت کی کتاب اس کی جزئیات سے تو بحث نہیں کرسکتی البتہ اصول بیان کرسکتی ہے اور یہ بیان کرنا ضروری بھی ہے۔

آپ صرف اس آیت کی فصاحت وبلاغت، گہرائی و گیرائی اعجاز وجامعیت پر غور کریں:

﴿نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ ۖ فَأۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ﴾ [البقرۃ:۲۲۳]

ترجمہ: ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی پر جس طرح چاہو آؤ۔''

تشبیہ پر غور کیجیے! عورت کو کھیتی سے تشبیہ دی۔ کھیتی وہ ہوتی ہے جس میں بیج ڈالنے سے پیداوار ہو۔ جائے حرث (کھیتی) قُبل ہے دُبر تو موضعِ فرث (گندگی) ہے۔ جماع استلذاذ اور استمتاع تو ہے لیکن ہم بستری نرے مزے کا نام نہیں۔ اس سے مقصود ابقائے نسلِ انسانی بھی ہے۔

کہا گیا: ''اَنّٰى شِئۡتُمۡ'' (جس طرح چاہو آؤ) صماخ (سوراخ) ایک رکھنے کے بعد کتنا عموم رکھا ذرا دیکھو تو صحیح! صاحبِ جلالین -جو خود بہت کم لکھنے کے عادی ہیں- لکھنے پر مجبور ہوگئے: مِنْ قِيَامٍ وَقعودٍ واضْطجاعٍ وإقبالٍ وإدبارٍ. کھڑے ہوکر بھی ہم بستری کرسکتے ہو۔ بیٹھ کر بھی، پہلو کے بل لیٹ کر بھی، سامنے سے اُتر کر بھی اور پیچھے سے آکر بھی۔

یعنی اس آیت میں جو رخصت اور چھوٹ دی گئی اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن شرط یہی ہے کہ آنا اپنی کھیتی میں ہے جائے محظور سے دور رہنا ہے۔

مصنف ابنِ ابی شیبہ میں ہے:

عن أبي صالح: ﴿نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ ۖ فَأۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ﴾ قال : إنْ شئتَ فأتِها مُسْتَلْقِيَةً وإنْ شئتَ فمتحرِّكةً وإنْ شئتَ فباركةً.

(۳۴۸/۳)

ابوصالح اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں اگر آپ چاہیں تو بیوی کو چت لٹا کر جماع کرو۔ چاہے تیز تیز ہلتے ہوئے کرو چاہے گھٹنے کے بل بٹھا کر کرو۔

فتاوی دارالافتاء بنوریہ سے کچھ باتیں کچھ اضافے کے ساتھ نقل کی جاتی ہیں۔

شریعتِ مطہرہ نے بیوی کے پورے بدن سے نفع اٹھانے کی اجازت دی ہے۔ البتہ پچھلے مقام میں صحبت کرنا بیوی سے بھی حرام ہے کہ وہ جماع کرنے کا محل اور مقام ہی نہیں۔ اس لیے صحبت اگلے حصے ہی میں جائز ہے اور اس کے لیے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے شریعت میں اس کی ممانعت نہیں۔ البتہ اشارتاً دو طریقے بہتر معلوم ہوتے ہیں۔ (دو طریقے اشارۃ اور ہیں

جو ذکر کیے جائیں گے)

پہلا طریقہ: جو ہر جان دار میں فطری طریقہ ہے کہ مرد اوپر رہے اور عورت نیچے ہو۔ اس میں جانبین سے لذت کا حصول زیادہ ہے۔قرآنِ کریم میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔چناں چہ ارشاد ہے:﴿ فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا ﴾[الأعراف:١٨٩] ترجمہ:"جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا تو اسے ہلکا سا حمل رہ گیا"۔(یہاں قرآنِ کریم میں ایک تمثیل بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔بعض حضرات نے اس واقعہ سے حضرت آدم وحضرت حواء علیہما السلام کو مراد لیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔)

فرمایا جب ڈھانک لیا مرد نے عورت کو (اس سے وطی کرنے سے کنایہ کیا گیا ہے) یہ ایک عام اور رائج طریقہ ہے وطی کرنے کا۔اس کو سب سے زیادہ آسان اور لذت بخش کہا جاتا ہے کہ عورت بستر پر چت لیٹی ہو اور مرد اس کو کچھ اس طرح ڈھانک لے کہ اس کے ہر ہر عضو کے مقابلے میں عورت کا ہر ہر عضو ہو، سینہ کے مقابل میں سینہ اور رُخ کے مقابل میں رُخ۔ مذکورہ طریقہ پر مرد جماع کرتے ہوئے عورت کے بالائی سینے، لب و رخسار اور گردن سے باسانی استمتاع کرسکتا ہے۔

دوسرا طریقہ: جس کا ذکر حدیث مبارک میں ہے:"إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا." ترجمہ:"مرد جب فرج کے چاروں جانب کے درمیان بیٹھ جائے۔ پھر مشقت میں ڈالے عورت کو"۔

اس کی تفسیر میں راجح قول یہ ہے کہ عورت لیٹی ہو اور اس کی ٹانگ اٹھا کر جماع کرے۔ یہ طریقہ حمل ٹھہرانے کے لیے بھی مفید ہے۔

اتحاف السادۃ المتقین میں ہے:"وأَمَّا أَشْكالُه: فَأَحْسَنُهَا أَنْ يَعْلُو الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ رَافِعاً فَخِذَيْهَا ..."الخ

ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ یہ بیٹھ کر جماع کا ایک شاندار طریقہ ہے کہ عورت کی پشت کے نیچے کچھ رکھ کر اونچا کر دیا جائے اور مرد اس کے پیروں کے درمیان دائیں بائیں جانب کر کے، پیر کے پنجوں کو زمین پر رکھ کر ایڑیوں کے بل کچھ اس طرح بیٹھے جیسے مردانہ پیشاب خانہ میں جو عموماً مسجدوں میں بنے ہوتے ہیں مرد بیٹھتا ہے۔اب چاہے وہ عورت کے پیروں کو اپنے دونوں

کندھوں پر رکھ دے، چاہے دائیں بائیں جانب ہی پھیلے رہنے دے۔ کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں حمل کے امکانات بڑھ جاتے ہیں جب کہ پہلی صورت الذ اور زیادہ سرور آور ہے کیوں کہ مرد وعورت کے جسم ایک دوسرے سے مس کیے ہوتے ہیں۔

تیسرا طریقہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قریش عورتوں سے کئی طریقہ سے لطف اندوز ہوتے تھے آگے سے آ کر، چت لٹا کر، گھما کر، الٹا کر کے، جب ہجرت کا عمل ہوا اور بعض مہاجرین نے انصاری خاتون سے نکاح کیا تو وہ بھی انصاریہ کے ساتھ ایسا ہی کرنے لگے۔ ایک انصاریہ نے منع کیا کہ ہم ایک ہی طریقہ استعمال کرتے ہیں ویسا ہی کریں ورنہ علیحدہ رہیں۔ ان کی یہ بات نبی کریم ﷺ کو بھی پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے قرآنِ کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ [البقرۃ:۲۲۳] (مستدرک:۲۸۴۵)

انصاریوں پر یہ اثر یہودیوں کا پڑا تھا وہ کہتے تھے کہ اگر گھما کر پیچھے سے جماع کرو گے تو بچہ احول (بھینگا) پیدا ہو گا لیکن یہودیوں کی اس بات کی تردید مشاہدہ بھی کر چکا ہے۔

اس میں بھی ایک طریقۂ جماع کا اشارہ ہے اور وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا کر جماع کرنا ہے۔ اس طرح کہ عورت کو گھما کر گھٹنوں کے بل کر دیا جائے اور عورت اپنا چہرہ اور ہاتھ زمین پر رکھ دے۔

چوتھا طریقہ: حدیث میں ہے: إِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ. (سنن ابن ماجہ) فرمایا کہ "طلاق کا حق اس کو ہے جو (بیوی کی) پنڈلی پکڑے"۔ غلام کی بیوی کو آقا، بیٹے کی بیوی کو والدین طلاق نہیں دے سکتے بلکہ طلاق دینے کا اختیار صرف اس کو ہے جو پنڈلی پکڑے یعنی جو اس عورت سے جماع کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

اس میں جماع کرنے کے اس طریقہ کی طرف اشارہ ہے جس میں جماع کرتے وقت شوہر پنڈلی پکڑے۔ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کھڑے ہو کر جماع کرنے کا ایک عمدہ طریقہ ہے جس میں عورت مرد کے نصف اسفل کے مقابل کسی اونچی جگہ پر ہو۔

(۱۴) عزل کرنا: عزل کا مطلب ہے انزال کے وقت مرد اپنی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ سے نکال کر منی باہر خارج کرے ہمارے زمانے میں کونڈم اس کا متبادل ہے۔

بلا عذر عزل کرنا ناپسندیدہ ہے۔ البتہ اگر عذر ہو تو (آزاد) بیوی کی اجازت سے عزل کرنا

بلاکراہت جائز ہوگا اور بعض حالات میں بیوی کی اجازت کے بغیر بھی اس کی گنجائش ہے۔
چند اعذار ذیل میں لکھے جاتے ہیں جن کی موجودگی میں ''عزل'' بلاکراہت جائز ہے:
(۱)عورت اتنی کمزور ہو کہ حمل کا بوجھ اٹھانے کی استطاعت نہ ہو۔حمل اور دردِ زہ کی تکالیف جھیلنے کی سکت نہ ہو یا بچہ کی ولادت کے بعد شدید کمزوری اور نقاہت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو ''عزل'' جائز ہے۔
(۲) دو بچوں کے درمیان اس غرض سے مناسب وقفہ کے لیے کہ بچے کو ماں کی صحیح نگہداشت مل سکے اور دوسرے بچے کا حمل ٹھہرنے کی وجہ سے پہلے بچے کے لیے ماں کا دودھ مضر اور نقصان دہ نہ بنے۔
(۳) عورت بد اخلاق اور سخت مزاج ہو اور خاوند اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اندیشہ ہو کہ بچہ کی ولادت کے بعد اس کی بداخلاقی میں مزید اضافہ ہوجائے گا۔ ایسی صورت میں بلاکراہت عزل جائز ہے۔
(۴)اسی طرح طویل سفر میں ہو یا دارالحرب میں ہونے کی وجہ سے بچے کے جانی یا ایمانی نقصان کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں بھی عزل جائز ہے۔
مذکورہ صورتوں میں عزل کرنے کا ایسا طریقہ اور تدبیر اختیار کرنا درست ہے کہ جس سے وقتی طور پر حمل روکا جاسکے۔ اس طور پر کہ جب چاہیں دوبارہ توالد و تناسل کا سلسلہ جاری رکھا جاسکتا ہو۔ باقی آپریشن کرکے بچہ دانی نکلوانا یا نس بندی کروانا یا کوئی ایسا طریقہ اپنانا جس سے توالد و تناسل (بچہ پیدا کرنے) کی صلاحیت بالکل ختم ہوجائے۔شرعاً اس کی اجازت نہیں ہے۔
(دار الافتاء بنوریہ)
عزل کے سلسلے میں روایت مختلف ہیں۔بعض روایت میں اسے وأدِ خفی (پوشیدہ طور پر درگور کرنا) قرار دیا گیا۔بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے۔ تطبیق اسی طرح ہے کہ اگر یہ کسی غرض صحیح سے ہے تو جائز ہے اور اگر غرضِ فاسد ہو مثلاً مفلسی کا اندیشہ یا لڑکی ہونے سے بدنامی تو ایسی صورت میں عزل ناجائز ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے تحفۃ الالمعی)
(۱۵) جماع کے وقت عورت پر اپنے بدن کا بوجھ نہ ڈالے: زمانۂ جاہلیت میں گیارہ عورتوں نے اکٹھا ہوکر عہد کیا کہ ہم اپنے شوہروں کے بارے میں سچ کہیں گی سچ کے سوا کچھ نہ کہیں گی:

ان میں سے ساتویں عورت نے کہا کہ میرا شوہر بہن میرا شوہر! بلکل نکما، اس میں حد سے زیادہ درماندگی اور سستی ہے کسی مرض کی دوا نہیں، ہر کام اس پر بوجھ ہوتا ہے اور وہ بیوی پر بوجھ ڈالنے والا ہے، (یعنی جماع کے وقت اپنی بیوی پر پڑ جاتا ہے، جلد فارغ ہو کر اپنا ڈھیلا ٹھنڈا جسم بیوی پر ڈال دیتا ہے۔) (شمائل ترمذی)

امام اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امرؤ القیس نے ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام جندب تھا۔ پہلی رات میں رات کا ابھی پہلا ہی حصہ گزرا تھا اس نویلی دلہن نے اپنے شوہر امرؤ القیس کو یہ کہہ کر اٹھایا کہ اٹھو اے بہترین کڑیل جوان! صبح ہوگئی۔ جب اس نے دیکھا کہ ابھی تو رات ہی ہے تو اس نے پوچھا بیگم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ بیگم ٹال رہی تھی لیکن یہ بضد تھا تو، تو بیگم نے کہا: لِأَنَّكَ ثَقِيْلُ الصَّدْرِ، خَفِيْفُ الْعَجُزِ، سَرِيْعُ الإِرَاقَةِ، بَطِيْءُ الإِفَاقَةِ.

چار صفات گنوائی: (۱) اس لیے کہ تو سینے پر بھاری ہے یعنی جماع کرتے وقت سینے پر پڑ جاتا ہے (عورت کو جماع کے وقت تھوڑا کھلا کھلا اچھا لگتا ہے تا کہ وہ بھی برابر لذت حاصل کرے اگر مرد عورت پر اپنا پورا وزن ڈال دے تو عورت کا مزہ ختم ہو جاتا ہے۔) (۲) اور تو ہلکی سرین والا ہے۔ (اس سے عورت کو شرم گاہ کے حصہ میں بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔) (۳) تیسری بات یہ کہی کہ ''تو پانی بہت جلدی بہانے والا ہے''۔ (۴) چوتھی بات اس عورت نے کہی: اس لیے کہ تو افاقہ میں بڑا سست ہے یعنی ایک مرتبہ جماع سے فارغ ہونے کے بعد دوسری مرتبہ تیار ہونے میں بہت دیر لگاتا ہے۔ (زین المحافل)

(۱۶) رات کے آخری حصہ میں جماع کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں سوتے تھے۔ پھر قیام اللیل فرماتے اور جب رات کا اخری حصہ ہوتا تو وتر پڑھتے۔ پھر اپنے بچھونے پر آتے پس اگر آپ کو کوئی حاجت ہوتی تو اس کو پورا کرتے (یعنی جماع فرماتے) پھر جب اذان سنتے تو تیزی سے اٹھتے۔ اگر آپ جنبی ہوتے تو اپنے اوپر پانی بہاتے ورنہ وضو کرتے اور نماز کے لیے نکل پڑتے۔ (سنن النسائی: ۱۶۸۰)

شروع رات میں مرد تھکا ہوتا ہے، اس وقت آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ (ماہرین اور اطباء تکان کے وقت اسی طرح بدن درد، سر درد، بخار کے وقت، بھوکے پیٹ اور بھرے پیٹ جماع

نہ کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔) رات کے آخری حصہ تک اس کی تکان اتر جاتی ہے۔ نشاط طاری ہوجاتا ہے۔ نہ پیٹ بھرا ہوتا ہے نہ بالکل خالی ہوتا ہے۔ اس وقت خود بخود انسان کو جماع کی خواہش ہوتی ہے۔

دن میں بھی جماع کرنا جائز ہے لیکن دن کے مقابلے میں رات میں اللہ تعالیٰ نے نشاط رکھا ہے اسی لیے دن کی نمازیں گونگی (سرّی) اور رات کی جہری ہیں۔ اس لیے اس کام کے لیے رات موزوں ہے۔

(۱۷) ایک مرتبہ جماع سے فارغ ہونے کے بعد دوسری مرتبہ جماع کرنا چاہے تو پہلے وضو کرلے: حضرت نبیِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے (یعنی جماع کرلے) پھر لوٹنے کا (دوبارہ جماع کرنے کا) ارادہ ہو تو وضو کرلے۔ اس لیے کہ یہ (وضو کرنا) لوٹنے میں (دوبارہ جماع میں) زیادہ نشاط دے گا۔ (سنن کبریٰ)

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ وہ پیشاب بھی کرلے کہ جو منی کے قطرے ذکر کی نالی میں لگے رہ گئے ہوں وہ بھی نکل جائے اور وضو بھی کرلینا چاہیے۔ اگر پیشاب نہ آئے تو صرف شرم گاہ دھولیں، مرد بھی عورت بھی۔ اگر دونوں غسل کرلیں تو نور علی نور کہ پہلے جماع سے جو پسینہ آیا ہوا ہوگا وہ ختم ہوجائے گا اور بدن تر و تازہ ہوجائے گا۔

(۱۸) جماع کرکے غسل کیے بغیر سوجانا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رات میں جنابت لاحق ہوگئی تو حضرت نبیِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذکر کو دھو دو۔ وضو کرلو اور سو جاؤ۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیِ کریم ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو شرم گاہ کو دھوتے۔ وضو کرتے نماز جیسا وضو۔

اگر کوئی شخص وضو نہ کرے تو بھی گناہ نہیں ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ سوئے اس حالت میں کہ آپ جنابت سے تھے اور آپ نے پانی کو نہیں چھوا اور آپ نے بعد میں غسل فرمایا۔ (ابوداؤد: ۲۲۸)

البتہ غسل کرلینا بہتر ہے تاکہ پاک صاف فریش ہوکر سوئے اور فجر کی نماز بآسانی ہوسکے۔

عبد اللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: جنابت کی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟ نبیِ کریم ﷺ غسل کرکے سوتے تھے یا سوکر غسل کرتے تھے؟ فرمایا: دونوں

کیا کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے کبھی وضو کر کے سوتے۔عبد اللہ کہتے ہیں میں نے کہا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے معاملہ میں وسعت رکھی۔ (مسلم)

(۱۹)جماع میں عورت کی فراغت کا بھی خیال رکھنا: حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے تو چاہیے کہ وہ اسے بھی مطمئن کر دے۔ پھر اگر مرد کی خواہش پوری ہوگئی تو جلدی نہ کرے تا آں کہ عورت کی خواہش بھی پوری ہو جائے۔[مجمع الزوائد]

اس حدیث کے ضمن میں علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اگر حاجت پوری ہو جائے تو بھی اس سے نہ ہٹے بلکہ مص الشفتین (ہونٹ پر بوسہ لینے) اور تحریک الثدیین (پستانوں کو مسلنے) میں لگا رہے جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ بھی مطلوب تک پہنچ چکی ہے۔ اس لیے کہ یہ حسنِ مباشرت ہے اس کو پاک دامن رکھنا ہے خوش اخلاقی اور نرمی مزاجی ہے۔(فیض القدیر)

المغنی لابن قدامہ میں ہے: وَيَسْتَحِبُّ أَنْ يُلَاعِبَ امْرَأَتَه قَبْلَ الْجِمَاعِ؛ لِتَنْهَضَ شَهْوَتُهَا، فَتَنَالَ مِنْ لَذَّةِ الْجِمَاعِ مِثْلَ مَا نَالَه. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّه قَالَ: "لَا تُوَاقِعُهَا إِلَّا وَقَدْ أَتَاهَا مِنَ الشَّهْوَةِ مِثْلَ مَا أَتَاكَ، لِكَيْلَا تَسْبِقَهَا بِالْفَرَاغِ.

ترجمہ: مستحب یہ ہے کہ جماع سے پہلے اپنی بیوی کھیلے تا کہ اس کی شہوت بھی بھڑک اٹھے اور وہ ایسی ہی جماع کی لذّت پائے جیسے مرد نے پائی۔عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ عورت میں دخول اس وقت تک مت کرو جب تک عورت شہوت کی اس حد کو نہ پہنچ جائے جس کو مرد پہنچا ہوا ہے تا کہ مرد عورت سے پہلے فارغ نہ ہو جائے۔

(۲۰) جماع کے بعد میاں بیوی کا ایک ساتھ غسل کرنا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے وہ بھی جلدی کرتے میں بھی جلدی کرتی حتی کہ وہ کہتے میرے لیے پانی بچانا۔ میں بھی کہتی کہ آپ میرے لیے پانی بچانا۔ ایک روایت میں ہے کہ صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتیں کہ میرے لیے پانی بچائیے میرے لیے چھوڑیے۔ (بخاری)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ ملاطفت، نرم مزاجی اور خوش اخلاقی سے رہتے تھے۔اگر آگے پیچھے غسل کرنا ہے تو بہتر یہ ہے کہ مرد پہلے غسل کر لے

اور اگر عورت پہلے غسل کرلے تو بھی کوئی حرج نہیں۔مرد وعورت دونوں کو چاہیے کہ وہ پاکی اور صفائی دونوں کا خیال رکھے۔

(۲۱) غسل خانہ میں نہاتے ہوئے جماع کرنا جائز ہے لیکن خلاف ادب ہے: بیوی رکھنے کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ مرد/عورت کو جب خواہش ہو تب حاجت پوری کرلی جائے۔ممکن ہے مرد کو اس وقت خواہش کی شدت ہو جب اس نے اپنی بیوی کو نہاتا دیکھ لیا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا۔آپ اپنی بیوی زینب (رضی اللہ عنہا) کے پاس آئے اس حال میں کہ وہ دباغت کے لیے چمڑے کو رگڑ رہی تھیں۔ (اس وقت) آپ نے اپنی حاجت پوری کی۔ پھر آپ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔(یعنی اس کے آنے پر شیطان وسوسہ ڈالتا ہے اور فتنہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے) پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھ لے، تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور جماع کرلے اس لیے کہ جماع کرنا ختم کر دیتا ہے اس کو جو اس کے نفس میں واقع ہوگیا ہے۔ (مسلم: ۱۴۰۴)

(۲۲) مرد کی اگر کسی پرائی عورت پر نظر پڑ گئی، جو اس کو اچھی لگی اور اس کی طبیعت میں میلان ہوا تو مرد کے لیے مستحب ہے کہ وہ گھر آکر جماع کرلے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو آپ کو بھلی لگی۔ آپ سودہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس تشریف لائے جو خوشبو بنا رہی تھیں۔ ان کے پاس عورتیں جمع تھیں۔ ان عورتوں نے آپ کے لیے خلوت کر دی۔آپ نے اپنی ضرورت پوری فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا: کہ جس شخص کی نگاہ کسی ایسی عورت پر پڑے جو اس کو پسند آجائے تو اس کو اپنی بیوی کے پاس چلے جانا چاہیے۔ اس لیے کہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی ہے جو اس عورت کے پاس ہے۔ (دارمی، مشکاۃ: ۲۹۷۴)

شارحِ مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا جس کی وجہ سے اس کو شہوت بھڑکی۔ اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنی بیوی یا باندی کے پاس آئے اور ان سے جماع کرے تا کہ اس کو شہوت پوری ہو اور دل پرسکون ہو۔ (شرح مسلم)

(۲۳) دن یا رات کے کسی وقت عورت کام میں مشغول ہو اور مرد جماع کا تقاضا کرے تو

عورت کو اطاعت کرنا لازم ہے: حضرت طلق بن علی سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو حاجت پوری کرنے کے لیے بلائے تو بیوی کو چاہئے کہ اس کے پاس جائے خواہ وہ تنور پر مصروف ہو۔ (ترمذی، مشکاۃ:۳۲۵۷)

حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت، اللہ کا حق جو اس پر ہے تمام کا تمام ادا نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ شوہر کا حق جو اس پر ہے تمام کا تمام ادا نہ کردے۔ اگر وہ عورت کی ذات کو طلب کرے اس حال میں کہ وہ اونٹ پر سوار ہے تو چاہیے کہ عورت اپنے آپ کو مرد کے سپرد کردے (یعنی اطاعت کرے)۔ (ابن ماجہ)

ان حدیثوں سے پتا چلتا ہے کہ دن میں جماع کرنا جائز ہے اگرچہ عورت ایسے کام میں مشغول ہو جس کا چھوڑنا مضر نہیں ہے۔ اس لیے کہ مرد پر کبھی اس قدر شہوت غالب آجاتی ہے جس میں تاخیر اس کے بدن، دل یا نگاہ کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔ (شرحِ مسلم)

(۲۴) عورت کس وقت جماع سے منع کرسکتی ہے؟ عورت حیض یا نفاس سے ہو یا روزہ، احرام، اعتکاف میں ہو یا بیمار ہو کہ جماع اس کو نقصان دہ ہو یا کثرت جریان یا کسی اور وجہ سے اتنی کمزور ہو کہ جماع کی طاقت نہیں رکھتی تو ایسی صورت میں اس کے لیے اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ اپنے شوہر کو اپنی تکلیف بتلادے اور اپنے ساتھ جماع نہ کرنے کا کہے اور شوہر کو بھی عورت کی صحت کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔ تاہم بلاعذر شوہر کو روکنا جائز نہیں ہے۔

علامہ شامی فرماتے ہیں: اگر عورت ناتواں ہے کمزوری کی وجہ سے جماع برداشت نہیں کرسکتی ہے یا مرد کے آلہ کے طویل فربہ ہونے کی وجہ سے استطاعت نہیں رکھتی تو عورت کو شوہر کے سپرد کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ (۲۰۳/۳)

(۲۵) مرد اس طرح جماع نہ کرے کہ عورت کو نقصان ہو: جذبۂ شہوت میں یا تسکین کے خاطر کبھی شوہر عورت کو یا عورت شوہر کو دانتوں سے کاٹتے ہیں جو تکلیف دہ ہو لذت بخش نہ ہو یا مرد سختی سے اس قدر زور زور سے ہل کر جماع کرے کہ جس سے عورت کو نقصان پہنچے۔ اس طرح کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر عورت کو آہستہ کاٹنا جس سے وہ لذت محسوس کرے اور تیز تیز جماع کرنے کی چاہت محسوس کرے تو کوئی حرج نہیں۔

شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے اس طرح جماع کیا کہ وہ مرگئی

یا اگلی اور پچھلی راہ کے درمیان کی ہڈی ٹوٹ گئی تو اگر بیوی چھوٹی ہو یا اس پر زبردستی کی گئی ہو یا جماع کی طاقت نہیں رکھتی تھی تو اس مرد پر بالاتفاق دیت آئے گی۔ اس مسئلہ سے معلوم ہوا کہ اس طرح جماع کرنا جائز نہیں ہے کہ عورت کا نقصان ہوجائے اور اگر کوئی لمبے ذکر والا ہے تو اس کے لیے اتنا دخول جائز ہوگا جو قابلِ برداشت ہو یا معتدل الخلقت مرد کے آلہ کے بقدر دخول کرے۔ (شامی: ۳/۲۰۴)

(۲۶) عورت اگر جماع کا مطالبہ کرے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس طرح مجھے یہ پسند ہے کہ میری بیوی میرے سامنے صاف ستھری زیب و زینت کے ساتھ رہے اسی طرح میں بھی کوشش کرتا ہوں کہ اس کے سامنے بن سنور کر رہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں: ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [البقرۃ:۲۲۸] ترجمہ: اور جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں ایسے ہی مردوں پر عورتوں کے حقوق بھی ہیں۔ لہٰذا جس طرح مرد اپنی شہوت عورت سے پورا کرکے اپنی شرم گاہ اور نگاہوں کو محفوظ کرتا ہے اور دل و دماغ کو ٹھکانے لگاتا ہے اسی طرح عورت بھی ان چیزوں کی محتاج ہوتی ہے۔

بعض اجڈ لوگ اس بات کو ناپسند سمجھتے ہیں کہ عورت از خود جماع کا مطالبہ کرے اور اس کو بے ادبی و بے شرمی شمار کیا جاتا ہے یا زیادتی کرتے ہوئے عورت کے ماضی کو مشکوک سمجھ لیا جاتا ہے۔ یہ درست نہیں ہے نادانی اور جہالت ہے۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عورت کے لیے حق ہے کہ وہ جماع کا مطالبہ کرے۔ اس لیے کہ مرد کا اس سے ہم بستری کرنا اس کا حق ہے جیسا کہ یہ عورت کا بھی حق ہے۔ اب اگر عورت ایک مرتبہ مطالبہ کرے تو شوہر کے ذمہ قضاءً لازم ہے کہ اس سے جماع کرے اور ایک مرتبہ کے علاوہ قضاءً تو لازم نہیں ہے لیکن دیانتاً لازم ہے۔ بعض نے کہا کہ قضاءً بھی لازم ہے۔

(البدائع الصنائع)

علماء فرماتے ہیں کہ جب عورت جماع کا مطالبہ کرے تو مرد کے لیے بہتر ہے کہ وہ جماع کے ذریعہ اسے فارغ کرے۔ البتہ مرد کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں بنایا جائے گا۔

کیوں کہ جماع کا مدار نشاط پر ہے مرد کو نشاط ہوگا تو انتشار ہوگا اور وہ جماع پر قادر ہوگا جب کہ عورت بغیر نشاط کے بھی جماع کرواسکتی ہے اس لیے مرد کے مطالبہ کے وقت اس پر

اجابت لازم ہے۔

(۲۷) کتنی مرتبہ جماع کرے؟ واضح رہے کہ شریعتِ مطہرہ میں ازدواجی تعلقات کے لیے کوئی میعاد مقرر نہیں کی گئی بلکہ یہ بات میاں بیوی کی باہمی رضامندی اور طبیعت کے نشاط پر چھوڑ دی گئی ہے۔ لہٰذا شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی قوت اور طاقت کے مطابق حتی الامکان بیوی کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرے۔ اِس میں کوتاہی نہ کرے۔شوہر بیوی کی رعایت رکھے اور بیوی کو چاہیے کہ وہ شوہر کی رعایت رکھے۔

حضرت حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں جس کو طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے کہ آزاد عورت سے چار دن میں ایک مرتبہ اور باندی سے سات دن میں ایک مرتبہ جماع کرلینا چاہیے۔ اگر یہ طاقت سے زیادہ ہو تو لازم نہیں ہوگا لیکن ظاہری مذہب یہ ہے کہ وہ عورت کے ساتھ رات گزارے اور گاہے بگاہے ہم بستری کر لے۔(شامی: ۳/۲۰۳)

(۲۸) ایک بیوی سے جماع روک کر دوسری بیوی کے لیے جماع کی قوت محفوظ کرنا تاکہ دوسری بیوی سے لذت زیادہ محسوس ہو؟ یہ درست نہیں ہے۔

مالکی فقہاء نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ: ایک بیوی سے جماع نہ کرنا اس غرض سے کہ دوسری بیوی کے لیے طاقت وافر ہو اور لذت کامل، یہ درست نہیں ہے۔(قَالَهُ الْخَلِيْلُ فِي مُخْتَصَرِہٖ)

(۲۹) حاملہ اور مرضعہ بیوی سے جماع کرنا؟ ایامِ حمل میں بیوی سے جماع کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ جو طریقہ اس کے مناسب اور آسان ہو وہ طریقۂ جماع اختیار کرنا چاہیے۔

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (پیٹ میں موجود بچہ) کو کھیتی (پیداوار) اور منی کو پانی سے تشبیہ دی ہے (سنن ابی داوٗد) اور پانی تو پیداوار کو فائدہ ہی پہنچاتا ہے۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وطی (جنین کی) سماعت و بصارت کے اندر زیادتی کرتا ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (جنین کے) بال اس سے بڑھتے ہیں۔(شامی: ۳/۴۹)

البتہ اگر بچہ دانی کمزور ہو یا عورت کو پیٹ کے نیچے کے حصہ میں تکلیف ہو یا اور کچھ ضرر کا اندیشہ ہو تو جماع سے رکنا چاہیے۔

اسی طرح رضاعت (دودھ پلانے) کی مدت میں بیوی سے ہم بستر ہونے میں کوئی مضائقہ

نہیں ہے۔ نبیِ کریم ﷺ نے غیل (مدّتِ رضاعت میں جماع کرنے سے) منع کرنے کا ارادہ فرمایا مگر جب آپ کو بتایا گیا کہ فارس و روم والے ایسا کرتے ہیں اور یہ ان کی اولاد کے لیے نقصاندہ نہیں ہوتا (تو آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔) (مسلم)

(۳۰) رمضان میں بیوی سے مقاربت کا حکم؟ ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ﴾ [البقرۃ:۱۸۷]

ترجمہ: ''تمھارے لیے حلال کر دیا گیا ہے کہ روزوں کی رات میں تم اپنی بیویوں سے بے تکلف صحبت کرو۔''

شروع شروع میں حکم یہ تھا کہ اگر کوئی شخص روزہ افطار کرنے کے بعد سو جائے تو اس کے لیے رات کے وقت بھی نہ کھانا جائز تھا نہ جماع کرنا۔ بعض حضرات سے اس حکم کی خلاف ورزی سرزد ہوئی اور انھوں نے رات کے وقت اپنی بیویوں سے جماع کر لیا۔ ان کی معافی کا اعلان کر کے یہ پابندی اٹھا دی گئی۔ البتہ دن میں روزے کی حالت میں جماع کرنا جائز نہیں ہے لیکن اپنی بیوی سے کھیلنے اور بوس و کنار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس شخص کے لیے جو اس بات سے مطمئن ہے کہ اس سے جماع کا صدور نہیں ہوگا۔

حضرت نبیِ کریم ﷺ روزے کی حالت میں اپنی زوجہ محترمہ سے بوس و کنار فرماتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اپنی خواہش پر زیادہ قابو یافتہ تھے۔ (مسلم:۱۱۰۶)

روزے کی حالت میں بوس و کنار کی وجہ سے اگر منی خارج ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ قضا لازم آئے گی۔ اگر اس دوران جماع ہو گیا تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم آئے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ)

خود پر اعتماد نہ ہو یا جوان ہو تو روزے کے دوران بوس و کنار سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(۳۱) حیض یا نفاس کی حالت میں بیوی سے مقاربت کرنا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

جب ہم میں سے کوئی بیوی حائضہ ہوتی اور رسول اللہ ﷺ اس کو ساتھ لٹانا چاہتے تو اس کو حکم دیتے کہ حیض کے شروع دنوں میں تہبند باندھ لے۔ پھر اس کو لٹاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اور تم میں سے کون اپنی خواہش پر ایسا قابو کر سکتا ہے جتنا نبی ﷺ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے؟ (بخاری:۳۰۲)

ایک شخص نے نبیِ کریم ﷺ سے سوال کیا: میری بیوی جب حیض کی حالت میں ہو تو میرے

لیے کیا حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ عورت ازار باندھے پھر آپ کا کام عورت کے اوپری حصہ پر ہے۔ (موطا:۱۲۶)

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حائضہ سے سب کچھ کر سکتے ہیں سوائے جماع کے۔

فقہائے احناف نے ازروئے احتیاط ناف کے نیچے سے استمتاع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام و ناجائز ہے۔

اگر کسی سے جماع کا ارتکاب ہو جائے تو توبہ کرلے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد بطور کفارے کے کچھ صدقہ کریں تا کہ نیکی سے گناہ ڈھل جائے۔ استطاعت ہو تو ایک دینار (۴ء۳۷ ۴ گرام سونا) یا آدھا دینار یا اس کی قیمت کے بقدر پیسے صدقہ کردیے جائیں کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں ہم بستری کرے اسے چاہیے کہ ایک یا آدھا دینار صدقہ کردے۔ (ترمذی)

(۳۲) مشت زنی کرنا اور مرد یا عورت کا جنسی کھلونے (آلات) استعمال کرنا؟ قرآن میں ہے: ﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ﴾ [المؤمنون:۷]

ترجمہ: ”ہاں، جو (اپنی شہوت پوری کرنے کے لیے) ان دو کے علاوہ کے طلب گار ہوں تو وہ حد سے گزر جانے والے ہیں۔“

یعنی بیوی اور شرعی کنیز کے سوا کسی اور طریقہ سے اپنی جنسی خواہش پوری کرنے کی کوشش کرنا حرام ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

کئی احادیث میں اس فعلِ بد پر وعیدیں وارد ہوئی ہیں اور اس فعل کے مرتکب پر لعنت کی گئی ہے اور ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ گفتگو فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف نظرِ کرم فرمائیں گے اُن میں سے ایک وہ شخص ہے جو اپنے ہاتھ سے نکاح کرتا ہے (یعنی مشت زنی کرتا ہے)۔ (شعب الایمان:۷/۳۲۹)

یہی حکم ان جنسی کھلونوں کا ہے جو مرد کے لیے بنائے گئے ہیں کہ مرد اس میں دخول کرکے لذت حاصل کرے اور منی خارج کرے۔

عورت کا انگلی سے یا کسی اور چیز سے فرج کو سہلانا یا کوئی مصنوعی جنسی آلہ (مشین) فرج میں داخل کرکے لذت حاصل کرنا اور شہوت پوری کرنا جائز نہیں ہے۔

البتہ اگر کبھی ایسی صورت حال پیدا ہوگئی کہ زنا میں مبتلا ہونے کا یقین ہوجائے اور اس سے بچنے کے لیے کسی نے یہ عمل کرلیا تو یہ زنا جیسے کبیرہ گناہ سے کم درجہ کا ہے۔

ایک نوجوان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں نوجوان لڑکا ہوں شدید شہوت محسوس کرتا ہوں۔ پس میں اپنے ذکر کو رگڑتا ہوں تا آں کہ انزال ہوجاتا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ زنا سے بہتر ہے اور باندی سے نکاح کرنا اس سے بہتر ہے۔ (سنن کبریٰ: ۱۴۱۳۳)

(۳۳) بیوی کے ہاتھ سے مشت زنی کروانے کا حکم؟ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ﴾

[المؤمنون: ۵-۶]

ترجمہ: ”جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے کہ (اس میں) ان پر کوئی ملامت نہیں۔“

ابنِ حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: منی کا جماع کے بغیر نکالنا کبھی حرام ہوتا ہے جیسے اپنے ہاتھ سے نکالنا کبھی مباح ہوتا ہے جیسے اپنی بیوی کے ہاتھ سے نکالنا۔

شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرد عورت سے ہر طریقہ سے متمتع ہوسکتا ہے حتیٰ کہ عورت کے ہاتھ سے مشت زنی کے ذریعہ سے بھی۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بیوی کے جز سے فائدہ اٹھانا جائز ہے جیسے دونوں رانوں کے درمیان ذکر رگڑ کر یا پیٹ پر رگڑ کر منی خارج کرنا۔ (شامی: ۲/۳۹۹)

(۳۴) بیوی کے دو پستانوں کے درمیان یا دو رانوں کے درمیان ذکر داخل کرکے منی خارج کرنا؟ مذکورہ عمل کی آپسی رضامندی سے گنجائش ہے۔قرآن میں ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ﴾

[المؤمنون: ۵-۶]

ترجمہ: ”جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے کہ (اس میں) ان پر کوئی ملامت نہیں۔“

مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ عورت کے تمام بدن کو چھوئے اسی طرح اپنے ذکر کو تمام بدن میں لگا سکتا ہے۔ اسی طرح عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ مرد کے تمام بدن کو ہاتھ لگائے۔

فتاوی شامی میں ہے:يَجُوْزُ لَه أَنْ يَلْمِسَ بِجَمِيْعِ بَدَنِه حَتّٰى بِذَكَرِه جَمِيْعَ بَدَنِهَا إِلَّا مَا تَحْتَ الْإِزَارِ فَكَذَا هِيَ لَهَا أَنْ تَلْمَسَ بِجَمِيْعِ بَدَنِهَا إِلَّا مَا تَحْتَ الْإِزَارِ جَمِيْعَ بَدَنِه حَتّٰى ذَكَرَه. (کتاب الحیض، ج:۱، ص:۲۹۳، ط:سعید)

مناسب یہ ہے کہ ہم بستری بھی بہتر طریقہ پر ہو۔ ”اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو عمدہ طریقہ پر کرنا طے کر دیا ہے۔“ (مسلم)

لہٰذا بیوی سے کھیلتے وقت بھی اس کا لحاظ رکھیں۔ بلند اخلاق کو یہاں بھی نہ بھولیں۔ کوئی ایسا طریقہ بھی نہ کیا جائے جس میں بیوی کو ہتکِ عزت محسوس ہو اور ان لوگوں کی نقالی بھی نہ کیا جائے جن کی فطرت ہی پلٹ دی گئی ہے۔

(۳۵) عورت کی شرم گاہ میں انگلی ڈالنا، اس کی شرم گاہ کو ہاتھ سے سہلانا یا بظر سے کھیل کر عورت کو لذت دینا جائز ہے۔ بالخصوص اس شخص کے لیے ایسا کرنا بہتر ہے جو سریع الانزال ہو اور عورت کے انزال تک اس کا ٹھہرنا دشوار ہو۔

فتاوی میں ہے: بیوی کو شہوت دلانے اور اسے برانگیختہ کرنے کے لیے اس کی شرمگاہ میں انگلی داخل کرنے کی گنجائش ہے۔ اسی طرح مرد انگلی کی جگہ کوئی جنسی کھلونا فرجِ خارج پر استعمال کرے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ ہاں عورت خود نہیں کرسکتی ہے۔

في الموسوعةِ الفقهيَّةِ الكُوَيْتِيَّةِ جاءَ: ”لَمْسُ فَرْجِ الزَّوْجَةِ: اتَّفَقَ الفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّهُ يَجُوزُ لِلزَّوْجِ مَسُّ فَرْجِ زَوْجَتِهِ. قالَ ابنُ عابدينَ: سَأَلَ أَبُو يُوسُفَ أَبَا حَنِيفَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَمَسُّ فَرْجَ امْرَأَتِهِ وَهِيَ تَمَسُّ فَرْجَهُ لِيَتَحَرَّكَ عَلَيْهَا، هَلْ تَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا؟ قالَ: لَا، وَأَرْجُو أَنْ يَعْظُمَ الأَجْرُ.

وقالَ الخَطَّابُ: قَدْ رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ قالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الفَرْجِ فِي حَالِ الجِمَاعِ، وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَيَلْحَسَهُ بِلِسَانِهِ، وَهُوَ مُبَالَغَةٌ فِي الإِبَاحَةِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ عَلَى ظَاهِرِهِ.

وقالَ الفَنَّانِيُّ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ: يَجُوزُ لِلزَّوْجِ كُلُّ تَمَتُّعٍ مِنْهَا بِمَا سِوَى حَلْقَةِ دُبُرِهَا، وَلَوْ بِمَصِّ بَظْرِهَا، وَصَرَّحَ الحَنَابِلَةُ بِجَوَازِ تَقْبِيلِ الفَرْجِ قَبْلَ الجِمَاعِ، وَكَرَاهَتِهِ بَعْدَهُ.“ (الاحکام المتعلقة بالفرج، ج:۳۲ ص:۹۱ ط: وزارة الأوقاف و الشئون الإسلامية)

ترجمہ: ''بیوی کے فرج کو چھونا''فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شوہر کے لیے بیوی کے فرج کو چھونا جائز ہے۔

ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اگر آدمی اپنی بیوی کے فرج کو چھوئے اور بیوی اس کے فرج کو چھوئے تا کہ اس پر شہوت پیدا ہو تو کیا آپ اس میں کوئی حرج سمجھتے ہیں؟ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''نہیں اور مجھے امید ہے کہ اس پر بڑا اجر ملے گا۔''

خطاب مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''جماع کی حالت میں فرج کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔'' اور ایک روایت میں اضافہ کیا: ''بلکہ اسے زبان سے چاٹنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔'' یہ جواز میں مبالغہ ہے لیکن ظاہری قول میں ایسا نہیں ہے۔

فنانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: ''شوہر کے لیے بیوی سے ہر طرح کے تمتع کا جواز ہے۔ سوائے دبر کے مقام کے۔ چاہے وہ بظر کو منہ سے چوسنے کی صورت ہی کیوں نہ ہو۔''

حنابلہ نے تصریح کی ہے کہ جماع سے پہلے فرج کو بوسہ دینا جائز ہے۔ البتہ جماع کے بعد اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۳۶) میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو چومنا: ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾

[الأعراف: ۱۵۷] ترجمہ: ''وہ گندی چیزوں کو حرام قرار دیں گے۔''

میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرم گاہ کو منہ لگانا شرعی مزاج اور فطری حیا کے منافی اور ممنوع ہے۔

فتاوی رحیمیہ میں ہے: ''بیشک شرم گاہ کا ظاہری حصہ پاک ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر پاک چیز کو منہ لگایا جائے اور منہ میں لیا جائے اور چاٹا جائے۔ ناک کی رطوبت پاک ہے تو کیا ناک کے اندرونی حصے کو زبان لگانا۔ اس کی رطوبت کو منہ میں لینا پسندیدہ چیز ہو سکتی ہے؟ تو کیا اس کو چومنے کی اجازت ہو گی؟ نہیں ہر گز نہیں۔ اسی طرح عورت کی شرمگاہ کو چومنے اور زبان لگانے کی اجازت نہیں۔ سخت مکروہ اور گناہ ہے۔ غور کیجئے! جس منہ سے پاک کلمہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔ درود شریف پڑھا جاتا ہے اس کو ایسے خسیس کام میں استعمال کرنے کو دل کیسے

گوارا کرسکتا ہے؟" [فتاویٰ رحیمیہ، ۱۰/۱۷۸،ط:دار الاشاعت کراچی]

مرد کے لیے اپنے عضوِ مخصوص کو عورت کے منہ میں دینا اور عورت کا اپنے منہ میں لینا شرعاً مکروہ اور منع ہے، جس پاکیزہ زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اسے ایسے کاموں میں استعمال کرنا مہذب انسان کا کام نہیں بلکہ یہ جانوروں کا فعل ہے۔ اس سے بچنا چاہئے اور شرم گاہ سے نکلنے والی مذی یا ودی کو نگلنا ناپاک ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔

البتہ ہمبستری کے دوران اپنی بیوی کی ٹانگوں اور رانوں کو چوم اور چوس سکتے ہیں۔نجاست کی جگہ سے منہ اور زبان کو پاکیزہ رکھا جائے گا۔ تاہم اگر کبھی جوش میں آ کر کسی سے یہ فعل سرزد ہو جائے (اور منہ میں ناپاکی نہ جائے) تو امید ہے کہ گناہ نہیں ہوگا۔

المحیط البرہانی میں ہے:"إِذَا أَدْخَلَ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ فِي فَمِ امْرَأَتِهِ فَقَدْ قِيلَ: يُكْرَهُ؛ لِأَنَّهُ مَوْضِعُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، فَلَا يَلِيقُ بِهِ إِدْخَالُ الذَّكَرِ فِيهِ، وَقَدْ قِيلَ بِخِلَافِهِ." (۵/ص۴۸۰)[از دار الافتاء بنوریہ]

(۳۷)دبر (پچھلی راہ) میں دخول کرنا یا صرف ذکر رگڑنا: اپنی بیوی کے دبر یعنی پچھلے حصہ میں دخول کرنے کے متعلق قرآنِ کریم میں اشارۃً اور احادیث میں صراحۃً ممانعت منقول ہے۔قرآن کی آیت: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴿البقرۃ:۲۲۳﴾ (تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔) یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ بیوی کی اس جانب دخول کیا جائے جو مقام کھیتی کا مقام ہے اور وہ آگے کی جانب ہے نہ کہ پچھلی جانب۔ اس آیت کی یہ تفسیر ابن عباس سے منقول ہے۔ لہٰذا پچھلے راستہ سے دخول کرنے کی حرمت قرآنِ کریم سے ثابت ہوتی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں صراحت سے حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔تم اپنی بیویوں کی پچھلی جانب میں دخول مت کرو۔ (سنن الترمذی)

بیوی کی پچھلی راہ پر ذکر رگڑنا یا انگلی داخل کرنا بھی ایک بُری حرکت ہے۔جان کر اس طرح کے غیر فطری عمل سے اجتناب کرنا چاہیے۔ غلبہ شہوت میں اس طرح کی حرکت سے لواطت جیسی بدفعلی کے گناہ کبیرہ کے سرزرد ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کو عقد

نکاح کی وجہ سے ایک دوسرے سے استمتاع اور فائدہ اٹھانے کی اجازت دی ہے۔اس کے لیے فطری طریقہ کے مطابق ہی ہمبستر ہونا چاہیے۔خلافِ فطرت طریقہ سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

(دار الافتاء بنوریہ)

(۳۸)جماع کے ذریعہ باہم فخر کرنا: حضرت نبیِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جماع کے ذریعہ سے ایک دوسرے پر فخر کرنا حرام ہے۔ (سننِ کبریٰ:۱۴۰۹۹)

(۳۹)مرد یا عورت کا ہم بستری کے باتیں دوستوں میں بیان کرنا: بستر کی باتیں اپنے دوستوں میں فخر و مباہات کے لیے یا چٹکلوں کے طور پر بیان کرنا جائز نہیں ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مقام اس شخص کا ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس خلوت اختیار کرے اور بیوی اپنے خاوند کے ساتھ خلوت اپنائے اور پھر وہ شخص بیوی کے راز افشا کر دے۔ (مسلم:۱۴۳۷)

(۴۰)جماع کرنے کا علم حاصل کرنا: یہ علم بھلے اور مہذب، جائز اور مباح طریقے سے سیکھنا چاہیے۔ہر ضروری چیز کا علم حاصل کرنے کا حدیث شریف میں حکم آیا ہے۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ہے: وَقالَ ﷺ: "طَلَبُ العِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ." رَوَاهُ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

قَوْلُهُ: "طَلَبُ العِلْمِ فَرِيضَةٌ"؛ وَاعْلَمْ أَنَّ المَرادَ بِالعِلْمِ الَّذِي هُوَ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ: العِلْمُ الَّذِي طَلَبُهُ فَرْضُ عَيْنٍ لَا فَرْضُ كِفايَةٍ، وَذٰلِكَ مُخْتَلِفٌ بِاخْتِلَافِ الأَشْخَاصِ ... وَكَذٰلِكَ مَن يَعْمَلْ عَمَلًا يَجِبْ عَلَيْهِ تَعَلُّمُ عِلْمِ ذٰلِكَ العَمَلِ. (کتاب العلم:۱/۳۱۸)

وَقِيلَ: "عِلْمُ البَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالنِّكَاحِ إِذَا أَرَادَ الدُّخُولَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا." (کتاب العلم:۱/۳۰۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔" یہ حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اس قول "علم حاصل کرنا فرض ہے" کا مطلب یہ ہے کہ وہ علم مراد ہے جس کا حاصل کرنا ہر شخص پر فرضِ عین ہے، نہ کہ فرضِ کفایہ۔اور یہ ہر انسان کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔...اسی

طرح جو بھی کوئی کام کرے، اس پر اس کام کے متعلقہ مسائل کا علم حاصل کرنا واجب ہے۔
اور بعض علمانے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ علم ہے جو بیع و شراء (خرید و فروخت) اور نکاح وغیرہ کے احکام کا ہے۔ اگر کوئی ان امور میں داخل ہونا چاہے (تو ان کے مسائل کا سیکھنا اس پر فرض ہو جاتا ہے)۔

زید بعض آداب کتاب ''آداب الجماع و المباشرۃ، اسلامی شادی'' وغیرہ کتابوں سے نقل کیے جاتے ہیں:

بعض آداب:

(۴۱) جماع کب کرنا چاہیے اور کب نہیں؟: جماع کا بہترین وقت غذا کے معدہ میں ہضم ہو جانے کے بعد ہی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ موسم کی مناسبت بھی ضروری ہے۔ بھوک کے وقت جماع کرنا ممنوع ہے، اس سے حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے۔ اور پُرشکمی کی حالت میں بھی جماع نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ ایسے وقت میں جماع کرنے سے شدید امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح آدمی تھکا ماندہ ہو تب بھی جماع مضر ثابت ہوتا ہے۔ نیز غسل کرنے اور استفراغ کے بعد اور اسی طرح کسی نفسانی کیفیت مثلاً رنج و غم یا فرط مسرت و شادمانی کے وقت بھی جماع بے حد مضر ہے۔ اور جماع کا عمدہ وقت رات کا ایک حصہ گذر جانے کے بعد ہے، جب کہ غذا کچھ ہضم ہو جائے، پھر جماع کے بعد غسل یا وضو کرے اور سو جائے۔ جماع کے بعد غسل کرنے کے بعد سو جانے سے اس کی ضائع شدہ قوت بازیاب ہو جاتی ہے اور جماع کے بعد حرکت و ریاضت سے پرہیز کرے، کیونکہ اس سے غیر معمولی نقصان کا اندیشہ ہے۔

(۴۲) جماع کا بہترین وقت: جماع کا بہترین وقت یہ ہے کہ جماع غذا ہضم ہونے کے بعد کیا جائے، بدن میں اعتدال ہو، نہ گرمی ہو نہ ٹھنڈک، نہ خشکی ہو اور نہ رطوبت، نہ امتلائے شکم ہو اور نہ بالکل خالی ہو، البتہ پُرشکم جماع کرنے سے جو ضرر ہوتا ہے وہ خالی پیٹ جماع سے ہونے والے ضرر کے مقابل کمتر ہوتا ہے۔ آدمی کو پوری طرح جوش اور شہوت کے وقت ہم بستر ہونا چاہئے کہ آدمی کا عضو تناسل پوری طرح استادہ (کھڑا ہوا) ہو اور اس کی استادگی میں کسی تکلیف اور کسی تخیل صورت کو دخل نہ ہو اور نہ بار بار عورت کو دیکھنے کے باعث ہوئی ہو۔
اور یہ بھی مناسب نہیں کہ خواہ مخواہ شہوت جماع کو ابھارے اور خود کو بلا ضرورت اس میں

مشغول کرے، البتہ اگر کثرت منی ہو، استادگی پوری ہو اور شہوت بھی پورے طور پر ہو اور جماع کرنے کی غیر معمولی خواہش ہو تو جماع کرنا چاہیئے۔ (طب نبوی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ (عشاء کی نماز کے بعد) شب کے نصف حصہ میں استراحت فرماتے تھے، اس کے بعد تہجد پڑھتے تھے، یہاں تک کہ اخیر شب ہو جاتی تب وتر پڑھتے تھے، اس کے بعد اپنے بستر پر تشریف لاتے، اگر رغبت ہوتی تو اہل کے پاس تشریف لے جاتے، یعنی صحبت کرتے، پھر صبح کی اذان کے بعد اٹھ کر اگر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے، ورنہ وضو فرما کر نماز کے لئے تشریف لیجاتے۔ (قدمر)

فائدہ: اطباء کے نزدیک صحبت کے لئے بہترین وقت اخیر شب ہے کہ وہ اعتدال کا وقت ہے نیز سوکر اٹھنے کے بعد طرفین کی طبیعت بھی نشاط پر ہوتی ہے۔ اول شب میں پیٹ بھرا ہوتا ہے ایسی حالت میں صحبت مضر ہوتی ہے اور بھوک کی حالت میں زیادہ مضر ہے۔ اخیر شب کا وقت اس لحاظ سے بھی اعتدال کا ہوتا ہے، لیکن یہ سب طبی مصالح میں شرعاً جواز ہر وقت حاصل ہے، نبی کریم ﷺ سے بھی اول شب اور دن کے مختلف اوقات میں صحبت کرنا ثابت ہے۔

(۴۳) عین نماز کے وقت صحبت: بعض مشائخ نے لکھا ہے کہ: عین نماز کے وقت اگر صحبت کی جائے اور اس سے حمل ٹھہر جائے تو وہ اولاد والدین کی نافرمان ہوتی ہے۔

(۴۴) پیشاب و پاخانہ کے تقاضے کے وقت جماع سے مرض کا اندیشہ ہے: پیشاب یا پاخانہ کا روکنا طبی اعتبار بھی صحت کے لئے مضر ہے۔فقہاء نے بھی پیشاب یا پاخانہ کی شدت (یعنی دباؤ معلوم ہوتے وقت) نماز میں داخل ہونے کو یا نماز باقی رکھنے کو مکروہ تحریمی لکھا ہے۔

(عمدۃ الفقہ ص ۲۶۹ ج ۲)

اسی طرح نبی پاک ﷺ نے پیشاب پاخانہ کے تقاضے کے وقت جماع سے بھی منع فرمایا ہے۔ کنز العمال میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

لا يجامعن أحدكم و به حقن من خلاء فانه يكون منه البواسير، ولا يجامعن احد كم و به حقن من بول فانه يكون النواصير

(ص ۳۵۵ ج ۱۷، رقم الحديث ۴۴۹۰۲)

تم میں سے کوئی بیت الخلاء کی ضرورت کے وقت جماع نہ کرے، کیونکہ اس سے مرض

بواسیر کا خطرہ ہے، اور تم میں سے کوئی پیشاب کے تقاضے کے وقت جماع نہ کرے، کیونکہ اس سے مرض"نو اصیر"(وہ زخم جو مقعد میں ہو کر الگ سوراخ بن جاتا ہے) کا اندیشہ ہے۔

(۴۵)شب جمعہ میں جماع کی فضیلت: عن اوس بن اوس قال : قال رسول الله ﷺ: من غسل يوم الجمعة و اغتسل و بكر و ابتكر و مشى و لم يركب و دنا من الامام و استمع و لم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة أجر صيامها وقيامها رواه الترمذى و ابوداود و النسائى و ابن ماجه

(مشكوة ، باب التنظيف والتبكير باب الجمعة)

حضرت اوس ابن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ: سرتاج دو عالم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن نہلائے اور خود نہائے، سویرے سے (جامع مسجد) جائے (تاکہ) شروع سے خطبہ پالے اور پیدل جائے، سوار نہ ہو، اور امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ سنے، نیز یہ کہ کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالے، تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور رات میں عبادت کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

حضرت مکحول تابعی سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو جمعہ کے دن غسل جنابت کرے تو فرمایا:"من فعل ذلك كان له اجران" کہ جو ایسا کرے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

(خصائص یوم الجمعۃ (ص ۲۹)

اس حدیث کی وجہ سے بعض علماء نے شب جمعہ میں وطی کو مستحب فرمایا ہے۔ کیوں کہ حدیث مبارک میں"غسل "کا لفظ ہے اس کا مطلب یہ کہ اپنی بیوی کو نہلائے مراد یہ ہے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے۔

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے: جمعہ کے روز اپنی بیوی سے ہم بستری بہتر ہے، اس لئے کہ اس سے زنا کا خطرہ دل میں پیدا نہیں ہوتا اور نماز میں حضور قلب حاصل ہوتا ہے۔

(مظاہر حق ص ۹۰۳ ج ۱)

انتخاب"الترغیب والترھیب "میں ہے: جو شبِ جمعہ میں اپنی بیوی سے ملا جس کی وجہ سے اس نے بھی غسل کیا اور خود اس نے بھی غسل کیا، اس لفظ"غسل "کا سین کی تشدید سے نقل ہونا اسی کو راجح بتاتا ہے، اس صورت میں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جسم اور لباس کی پاکیزگی کے

ساتھ ساتھ جذبات اور خیالات بھی پاکیزہ ہو جائیں گے اور نفس زیادہ سکون واطمینان کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو سکے گا۔ (ص ۱۵۵ ج ۲)

(۴۶)جماع کے وقت بیوی کی شرمگاہ دیکھنا اور ملاعبت کا حکم: حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ویستحب لھا الملاعبة قبل الجماع یعنی ادب یہ ہے کہ جماع سے قبل عورت سے ملاعبت کرے۔

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: یسن مؤکدا تقدیم الملاعبة و مص اللسان علی الجماع و کرہ خلافه جماع سے پہلے بیوی سے ملاعبت کرنا اور زبان کو چوسنا وغیرہ سنت موکدہ ہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ (فیض القدیر ص ۱۱۵ ج ۵)

فتاوی عالمگیری" میں ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اولیٰ یہ ہے کہ جماع کے وقت اپنی زوجہ کی فرج دیکھے، تاکہ لذت پوری پوری حاصل ہو۔

(۴۷)جماع سے قبل کوئی کپڑا بچھادے: آداب جماع میں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ بوقت صحبت نیچے کوئی کپڑا بچھادے، تاکہ بستر وغیرہ خراب نہ ہو۔ اور جماع کے بعد عضو خاص کو صاف کیا جا سکے۔ (دینی دستر خوان)

(۴۸)بوقت صحبت قبلہ رو منہ نہ کرے: صحبت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ قبلہ رخ نہ ہونا چاہئے۔ امام غزالی نے لکھا ہے کہ: صحبت کے وقت قبلہ کی جانب سے ہٹ جاوے کہ تعظیم قبلہ اس کا مقتضی ہے۔

شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: ولا یستقبل القبلة عند المجامعة جماع کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: اپنی عورت سے جماع کرتے وقت ایسا کرنا (یعنی قبلہ رخ ہونا) بھی مکروہ ہے۔ (فتاوی عالمگیری)

(۴۹)ہم بستری کے وقت بات چیت کرنا: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: حالتِ جماع میں اپنی بیوی سے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں، ممانعت دوسرے سے کلام کرنے کی ہے۔

سوال: مرد اپنی منکوحہ سے حالت جماع میں کسی قسم کی گفتگو کرسکتا ہے یا نہ؟

الجواب: حالت جماع میں کلام کرنا مکروہ ہے، لما فی الدر المختار لیکن یہ جب ہے کہ کسی دوسرے سے کلام کرے۔ اور خود ز وجہ سے کلام کرنے میں مضائقہ نہیں۔

(امداد المقتیین سوال نمبر (۹۳۸))

(۵۰) حاملہ بیوی سے جماع: شریعت میں حاملہ عورت سے وطی کے بارے میں کوئی تحدید نہیں ہے جب تک عورت کو ضرر اور تکلیف پہنچنے کا خطرہ نہ ہو حالت حمل میں وطی کرنا جائز ہے۔

قال في الهندية : واما اذا اقر الزوج ان الحبل منه فالنكاح صحيح بالاتفاق وهو غير ممنوع من وطئها۔ (عالمگیری ص ۵۴۶، ج ۱، الباب السابع فی النفقات)

بعض آدابِ جماع کتاب سنن و آداب نقل کیے جاتے ہیں:

(۵۱) بیوی کے میسر ہو جانے پر اللہ کی نعمت کا استحضار کرنا: قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ :

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ [الروم:۲۱]

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے: اور اُس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اُس نے تمھارے لیے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں ؟ تا کہ تم اُن کے پاس جا کر سکون حاصل کرو، اور تمھارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے، یقیناً اس میں اُن لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔

(۵۲) حقوق زوجیت کی ادائیگی اور صالح اولاد کے حصول کی نیت کرنا: قال النبي ۔۔۔ الكيس الكيس يا جابر . [بخاری، کتاب النکاح، باب طلب الولد ۲:۷۸۹، ح:۵۲۴۵]

آپ ﷺ نے حضرت جابر سے ایک طویل حدیث میں فرمایا: اے جابر! اولاد کی کوشش کرو، اولاد کی کوشش کرو۔

خوشبو لگانا۔ [الأدب فی الدین:۵۵]

محبت کا اظہار کرنا اور محبت کی باتیں کرنا۔ [أیضاً]

(۵۳) خروج منی کے وقت (دل میں) یہ دعا پڑھنا: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِّلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنَا نَصِيباً۔

قال علقمة: أن ابن مسعود كان إذا غشى أهله فأنزل، فقال: اللّٰهُمَّ لا

تجعل للشيطانفيما رزقتنا نصيبا.

[مصنف ابن ابی شیبه باب ما يدعو به الرجل إذا دخل على أهله، ٦: ٩٢ ، ح: ٢٩٧٣٤]

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب اپنی بیوی سے صحبت فرماتے تو بہ وقت انزال یہ دعا پڑھتے: اللهم لا تجعل الخ۔

(۵۴) حالت جنابت میں سونے کا ارادہ ہو تو وضو کر لینا: قالت عائشة: كان النبي الله إذا أراد أن ينام وهو جنب، غسل فرجه وتوضأ للصلاة .

[بخاری، کتاب الغسل، باب نوم الجنب: ۴۲، ح:۲۸۸]

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ کو دھو لیتے، اور نماز کی طرح وضو فرماتے۔

(۵۵) حالت جنابت میں کسی چیز کے کھانے پینے سے پہلے ہاتھ دھو لینا: قالت عائشة: أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن يأكل أو يشرب وهو جنب غسل يديه ثم يأكل ويشرب. [أبو داود، کتاب الطهارة، باب الجنب يأكل، ۱:۲۹، ح: ۲۲۳]

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جنابت کی حالت میں کھانے یا پینے کا ارادہ فرماتے، تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو لیتے پھر کھاتے پیتے تھے۔

(۵۶) صحبت کے وقت دوسری عورت کا تصور کرنا حرام ہے: فرمایا اگر اپنی بیوی کے پاس ہو اور صحبت کے وقت کسی اجنبیہ کا قصداً تصور کرے تو وہ حرام ہوگا۔ (اسلامی شادی)

(۵۷) حالت حیض میں بیوی سے استمتاع (لذت حاصل کرنے) کے حدود: عن زيد بن أسلم أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما يحل لي من امرأتي وهي حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتشد عليها إزارها ثم شأنك بأعلاها. (موطا امام مالک)

یعنی ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! میری بیوی جب حائضہ ہو تو میرے لیے اس سے کیا جائز ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی کمر پر ازار (کپڑا) مضبوطی سے باندھ لے، پھر تم اس کے اوپر والے حصے سے (لذت حاصل کرنے میں) آزاد ہو۔

یعنی ناف سے اوپر والے حصہ سے لطف اندوز ہونا جائز ہے۔ ناف سے لے کر گھٹنے تک کے حصہ سے لطف اندوز ہونا وہاں ذکر لگانا یا بوسہ لینا یا ہاتھ پھیرنا بلکہ دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ حائضہ بیوی کے ساتھ بالکل برہنہ ہوکر لیٹنا بھی درست نہیں ہے۔

اسلامی شادی میں ہے: حیض و نفاس کی حالت میں عورت کی ناف اور رانوں کے درمیان کے جسم کو دیکھنا یا اس میں اپنے جسم کو ملانا جب کوئی کپڑا درمیان میں نہ ہو اور صحبت کرنا حرام ہے۔

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کی ناف کے اوپر اور رانوں کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان میں نہ ہو اور ناف اور رانوں کے درمیان کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے بلکہ حیض کی وجہ سے عورت سے الگ ہوکر سونا یا اس کے اختلاط (ملنے جلنے) سے بچنا مکروہ ہے۔

(۵۸) بعض حالات میں بیوی سے صحبت کرنے کی ضرورت: اگر کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو فوراً ادھر سے نگاہ پھیر لو اور اگر اس کا کچھ خیال دل میں رہے تو اپنی بیوی سے فراغت کر لینا چاہیے اس سے وہ وسوسہ دفع ہو جاتا ہے۔

حدیث پاک میں اجنبیہ عورت کی طرف میلان ہونے کا جو علاج اپنی بیوی سے مشغول ہونا آیا ہے، اس حدیث میں یہ ٹکڑا بطور علت کے ارشاد ہوا ہے۔

إِنَّ الَّذِي مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا (یعنی جو شیئ اس عورت کے پاس ہے وہ اس کے پاس بھی ہے) مولانا یعقوب صاحب رحمہ اللہ نے اس کی عجیب شرح فرمائی تھی وہ یہ کہ اشیاء متباذلہ (یعنی جو چیزیں استعمال میں آتی ہیں) ان کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ ان سے صرف رفع حاجت مقصود ہو لذت مقصود نہ ہو جیسے پاخانہ کرنا دوسرے وہ جن میں صرف لذت مقصود ہو جیسے پیاس نہ ہونے کی صورت میں نہایت خوشبودار شربت پینا جیسے جنت میں ہوگا تیسرے وہ جس میں دونوں ترکیب ہو۔

تو نبی کریم ﷺ اس حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں کہ گو جماع میں زیادہ تر نفس کو لذت مقصود ہوتی ہے مگر تم دوسرا مراقبہ کرلیا کرو یعنی یہ کہ دفع حاجت مقصود ہو اور اسی میں راحت ہے اور جب مقصود دفع حاجت ہے تو اس میں اپنی اور دوسری عورتیں سب برابر ہیں۔

اور زانی کو چونکہ محض لذت مقصود ہوتی ہے اس واسطے ساری دنیا کی عورتیں بھی اگر اس کو

میسر ہو جائیں اور ایک باقی رہ جائے تو اس کو یہ خیال رہے گا شاید اس میں اور طرح کا مزہ ہو اسی واسطے وہ ہمیشہ پریشانی میں رہتا ہے۔ بخلاف اس شخص کے جو رفع حاجت کو زیادہ مقصود سمجھے گا وہ بہت مطمئن ہوگا۔ (اسلامی شادی)

(۵۹) گرم پانی سے غسل کرنا: جماع سے پہلے اگر بیوی گرم پانی سے نہالے تو یہ عمل لذت جماع کو دو بالا کر دیتا ہے، کیوں کہ گرم پانی سے عورت کے بدن میں ایک طرح کی تراوٹ، ملائمت اور گداز پن پیدا ہوتا ہے جو مرد کو بہت پسند آتا ہے اور عورت کی بھی جماع کی چاہت بڑھ جاتی ہے۔

(۶۰) پھٹکری استعمال کرنا: جماع سے پہلے یہ عمل کر لینا بھی مفید ہے بالخصوص جب بیوی سے بچہ کا تولد ہو چکا ہو اور وہ ماں بن گئی ہو، کیوں کہ تولد کی وجہ سے عورت کی اندام نہانی پہلے کے مقابلے کشادہ ہو جاتی ہے، اب مرد کو پہلے کی طرح کسا ہوا حصۂ بدن اور گرم محسوس نہیں ہوتا، اس لیے اگر عورت جماع سے قبل گرم پانی میں پھٹکری ڈال کر بیٹھ جائے تو اندام نہانی قدرے تنگ اور گرم ہو جائے گی۔

بھولا ہوا سبق [1]

چہل سال عمر عزیزت گزشت

مشورے میں خیر ہے --- پڑھ کر میں شادی سے پہلے ---- ایک خیر خواہ سے --- آداب معاشرت و مباشرت معلوم کرنے گیا --- صاحب نے کہا کہ بیٹا --- وہ دیکھو چڑا اور چڑی --- وہ دونوں اوپر نیچے تھے --- کہا کہ بیٹا ان کو کس نے سکھایا؟ --- میں سمجھ گیا کہ یہ ایک فطری عمل ہے --- سیکھے بغیر سب کچھ آجاتا ہے --- لیکن انھوں نے اس لائن کی کتابیں پڑھنے کا مشورہ دیا --- پوشیدہ راز سے سر بستہ راز تک --- پنڈتوں کی مترجم کتابوں سے لے کر ڈاکٹر اور مولانا تک کہ کتابیں چھان ڈالیں --- لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ --- بعض علوم سر انجام دے کر ہی حاصل ہوتے ہیں --- ایک من گھڑت واقعہ بھی سن رکھا تھا --- ایک محقق نے حج پر ایک کتاب لکھی ---- پہنچ کر خود ہی الٹا طواف کرنے لگے --- کتاب پڑھ کر بھی اطمنان

---

[1] بے تکلف دوستوں میں یہ مضمون لکھا گیا تھا، جن کی عمریں چالیس سے تجاوز کر چکی تھیں کتاب کی مناسبت سے یہاں درج کیا جاتا ہے۔ اس میں کچھ باتیں مکرر بھی ہیں۔

نہیں تھا۔۔۔ بے تکلف یار نے تمثیل دیتے ہوئے سمجھایا۔۔۔ بھائی ہاتھ پکڑ کر کچھ دیر باتیں کرنا۔۔۔تھوڑا اگر دن ہاتھ پھرانا۔۔۔ یہ سب سیکھنا نہیں ہے (میں نے دل میں کہا)۔۔۔اس نے کہا کہ۔۔۔ پھر چھلی ہوئی مرغی دیکھی ہے؟ کس طرح زمین پر پڑی ہوتی ہے؟۔۔۔مرغی کے قصائی کی دکان پر۔۔۔ بس تھوڑا کمر کے نیچے تکیہ رکھ دینا۔۔۔ میں فون پر اچھل گیا۔۔۔تمثیل سے تصویر کافی حد تک واضح تھی۔

ہمارے لوگ سیکس ایجوکیشن کے خلاف ہیں،اور ہونا بھی چاہیے،لیکن جماع صرف فراغت حاصل کرلینا کا نام نہیں ہے،اس کا دوسرا نام استمتاع اور استلذاذ ہے،ایک حد تک اس کو سیکھنا برا نہیں ہے، مجھے یاد ہے ہمارے ایک بہت ہی موقر استاذ،جو بہت ہی نپا تلا مزاح فرمایا کرتے تھے،انھوں نے سبق کے دوران کافی حد تک لذت دینے اور لذت حاصل کرنے اور اجڈ لوگوں کی روش سے بچنا سکھایا تھا اور آخر میں کہا تھا کہ میں یہ بھی سکھلایا کرتا ہوں۔

حضرت نبی کریم ﷺ کنواری عورت سے بھی زیادہ حیاء رکھتے تھے،آپ نے ہر طرح کی تعلیم دی لیکن جو باتیں آپ کے شایان شان موافق حیاء نہیں تھیں، کبھی قرآن نے کبھی ازواج مطہرات نے تو کبھی صحابہ نے ان کو بیان فرمایا۔

طریقہائے جماع ایک ایسا فن ہے کہ ہدایت کی کتاب اس کے جزئیات سے تو بحث نہیں کرسکتی البتہ اصول بیان کرسکتی ہے اور بیان کرنا ضروری بھی ہے۔

آپ صرف اس آیت کی فصاحت و بلاغت، گہرائی و گیرائی اعجاز و جامعیت پر غور کریں، نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴿البقرۃ:۲۲۳﴾ تشبیہ پر غور کیجیے۔۔۔عورت کو کھیتی سے تشبیہ دی۔۔۔ کھیتی وہ ہوتی ہے جس میں بیج ڈالنے سے پیداوار ہو۔۔۔ جائے حرث قبل ہے دبر تو موضع فرث (گندگی) ہے۔۔۔ جماع استلذاذ اور استمتاع تو ہے۔۔۔ لیک ہم بستری نرے مزے کا نام نہیں۔۔۔ اس سے مقصود ابقائے نسل انسانی بھی ہے۔

کہا گیا "أَنَّىٰ شِئْتُمْ "سوراخ ایک رکھنے کے بعد کتنا عموم رکھا۔۔۔ ذرا دیکھو تو صحیح۔۔۔ صاحب جلالین۔۔۔ جو خود بہت کم لکھنے کے عادی ہیں۔۔۔۔ لکھنے پر مجبور ہوگئے۔۔۔ من قيام وقعود واضطجاع وإقبال وإدبار۔۔۔ کھڑے ہوکر بھی ہم بستری

کر سکتے ہو۔۔۔ بیٹھ کر بھی۔۔۔ پہلو کے بل لیٹ کر بھی، سامنے سے اتر کر بھی اور پیچھے سے آ کر بھی۔۔۔

یعنی اس آیت میں جو رخصت اور چھوٹ دی گئی اندازہ لگانا مشکل ہے، لیکن شرط یہی ہے کہ آنا اپنی کھیتی میں ہے دبر جو جائے محظور ہے اس سے دور رہنا ہے۔

ہمارے ساتھی عموما چالیس پار ہو چکے ہیں۔۔۔ گیند بلے کا کھیل ان کے لیے پرانا ہو گیا ہے۔۔۔ ایک ہی طریقے سے گلی ڈنڈا کھیلتے کھیلتے۔۔۔ وہ بور ہو گئے ہیں۔۔۔ گلی اڑانا اور ڈنڈا مارنا۔۔۔ کچھ نیا نہیں۔۔۔ کھانے کا شوق ہے۔۔۔ پینے میں بھی ذوق رکھتے ہیں۔۔ لیکن چائے ایک ہی طرح کی پینے کا مزاق رکھتے ہیں۔۔۔ بڑے بزرگ کہتے ہیں۔۔۔عورت کو اگر خوش مزاجی اور سیرابی حاصل ہو۔۔۔ بہت سی نصیحتوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔۔۔ بہت سی مخاصمتیں دم توڑ دیتی ہیں۔۔۔ بہت سی نااتفاقیاں، شکوے شکایات جنم نہیں لیتیں۔۔۔ اور اس موقع پر جو چھاپ پڑتی ہے۔۔۔ وہ تندرست، صحت مند، ہوشمند اولاد ہوتی ہے۔ آپ جانتے ہیں وطی کے معنی کیا ہیں؟۔۔۔ روندنا، قدموں کے نیچے مسلنا۔۔۔ روندنے کے بعد حالت کس کی بری ہوتی ہے؟ بدحال کون ہوتا ہے؟ مجھے پتا ہے۔۔۔ جواب آپ یہی دیں کہ۔۔۔فراش۔۔۔ صاحب فراش پہلے بھی تندو توانا تھا اب بھی۔۔ لیکن سوچو اگر صاحب فراش ہی لڑکھڑانے لگے۔۔۔ بد حال ہی نہیں بلکہ پریشان حال ہو جائے۔۔ تو چہ باید کرد۔۔۔ اس لیے

فدوی اپنے چالیس پار ساتھیوں کے سامنے چار طریقے۔ جن کی طرف اشارہ قرآن و حدیث میں دیکھیے۔ رکھنا چاہتا ہے۔۔

زن چشیدہ ہو یا زن گزیدہ ہو یا زن کشیدہ ہو یا زن پذیرفتہ زنان کی احتیاج ہر کسی کو ہے، خواہش دلوں میں ہر ایک کے جوان ہے ارمان اور تمنائیں ہیں کہ فراش میں کما و کیفا اضافہ ہو، کم و عدد کی بحث فی الحال یہاں نہیں ہے لیکن ضرورت بستر کی زندگی کو کیفا مضبوط کرنے کی ہے۔ ایک کامیاب مرد وہ سمجھا جاتا ہے کہ نفْس (بسکون الفاء) بھی اس کے قابو میں ہو اور نفَس (بفتح الفاء)، اول پر قدرت یافتہ ہو گا انسان خود پر قابو پا سکے گا ثانی پر کنٹرول ہو گا تو وہ اپنی گھر والی ہر قابو پا سکے گا۔

ایک اچھی جفتی کا اندازہ آپ ان دو واقعوں سے لگا سکتے ہو؛

امام اصمعی کہتے ہیں کہ امرء القیس نے ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام جندب تھا، پہلی رات میں رات کا ابھی پہلا ہی حصہ گزرا تھا اس نویلی دلہن نے اپنے شوہر امرء القیس کو یہ کہہ کر اٹھایا کہ اٹھو اے بہترین کڑیل جوان! صبح ہوگئی, جب اس نے دیکھا کہ ابھی تو رات ہی ہے تو اس نے پوچھا کیوں بیگم آپ نے ایسا کیا؟ بیگم ٹال رہی تھی لیکن یہ بضد تھا تو، تو بیگم نے کہا:

لأنك ثقيل الصدر، خفيف العجز، سريع الإراقة، بطيء الإفاقة.

چار صفات گنوائی:

(۱)اس لیے کہ تو سینے پر بھاری ہے یعنی جماع کرتے وقت سینے پر پڑ جاتا ہے،(عورت کو جماع کے تھوڑا کھلا کھلا اچھا لگتا ہے تا کہ وہ بھی برابر لذت حاصل کرے اگر مرد عورت پر اپنا پورا وزن ڈال دے تو عورت کا مزہ ختم ہوجاتا، ایسا وہ شخص کرتا ہے جس کے بازو کمزور ہو۔

(۲) اور تو ہلکی سرین والا ہے (عورت کو مرد کی بھاری سرین پسند آتی ہیں. تا کہ اس کو اس کی چار شاخوں کے درمیان بوجھ محسوس ہو سکے، اور جس کا پیٹ آگے کو نکل گیا ہو وہ کما حقہ اس جگہ پر زور ڈال ہی نہیں سکتا، وہ زور ڈالنے کی کوشش کرے گا تو اس کا پیٹ پیٹ سے اڑ جائے گا،یہ بات سمجھنے جیسی ہے کہ جب پیٹ ڈھنگ سے معانقہ نہیں کرنے دیتا تو ایلاج کیسے کرنے دیگا، نیز ہلکی سرین والے کی نصفِ اسفل کی تمام چیزیں ہلکی ہی ہوتی ہیں، آپ نے دیکھا ہوگا جس کے انگلیوں کے پوروے لمبے ہوتے ہیں اس کی کلائیاں اور بازو بھی لمبے ہوتے ہیں، عورت بہت سمجھدار تھی امرء القیس کو اسی کی زبان میں سمجھا رہی تھی۔

(۳) تیسری بات یہ کہی کہ ”تو پانی بہت جلدی بہانے والا ہے“ (میں پک کر گرم توا ہو چکی ہو، تم لگے کمر بند باندھنے، ابھی تو مجھے لذت آنا شروع ہوئی تھی! میری پراگندگی کو سمیٹا گا کون؟)

یہ ایک ایسا مسئلہ بہت سے نیم حکیموں کی دوکان اسی سے رواں ہے، منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی بہت سے مرد مُنزِل (بضم المیم) ہوجاتے ہیں، ظاہر ہے عورت کو اس کو کوئی فکر نہیں ہوتا کہ اس کا انزل سے پہلے بھی راستہ وا تھا اور انزال کے بعد بھی راستہ وا ہے وہ برابر لائقِ جفتن باقی رہتی ہے لیکن مرد منزل ہونے کے بعد کسی کام کا نہیں رہتا، ایسے اشخاص کو نفس شناس طبیب مشورہ دیتے ہیں کہ روٹی توے پر رکھنے سے پہلے ہی خوب گرم کرلیا کرو کہ جیسے ہی روٹی توے پر رکھی جائے روٹی پک جائے، یعنی جم کر ملاعبت کیا کرو، ملاعبت کا مطلب ہوتا ہے ایک

دوسرے سے کھیلنا یہ ایک مفید مبارک عمل ہے اس میں مرد بعض بیہودگیوں سے بچتے ہوئے عورت کو کافی حد تک رام کرسکتا ہے ،عورت کے جسم کے بعض حصہ ایسے ہوتے جو کافی حساس ہوتے ہیں، ذرا سے لمس سے وہ مچل جاتی ہے اس کے بدن میں جھنجھنی سی چھا جاتی ہے کہہ لیجیے کہ ہلکا کرنٹ سا دوڑ جاتا ہے، کچھ جگہیں تو تمام میں مشترک ہوتی ہیں، جیسے پشت، بالائی سینہ، گردن، کانوں کی لو اور پہلو یعنی جس حصہ پر وہ کروٹ لیتی ہے بطور خاص سر پستان اور بظر اندام نہانی۔ان حصوں سے ہونٹ سے زبان سے ،انگلیوں کے سرے سے کھیل کر عورت کو بے قابو کیا جاسکتا ہے۔

ایسا وہ مرد خوب کرسکتے ہیں جن پر کاروبار کا بار نہ ہو ، ذہن پر کسی قسم کا دباؤ اور ہاتھ پاوں شل کردینے والا محنتی کام کا بوجھ نہ ہو۔ہاں بظر اندام نہانی پر ہونٹ نہیں لگائے جائیں گے۔

(۴)چوتھی بات اس عورت نے کہی: اس لیے کہ تو افاقہ میں بڑا سست ہے یعنی ایک مرتبہ جماع سے فارغ ہونے کے بعد دوسری مرتبہ تیار ہونے میں بہت دیر لگاتا ہے ، جو کڑیل صحت مند جوان ہوتے ہیں ان میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ ایک مرتبہ فراغت کے بعد بہت جلد دوسری مرتبہ کے لیے مستعد ریڈی تیار ہوجاتے ہیں۔ اب یہ صاحب ایسے ہیں کہ اس سنڈے کے بعد اب اگلے سنڈے تک انتظار کرو، نہ کوئی حرکت ہے نہ سنسناہٹ۔

بے سدھ پڑا ہوا ہوں بستر پر اس طرح
لیٹا ہوا ہوں جیسے خود کو دبا کے میں

یہ خوبی اسی وقت آسکتی ہے جب غذا مقوی روغن دار ہو مرد وڑا پاؤ، سموسہ چائے جلیبی کے بجائے صحت بخش طاقت ور غذا کھائے۔ خاص طور پر جماع سے فارغ ہوکر کوئی مرغن مقوی غذا کھائے، ہمارے ایک مشفق بزرگ کا بتایا ہوا نسخہ پیش خدمت ہے انھوں نے کہا تھا کہ بیٹا: ”آدھا کپ دیسی گھی لینا اس میں آدھا کپ اصلی شہد ملانا اور دیسی انڈا ڈال کر پھینٹ دینا اور شام ۷ بجے اگر مکمل کھاسکو تو کھالینا اور جماع بعد کوئی مرغن غذا ضرور لینا اور ناشتہ ابلے ہوئے دیسی انڈا اور دودھ سے کرنا۔“ (بواسیر والے احتیاط کریں)

دوسرا واقعہ

یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں گیارہ عورتوں نے اکٹھا ہوکر عہد کیا کہ ہم اپنے شوہروں کے بارے میں سچ کہیں سچ کے سوا کچھ نہ کہیں گے: ان میں سے ساتویں عورت نے کہا کہ میرا شوہر بہن میرا شوہر! بلکل نکما، اس میں حد سے زیادہ درماندگی اور سستی ہے کسی مرض کی دوا نہیں، ہر کام اس پر بوجھ ہوجاتے ہیں اور وہ بیوی پر بوجھ ڈالنے والا ہے، (یعنی جماع کے وقت اپنی بیوی پر پڑ جاتا ہے، جلد فارغ ہوکر اپنا ڈھیلا ٹھنڈا جسم بیوی پر ڈال دیتا ہے۔)

قابل شرم بات ہوتی کہ مرد کو جہاں فاعل بنایا گیا تھا وہ وہاں مفعول بن جاتا ہے، جہاں اس کو لذت دینے والا بنایا گیا تھا وہ وہاں فقط لذت حاصل کرنے والا بن جاتا ہے، ہم نے اپنے ایک باذوق ساتھی سے چٹکلہ سنا ہے: کسی نے سوال کیا کہ جماع، مجامعت مفاعلہ کا مصدر ہے اس میں فعل کا صدور جانبین سے ہوتا ہے، لیکن کس کو مزہ زیادہ آتا ہے؟ تو جواب میں کہا گیا کہ آپ نے کبھی انگلی سے کان میں کھجایا ہے؟ کہا کہ ہاں، فرمایا: کہ مزہ کس کو زیادہ آتا ہے کان کو یا انگلی کو؟

اسی وجہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میاں بیوی نے رمضان کے دن میں مجامعت کر کے روزہ فاسد کر دیا تو عورت پر کفارہ نہیں آئے گا اس لیے کہ جماع تو مرد کا فعل ہے عورت تو متعلقۂ جماع ہے، صاحب ہدایہ نے اس دلیل کی تردید بھی نہیں کی۔ تو ذرا سوچو جو صاحب جماع ہے اس کا کیا ہوکر رہ جائے گا جب وہ متعلق جماع ہو جائے؟

آدمی اپنی کہی ہوئی بات کا پہلا مخاطب ہوتا ہے تو مناسب سمجھا کہ وہ چار طریقہ ذکر کیے جائے جن کے بیان میں تاخیر ہوگئی ہے۔

جو زمان طالب علمی میں یا بعد فراغت فوراً نکاح کرتے ہیں وہ عموماً شعبان میں کرتے ہیں، اور ان کا سرور شہر رمضان میں آجاتا ہے، معلموں کو بھی قدرے فرصت رمضان ہی میں میسر آتی ہے۔ یہ ان کی تعطیل کلاں ہوتی ہے یہی ان کے لیے کلیاں چٹخانے کا وقت ہوتا ہے۔

ہونا تو یہ چاہیے کہ رمضان میں "شدِّ مئزر" اور "إحياء الليل" ہو لیکن ہمیں نو آموز اور نو وارد کو معذور سمجھنا چاہیے۔ پھر شریعت نے "لكل امرئ مانوى" کہہ بہت سے مباحات کو بھی عبادت کا درجہ دے دیا ہے۔ اور جماع تو درحقیقت عبادت ہے۔

جماع کا عبادت ہونا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے کسی کا اپنی (بیوی، باندی) سے جماع کرنے میں صدقہ کا ثواب ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے کیا اس میں بھی اجر ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ذرا بتاؤ اگر وہ حرام کاری کرتا تو اس پر گناہ نہ ملتا؟ (مسلم شریف)

طبرانی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے دریافت فرمایا: آج کسی کی عیادت کی ہے؟ کہا نہیں۔ دریافت فرمایا کوئی صدقہ کیا ہے؟ کہا کہ نہیں۔ دریافت فرمایا کہ اپنی بیوی سے ہم بستری کی ہے؟ کہا کہ نہیں۔ فرمایا ہم بستری کرلو، اس لیے کہ آپ کی طرف سے ان پر یہ صدقہ ہے۔ راوی کہتے ہیں یہ جمعہ کا دن تھا، اس لیے بعض حضرات نے جمعہ کے دن / جمعہ کی رات کو جماع کرنا مستحب قرار دیا ہے۔

بہر حال جماع جو کہ عبادت ہے اس میں مندرجہ ذیل نیات کر کے راتوں کو رنگین کرنے کے ساتھ ساتھ احیاء کا کچھ نہ کچھ ثواب بھی حاصل ہوسکتا؛

استمتاع کی نیت

جماع نام ہی استمتاع کا ہے، صرف استمتاع کی نیت بھی اچھی ہے کہ عورت "خير متاع الدنيا" ہے اور "استمتعتم" میں اس کی طرف اشارہ بھی ہے۔

علماء فرماتے ہیں یہ نیت ہو؛ قضاء الوطر بنيل اللذ و التمتع بالنعم؛ یعنی حاجت طبعیہ کا پورا کرنا حصول لذت کے ساتھ اور شہوت وعورت جو اللہ تعالی کی نعمت ہیں، ان سے جائز اور مناسب طریقہ سے متمتع ہونا۔

الدر المنضود میں ہے: "منافع نکاح میں سے یہی ایک منفعت ایسی ہے جو جنت میں پائی جائے گی، اس لیے کہ جنت میں گو نکاح ہوگا لیکن توالد و تناسل وہاں نہیں ہوگا بلکہ جماع صرف حصول لذت و راحت کے لیے ہوگا میں کہتا ہوں نکاح کے اس فائدہ کا حصول اول تو محسوس و مشاہد ہے دوسرے احادیث میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔"

پاک دامنی کی نیت

اپنی اور اپنی بیویوں کی شرم گاہوں کی حفاظت، عفت و پاک دامنی کے حصول کی نیت کرنا۔

فانه اغض للبصر و احصن للفرج ایک حکیم فرماتے ہیں: یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، دین و دنیا دونوں کام اس سے درست ہوجاتے ہیں، اس میں بہت فائدے اور مصلحتیں ہیں، آدمی گناہوں سے بچتا ہے اور دل ٹھکانے لگتا ہے، نیت خراب اور ڈانواں ڈول نہیں ہونے پاتی اور بڑی بات یہ ہے کہ فائدے (لذت) کا فائدہ اور ثواب کا ثواب (ہم خورما و ہم ثواب)۔

تحصیل نسل کی نیت

اولاد حاصل کرنے کی نیت کرے جو اس کے لیے ذخیرۂ آخرت ہو اور مرنے کے بعد صدقۂ جاریہ ہو اور اس کے لیے دعائے خیر کرے۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارادہ کیا کہ وہ نکاح نہیں کریں گے تو ان کی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کو کہا: نکاح کر لو اس لیے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ولد کی نعمت عطا فرمائی اور وہ ولد آپ کے بعد زندہ رہا تو آپ کے لیے دعا کرے گا۔

[سنن کبری: ۱۳۴۶۱]

ان کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے آپ کو ”جماع“ پر مجبور کرتا ہوں اس امید سے کہ اللہ تعالیٰ اس جماع کے نتیجے میں ایک جان نکالیں گے جو اللہ کی پاکی بیان کرے گا۔

[سنن کبری]

تکثیر الاسلام و المسلمین کی نیت

تکثیر امت پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر و مباہات متحقق ہو جائے اس کی نیت، کثرتِ تعداد، کثرتِ افراد (مسلمین) کی اہمیت و فائدہ کا اندازہ ہر ایک کو ہے۔

عرب جن جن علاقوں کو زیر کرتے رہے وہاں انھوں نے اپنے افراد کو بسا، کثرتِ نساء سے اولاد بھی کثرت سے کیں اور دعوت الی اللہ کے ذریعہ سے بھی تکثرِ ملت کی، اس لیے جہاں جہاں عرب قابض ہوئے آج وہ مسلم اکثریتی ملک ہیں اور تعدد ازدواج وہاں معیوب نہیں ہے۔ لیکن جہاں عجمی مسلمانوں نے فتح کے جھنڈے گاڑھے عموماً وہاں مسلمان اقلیت میں رہ گئے۔ حالاں کہ کثرتِ امت مطلوب ہے۔

آپ نے فرمایا: زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی خواتین سے نکاح کیا

کرو کہ میں تمہاری کثرت کی بنا پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ (الحدیث)

کسی کے ماننے والے، اتباع کرنے والے زیادہ ہوں تو یہ خوشی و فخر کی بات ہوتی ہے، لیکن اس میں متبعین (مسلمین) کا بھی فائدہ ہے۔ اکثریت ہونے کی وجہ سے ان کا رعب و دبدبہ ہوگا اور اقلیت میں ہونے کی وجہ سے وہ مقہور نہیں ہوں گے۔ بہر حال ایک عبادت میں جتنی نیت ہو بہتر ہے۔

مجھے معلوم ہے کہ طریقہائے جماع کا ذکر موخر ہو رہا ہے لیکن اس سے پہلے مزید چند باتیں جان لینا ضروری ہے۔

ایک عورت کا مجھے میسج آیا کہ اس عورت کے شوہر اس سے جماع نہیں کرتے۔ کہتے ہیں آگے کے لیے طاقت بچا رہا ہوں، امام مہدی کے خروج کا زمانہ قریب ہے، طاقت کی ضرورت محسوس ہوگی۔ کیا ان کی یہ سوچ غلط ہے۔

دوسری عورت نے میسج کیا- حال یہ کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ باتیں کرتے کرتے میسج دیکھ رہا تھا-مفتی صاحب ایک مرد اپنی بیوی سے کتنی مدت دور رہ سکتا ہے۔ کتنی مرتبہ جماع کرنا چاہیے؟ کیا جماع میں عورت کا حق نہیں ہے۔ مجھے خواہش زیادہ ہے لیکن میرے شوہر ہر روز اس عملِ جنت پر آمادہ نہیں ہوتے ہیں۔

سوال پڑھ کر حکایات لطیف کی وہ فارسی حکایت ذہن میں گردش کرنے لگی جس میں ایک خاتون ایک قاضی صاحب کے پاس اپنے شوہر کی یہ شکایت بڑی شدت کے ساتھ لے کر پہنچی کہ یہ میرا حق ادا نہیں کرتے ہیں۔ (قاضی صاحب جھوٹ بول رہی ہے میں اس کے حقوق پورے ادا کرتا ہوں)

شوہر نے کہا؛ قاضی صاحب! راست نمی گوید، بلی !من حقوقِ آں در جماع اورا رسانیدم۔

قاضی صاحب نے خاتون کی طرف دیکھا تو خاتون کچھ دبے لفظوں میں کچھ جلدی جلدی بولتے ہوئے گویا ہوئی: مجھے ایک رات میں چار مرتبہ فراغت چاہیے اور یہ ایک رات میں تین مرتبہ میں ”مردہ بدست زندہ“ کے مانند ہو جاتے ہیں۔

قاضی صاحب نے جواب دیا کہ اے دوشیزہ آپ فکر نہ کرو۔ وہ ایک رات میں جتنی چڑیا اڑا سکتا ہے آڑائے۔ مابقیہ کے لیے قاضی صاحب کا در یاد کیا جائے۔

قریب تھا کہ میں یہ حکایت نقل کر دوں لیکن بیوی کے قریب ہونے نے اور اس کی ترچھی نگاہوں سے میری مسکراہٹ کو بھانپتے رہنے نے مجھے یہ نقل کرنے سے روکے رکھا۔

کسی اور موقع پر خیال آیا کہ اس سلسلے کچھ لکھا جائے لوگ کثرت جماع کو مضر صحت سمجھتے ہیں تو کچھ اجڈ جماع میں عورت کا کوئی حق ہی نہیں سمجھتے۔

اب چون کہ اس ارادہ کی تکمیل کر چکا ہوں اور ایک ایسی تحریر تیار ہو چکی ہے جو پیش خدمت ہے:

جماع میں عورت کا حق

کہتے ہیں کہ جماع میں عورتوں کا بھی حق ہے، اصل مجامع اگرچہ مرد ہے اور عورت متعلق جماع ہے، لیکن عورت بھی باب مفاعلۃ (مجامعۃ) کی وجہ سے من وجہ فاعل ہے۔ اسی حق کی وجہ سے مرد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کر سکتا۔

عشاء بعد سونے کی تاکید حدیث شریف میں وارد ہوئی ہے تا کہ نماز فجر میں بیداری اور چستی رہے، عشاء بعد بیدار رہنے کو ناپسند کیا ہے مگر تین لوگوں کو صراحتاً اجازت دی گئی ہے۔ نمازی، مسافر اور عروس۔

آپ کی بات خدا کی بات ہوتی ہے پھر آپ کسی کو ''حق'' کہہ دیں تو اس کی اہمیت کو چار چاند لگ جاتے ہیں، ہر تماشا (دل لگی) جو انسان کرتا ہے وہ باطل ہے الا یہ کہ وہ تیر اندازی کرے، اپنے گھوڑے کو سدھائے اور اپنی بیوی سے کھیلے اس لیے کہ یہ سب حق میں سے ہیں۔

[سنن الترمذی بحوالہ مشکاۃ ۲/۱۱۹]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ انھوں نے کم عمری کے باوجود ثیبہ سے نکاح کیا تھا تو فرمایا تھا ''کیوں باکرہ سے نکاح نہیں کیا وہ آپ کے ساتھ کھیلتی آپ اس کے ساتھ کھیلتے۔''

[بخاری]

علامہ مظہری شرح مشکاۃ میں فرماتے ہیں ''جو میاں بیوی میں کھیل، اٹھکھیلیاں، بوس و کنار، لمس و مس ہوتا ہے، یہ شارع کی مرضی ہے اور یہی سنت ہے اس لیے کہ یہ دل دگی، دل بستگی، انسیت اور نشاط کا سبب ہے، اموشن کو آسمان پر لے جانے والا اور شہوت کو برانگیختہ کرنے والا ہے جو کہ ولادت کا سبب ہے۔''

[۴/۱۳]

مرد جس طرح چاہتا ہے کہ اس پر مس و جس ہو اس کے حساس اعضاء پر مساس ہو عورت بھی اس طرح کی خواہش رکھتی ہے ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [البقرۃ:۲۲۸]

ایک مرتبہ حضرت امام ابو یوسف نے ہمارے امام اعظمؒ سے پوچھا: ''کیا مرد عورت کی شرم گاہ کو اور عورت مرد کے عضو تناسل کو مس کرسکتی ہے؟ تاکہ تحریک ہو، کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ تو امام صاحب نے جواب دیا: کوئی حرج نہیں، میں امید کرتا ہوں کہ ان کو عظیم اجر دیا جائے گا۔''

مرد کی شرم گاہ باہر ہوتی ہے اور عورت کی ذرا اندر کو، اس لیے بسا اوقات عورت مرد سے سے زیادہ ملاعبت کی طلب گار بلکہ محتاج ہوتی ہے، تاکہ لذتِ جماع جو اس کا حق ہے اس کو مل سکے۔

ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عورت سے جماع سے پہلے کھیلنا مستحب ہے تاکہ اس کی شہوت بھڑک اٹھے اور جو لذت جماع مرد حاصل کررہا ہے وہ اس کو بھی حاصل ہو۔ [المغنی]

ملاعبت کرکے عورت کو اچھی طرح سے تیار نہ کرنا اور عورت کی تحریک اور نہوضِ شہوت کو خاطر میں نہ لانا بسا اوقات عورت کو عمل جماع سے متنفر کر دیتا ہے، (خصوصا جب شب زفاف ہو جو اس کی پہلی رات ہے اس وقت اس کے ساتھ ایسا کیا جائے۔)

مرد کے لیے یہ بھی پسندیدہ ہے کہ وہ اپنی فراغت کی طرح عورت کی فراغت کا بھی انتظار کرے، تاکہ عورت کا بھی انزال ہو جائے، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے تو چاہیے کہ وہ اسے بھی مطمئن کردے، پھر اگر مرد کی خواہش پوری ہوگئی تو جلدی نہ کرے تا آں کہ عورت کی خواہش بھی پوری ہو جائے۔ [مجمع الزوائد]

اس حدیث کی ضمن میں علامہ مناوی فرماتے ہیں کہ اگر حاجت پوری ہو جائے تو بھی اس سے نہ ہٹے بلکہ مص الشفتین اور تحریک الثدیین میں لگا رہے جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ بھی مطلوب تک پہنچ چکی ہے، اس کہ یہ حسن، مباشرت ہے اس کو پاک دامن رکھنا ہے خوش اخلاقی اور نرمی مزاجی ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی سریع الاراقہ ہو اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے تو وہ امساک کا علاج اور معجون لے اس لیے کہ یہ مندوب تک پہنچنے کا وسیلہ ہے وللوسائل حکم المقاصد۔

ماہرین کا کہنا ہے: مرد اور عورت کی طبعی ساخت ہی اس طرح کی ہے کہ مرد انزال کے بعد بالکل مطمئن ہوجاتا ہے، جب کہ عورت انزال کے بعد بھی تشنہ رہتی ہے۔ لہٰذا انزال کے بعد عورت کے جسم کے حساس اعضاء سے کھیلتے رہنا اس کو آہستہ آہستہ مطمئن کر دیتا ہے۔مرد جلد تیار ہوجاتا ہے اور انزال کے بعد جلد پر سکون بھی۔ جب کہ عورت دیر سے آمادہ ہوتی ہے اور انزال کے کچھ دیر بعد ٹھنڈی ہوتی ہے۔

کثرت جماع

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک وقت میں اپنی گیارہ بیویوں پر چکر لگاتے تھے،[بخاری] چکر لگانے سے مراد جماع کرنا، بعض مرتبہ ایک ہی مرتبہ آخر میں غسل فرماتے،(معمر کہتے ہیں نبی کریم ﷺ دو بیویوں کے درمیان جماع کرنے سے پہلے وضو کرتے تھے۔) کبھی آپ ہر ایک بیوی محترمہ کے پاس سے فارغ ہو کر غسل فرمایا کرتے۔ اور اس عمل کو آپ نے زیادہ ستھرا زیادہ پاک صاف بیان فرمایا۔ (سنن کبری)

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ اتنی طاقت رکھتے تھے؟ تو حضرت انس نے جواب دیا: ہم آپس میں باتیں کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کو تیس مرد کی قوت عطا کی گئی ہے۔(اور گیارہ بیویوں سے مراد نو زوجات محترمات اور دو باندیاں؛ ماریہ و ریحانہ، آخرالذکر کے بارے میں کچھ اختلاف ہے)

نبی کریم ﷺ نے ایسا اپنی زندگی میں گاہے بگاہے سفر پر جانے کے وقت یا آنے کے وقت کیا ہے، لیکن اس سے کثرتِ جماع کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نوادر الاصول میں فرماتے ہیں؛ انبیاء نکاح زیادہ کیا کرتے تھے اپنی نبوت کے فضل کی وجہ سے، یہ اس وجہ سے کہ نور سے جب سینہ لبالب بھر جاتا ہے تو وہ رگوں میں بہتا ہے ء جس سے نفس اور رگیں لذت حاصل کرتیں ہیں، جس کے نتیجے میں شہوت بھڑکتی ہے اور توانا ہوتی ہے۔

ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام لوگوں سے جماع میں بھی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں، یہ بھی حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کو پکڑ، مضبوطی اور نکاح میں چالیس مردوں کی قوت دی گئی تھی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کامل کو دس لوگوں کی

قوت دی جاتی ہے اور کافر کی قوت صرف شہوت طبعیہ ہوتی ہے۔

[حاشیہ سندھی علی سنن النسائی، کتاب عشرۃ النساء]

ایک ہی رات میں اگر کوئی مرد دوسری مرتبہ جماع کرنا چاہے تو نبی کریم ﷺ نے بہتر یہ قرار دیا ہے کہ دو جماع کے درمیان ذکر دھو کر وضو کر لے اس لیے کہ یہ عمل نشاط آور ہے۔[سنن کبریٰ]

اس حدیث کی اشارۃ النص سے بھی کثرت کا جواز مفہوم ہوتا ہے۔

صحابہ میں سلمہ بن صخر البیاضی رضی اللہ عنہ ایک نادار صحابی تھے وہ فرماتے ہیں، میں اتنا جماع کرتا ہوں کہ دوسرے اتنا نہیں کرتے ہیں، ایک مرتبہ رمضان کا مہینہ آیا، مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں جماع میں مشغول ہوؤں اور جماع کرتے کرتے صبح ہی نہ کر دوں، (جس سے میرا روزہ خراب ہو جائے گا) اس لیے میں نے اپنی بیوی سے ایک مہینے کا ظہار کر لیا، لیکن ایک مرتبہ میری خاتون میری خدمت کر رہی تھی، اس کا پازیب (یا اس کی جگہ) ظاہر ہوگئی، میں بے بس ہوگیا اور اپنے آپ کو روک نہیں سکا اور خاتون پر آدھمکا۔۔۔ [مشکاۃ]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے نفس کو جماع پر مجبور کرتا ہوں تا کہ اللہ اس کے ذریعہ سے ایسی جان کو وجود دے جو اللہ تعالی کی پاکی بیان کرے۔[السنن الکبری للبیہقی:۱۳۴۶۰]

قرآن و حدیث میں کثرت جماع پر نکیر نہیں آئی ہے بلکہ ماہر نفسیات اس کو بہت سی چیزوں کے لیے مفید مانتے ہیں۔

جیسے محبت بین الزوجین اور تناؤ اور ڈپریشن کے خطرات کم ہوتے ہیں، دل کے لیے بھی مفید اور انسان جوان اور خوش مزاج نظر آتا ہے، نیند اچھی آتی ہے وغیرہ یہ اس وقت ہے جب کہ منی کا خروج بیوی یا بیویوں سے ہو اگر غیر فطری طریقہ پر منی کا خروج ہو جیسے مشت زنی، اغلام بازی یا مرض احتلام سے تو یہ نقصان دہ ہے، اسی طرح جو آدمی کمزور ہے اس کے لیے بھی زیادہ پانی بہانا مضر ہے، اطباء کے کلام کو بھی اسی پر محمول کیا جانا چاہیے۔

یقیناً ہر چیز جب اپنی حد سے بڑھ جاتی ہے تو مضر ہوتی ہے، (کل شیئ زاد عن حده انقلب الی ضده) لیکن کثرت امر اضافی ہے ایک توانا جوان عمر کے لیے کثرت کی حد علی حدہ ہوگی ادھیڑ عمر یا ناتواں کے لیے علی حدہ مشغول شخص کے لیے جد اور غیر مشاغل کے لیے جدا۔

لہٰذا جس شخص کے پاس قوت و توانائی ہے وقت اور عمدہ غذا ہے تو اس کے لیے کوئی حرج

نہیں ہے کہ وہ جب رغبت اور اشتہاء محسوس کرے جماع کر لے، بلکہ اس کے لیے باعتبار صحت کے یہی مناسب ہے، تا کہ بدن میں وہ مادہ جمع باقی نہ رہے جس کا بقا کبھی نقصان بھی دے سکتا ہے۔

آمدم برسر مطلب: ناموں کے اچھے اور برے اثر سے کون واقف نہیں؟ ناموں کا اثر جس طرح ذات پر پڑتا ہے کام اور فعل پر بھی وہ اثر انداز ہوتا ہے، موزوں کو الخفین کہا جاتا ہے چنانچہ موزوں کے سلسلے میں مسح کی تخفیف وارد ہوئی۔

واضعین جو بھی نام رکھتے ہیں بڑی غور فکر کے بعد رکھتے ہیں، جماع کے لیے بھی جو نام جس زبان میں اصل وضع میں رکھے گئے ان میں تمام نام مسمی کی وضاحت کرتے ہیں، ہر نام میں قدرے مشترک سختی ہے، آپ نے جان لیا عربی میں اس کو "وطی" کہا جاتا ہے جس کے معنی ہیں روندنا، اردو عوامی زبان میں اس کو کہا جاتا ہے "پیلنا" (سینے سے زور لگا کر کسی چیز کو جگہ سے ہٹانا) اور فارسی کی عام زبان میں "جفتی کردن" جفتن یعنی کودنا۔

عورت دو طرح کی ہوتی ہیں بعض عمل جماع آہستگی سے دھیرے دھیرے، ہر کام اطمنان سے کرنا پسند کرتی ہیں اور بعض سخت، جلدی جلدی اور محنت مشقت کرتے ہوئے، لیکن تمام مرد محنت مشقت اٹھاتے ہوئے جلد جلد کودتے پھلانگتے ہوئے کرنا پسند کرتے ہیں، ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ پہلی ہی رات کو انکی بیوی زبان حال سے یہ شعر کہہ دے۔

سرخ رو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ پس جانے کے بعد

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جماع میں فاعلیت بلکہ فعالیت کا پہلو ذرا غالب رہنا چاہیے، قرآن و حدیث میں ہمیں ایسے چار طریقوں کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

(۱) ﴿فَلَمَّا تَغَشَّٰهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِيفٗا فَمَرَّتۡ بِهِۦ﴾ [الأعراف:۱۸۹]

یہاں قرآن کریم میں ایک تمثیل بیان کرتے ہوئے فرمایا (بعض حضرات نے اس واقعہ سے مراد حضرت آدم و حضرت حواء علیہا السلام مراد لیا ہے وہ صحیح نہیں ہے)

فرمایا جب ڈھانک لیا مرد نے عورت کو (اس سے وطی کرنے سے کنایہ کیا گیا ہے) یہ ایک عام اور رائج طریقہ ہے وطی کرنے، اس کو سب سے زیادہ آسان اور لذت بخش کہا جاتا ہے کہ

عورت بستر پر چت لیٹی ہو اور مرد اس کو کچھ اس طرح ڈھانک لے کہ اس کے ہر ہر عضو کے مقابلے میں عورت کا ہر ہر عضو ہو، سینہ کے مقابل میں سینہ اور رخ کے مقابل میں رخ. مذکورہ طریقہ پر مرد جماع کرتے ہوئے عورت کے بالائی سینے، لب و رخسار اور گردن سے بآسانی استمتاع کرسکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ایسی صورت میں کمر کے نیچے کچھ رکھ کر "موضع" کو اوپر کرلیا جائے۔

(۲) إذا جلس بين شُعَبِها الأربع ثم جهدها فقد وجب الغسلُ. متفقٌ عليه. جب مرد عورت کے پیروں اور رانوں کے درمیان بیٹھے پھر محنت کرکے مشقت اٹھائے تو غسل واجب ہوگیا۔ یہ بیٹھ کر جماع کا ایک شاندار طریقہ ہے کہ عورت کی پشت کے نیچے کچھ رکھ کر اونچا کر دیا جائے اور مرد اس کے پیروں کے درمیان دائیں بائیں جانب کرکے، پیر کے پنجوں کو زمین کر رکھ کر ایڑیوں کے بل کچھ اس طرح بیٹھے جیسے مردانہ پیشاب خانہ میں جو عموما مسجدوں میں بنے ہوتے ہیں مرد بیٹھتا ہے، اب چاہے وہ ان پیروں کو وہ اپنے دونوں کندھوں پر رکھ دے چاہے دائیں بائیں جانب ہی پھیلے رہنے دے۔ کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں تیر نشانے پر واقع ہوتا ہے اور حمل کے امکانات بڑھ جاتے ہیں جبکہ پہلی صورت الذ اور زیادہ سرور آور ہے کیوں مرد و عورت کے جسم ایک دوسرے سے مس کیے ہوتے ہیں۔

(۳) عن ابن عباس وكان هذا الحي من قريش يشرحون النساء شرحا منكرا ، ويتلذذون منهن مقبلات ومدبرات ومستلقيات ، فلما قدم المهاجرون المدينة ، تزوج رجل منهم امرأة من الأنصار ، فذهب يصنع بها ذلك ، فأنكرته عليه ، وقالت : إنما كنا نؤتى على حرف واحد، فاصنع ذلك ، وإلا فاجتنبني حتى سرى أمرهما ، فبلغ ذلك رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم - " فأنزل الله تبارك وتعالى : ﴿نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ ۖ فَأۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ﴾ أي مقبلات ومدبرات ومستلقيات ، يعني ذلك موضع الولد . (مستدرک:۲۸۴۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قریش عورتوں سے کئی طریقہ سے لطف اندوز ہوتے تھے آگے سے آکر، چت لٹا کر، گھما کر الٹا کرکے، جب ہجرت کا عمل ہوا اور بعض مہاجرین نے انصاری خاتون سے نکاح کیا تو وہ بھی انصاریہ کے ساتھ ایسا ہی کرنے لگے، انصاریہ نے منع

کیا کہ ہم ایک ہی طریقہ استعمال کرتے ہیں ویسا ہی کریں ورنہ علی حدہ رہیں، ان کی یہ بات نبی کریم ص صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچ گئی تو آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾۔ [البقرۃ:۲۲۳]

انصاریوں پر یہ اثر یہودیوں کا پڑا تھا وہ کہتے تھے کہ اگر گھما کر پیچھے سے جماع کروگے تو بچہ احول (بھینگا) پیدا ہوگا، لیکن یہودیوں کی اس بات کی تردید مشاہدہ بھی کر چکا ہے۔

اس میں ایک طریقہ جماع کا اشارہ ہے اور وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر جماع کرنا ہے، اس طرح کہ عورت کو گھما کر گھٹنوں کے بل کر دیا جائے اور عورت اپنا چہرہ اور ہاتھ زمین پر رکھ دے، اس طرح کہ اس کے سرین کا حصہ بلند اور سر اور مونڈھے نیچے کی جانب ہوں اور دونوں گھٹنوں کے درمیان قدرے فاصلہ ہو، تمثیل سے یوں سمجھ سکتے ہو کہ کبڈ یا الماری کے نیچے کوئی چیز چلی جائے اور کوئی عورت اس کو تلاش کرنے کے لیے الماری (جو زمین سے چار انگل قریب ہے) کے نیچے جھانکے، تو اس کا پچھلا حصہ بلند اور اگلا حصہ نیچے کی طرف جھکتا چلا جاتا ہے بلکل اسی طرح عورت کو رکھے اور خود گھٹنوں کے بل عورت کے پیچھے کھڑا ہو جائے، مذکورہ طریقہ پر عورت کی ہیئت سے عورت کی اندام نہانی نظر آجائے گی، مرد کولہے پر ہاتھ رکھ کر دخول کرسکتا ہے، عین جماع کے موقع پر اس کی پشت اور گدی سے لطف اندوز بھی ہوسکتا ہے۔ اس طریقہ کا ایک فائدہ یہ ہے چت لیٹنے کے برخلاف عورت کی اندام نہانی کی ہڈی قریب قریب رہتی ہیں راستہ کھلا کھلا لگنے کے بجائے تنگ محسوس ہوتا ہے۔

(۴) قال رسول اللہ ﷺ: إنما الطلاق لمن أخذ بالساق. (سنن ابن ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "طلاق کا حق اس کو ہے جو (بیوی کی) پنڈلی پکڑے"۔

غلام کی بیوی کو آقا بیٹے کی بیوی کو والدین طلاق نہیں دے سکتے، بلکہ طلاق دینے اختیار صرف اس کو ہے جو پنڈلی پکڑے یعنی جو اس عورت سے جماع کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

اس میں جماع کرنے کے اس طریقہ کی طرف اشارہ جس میں جماع کرتے وقت شوہر پنڈلی پکڑے۔

سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کھڑے ہوکر جماع کرنے کا ایک عمدہ طریقہ ہے جس میں عورت مرد کے نصفِ اسفل کے مقابل کسی اونچی جگہ پر ہو جیسے پلنگ یا ٹیبل پر، مرد اس اونچی جگہ سے

قریب ہو کر عورت کا پاؤں اوپر کی طرف کھینچ کر پنڈلی پکڑ لے پھر ایلاج شروع کر دے، یقین مانیں! لذت حاصل کرنے کا یہ ایک نیا اور اچھوتا طریقہ ہوگا۔

لیٹ کر چھاجانا، ایڑیوں کے بل، گھٹنوں کے بل اور کھڑے ہو کر جماع کرنے کی یہ چار صورتیں اہل چست و چابک لوگوں کے لیے ہے جو آپ کے سامنے ہے، لگے ہاتھوں ایک پانچویں صورت اہل سست کے لیے بھی باصرہ نواز کیے دیتا ہوں۔

وہ یہ کہ مرد چت لیٹ جائے اور عورت اس پر اس طرح بیٹھ جائے کہ ایلاج کماحقہ ہو جائے، یعنی نوے کا زاویہ بنا کر، زاویہ مستقیمہ یا زاویہ حادہ بنا کر، پھر عورت کچھ اس طرح کرے جیسے بچپن میں آپ نے سیل پر پتھر سے مسالہ رگڑتے ہوئے یا گھستے ہوئے دیکھا ہوگا۔ اس درمیان مرد عورت کے حسن سے بھی ملاعبت کر کے دل بہلا سکتا ہے اور عورت کو یہ فائدہ ہوگا کہ اس کو اندر تک دخول محسوس ہوگا، عورت کی رحم دانی (بچہ دانی) پر اگر ذکر مرد مس کرے تو اس کی لذت کئی گناہ بڑھ جاتی ہے اور انزال جلد ہو جاتا ہے۔

اس میں ایک خرابی ہے ذِکر کی گئی ہے کہ منی کے کچھ قطرات ذَکر یا حشفے میں رکے رہ جاتے ہیں جو بعد میں بیماری کا سبب بن سکتے ہیں اس کا علاج یہ ہے کہ جماع کے بعد فوراً پیشاب کر لیا جائے تا کہ تمام قطرات سے فراغت ہو جائے۔

اشارۃً یہ چند باتیں اس گمان سے عرض کر دی ہیں کہ آپ (چالیس پار) تفصیلات سے بخوبی واقف ہیں, لیس الخبر کالمشاہد .

بس بھولا ہوا سبق دہرانا مقصود تھا، بسا اوقات ذکر (بکسر الذال) وہ لذت دیتا ہے جو عمل نہیں دیتا۔ اذ الاذن تعشق قبل العین احیانا.

ہجر میں بھی مزہ ہے وصل سے جدا